

پاکستان مکتوبات

(فارسی)

حضرت حاجی دوست محمد

قدھاری، قدس سرہ

موسیٰ زئی شریف

مکتوبات و فوائد عثمانیہ

ملنے کا پتہ

حافظ محمد نصر اللہ خان خاکوانی زینت دار سستی قدیر آباد

تحصیل و ضلع بہاول نگر، بہاول پور ڈویژن

علاقہ محمولہ ڈاک و خرچہ ۳ روپے



ت

مکتوبات حضرت
حاجی دوست محمد قندھاری

قدس سرہ

حسب الارشاد

حضرت صاحب زادہ محمد زاہد صاحب بن خواجہ محمد سراج الدین
قدس سرہ موسیٰ زئی شریف

تصحیح
بہ

فقیر عطا محمد کان اللہ لہ ساکن چودھوان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

بہ حسن توجہاً

حافظ محمد نصر اللہ خان خاگوانی ساکن کڑی افغانان، ملتان

بہ نشر

حافظ محمد یوسف خان وبراورانش پسران حافظ صاحب موصوف سلمہم ربہم

طابع

مطبع صدیقہ بیرون بوہرگیٹ ملتان شہر

فہرست مکاتیب شریفہ

نمبر شمارہ

۲۲	مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ	۱۷	۲۲	مکتوب اول بنام خلیفہ محمد جانان ساکن مرغہ	۱
۵۰	مکتوب ہشتم بنام ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۱۸	۶	مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ خلیفہ ہراتی	۲
۲۵	مکتوب نوزدہم بملا میر واعظ صاحب اخوندزادہ	۱۹	۱۰	مکتوب سوم ایضاً بنام خلیفہ صاحب ہراتی	۳
۵۰	مکتوب بستم ایضاً	۲۰	۱۴	مکتوب چہارم ایضاً	۴
۵۲	مکتوب بست دہم بجناب پیر دستگیر خود دتعداد خلفاء خود	۲۱	۲۲	مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود شاہ احمد سعید صاحب مجددی دہلوی ثم الہدنی قدس سرہ	۵
۷۹	مکتوب بست دہم بملا میر واعظ صاحب	۲۲	۲۲	مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان ساکن مرغہ	۶
۸۲	مکتوب بست دسوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پیوندہ	۲۳	۲۵	مکتوب ہفتم ایضاً	۷
۲۲	مکتوب بست وچہارم بنام ملا عطا محمد صاحب اخوندزادہ	۲۴	۲۶	مکتوب ہشتم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۸
۱۶	مکتوب بست دہم ایضاً	۲۵	۲۷	مکتوب نهم بحضرت پیر و مرشد خویش قدس سرہ	۹
۹۸	مکتوب بست و ششم بنام خان ملا خان صاحب	۲۶	۲۸	مکتوب دہم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ	۱۰
۱۹	مکتوب بست و ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی	۲۷	۳۰	مکتوب یازدہم ایضاً	۱۱
۲۰	مکتوب بست و ششم بنام سید حیدر شاہ صاحب	۲۸	۳۱	مکتوب دوازدہم بخلیفہ ملا ہیبت اخوندزادہ ہرپال کیفری	۱۲
۲۹	مکتوب بست نهم بنام قاضی حیدر شاہ صاحب	۲۹	۳۲	مکتوب سیزدہم بنام مولوی محمد عادل صاحب کاکڑ (ژوب)	۱۳
۱	مکتوب سیم بنام مولوی عبد اللہ صاحب تاریخ وصال	۳۰	۳۳	مکتوب چہارم بنام ملا ہیبت اخوندزادہ	۱۴
۲			۳۴	مکتوب پانزدہم بملا راز محمد اخوندزاد صاحب قندھاری	۱۵
			۳۱	مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجاز حضرت بودند	۱۶

تنبیہ
 یک مکتوب متبرک کہ بنام پیرزادہ شاہ رؤف احمد قدس سرہ از دستخط خلیفہ جلیل القدر حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ پوہ است این مکتوب شریف مجموعہ نبود و مقدمہ درج کردہ شد است۔ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اوضح سبل هدايته بالذوات القدسيّة ادا م شعار شرعه في عبادة
بالنفوس المطهرة شرفهم الله تعالى بحل اماناته المنزلة على انبيائه وجعلهم معجزة باقية
من معجزات رسوله صلى الله تعالى على انبيائه واصفيائه واتباعهم خصوصا على دليل
الاولين والآخرين خاتم الرسل والنبين سيد الانبياء والاصفياء في الاولى والاخرة وعلى
اله واصحابه واتباعه الى يوم القيامة -

اما بعد ، فقير عظامي عرض مي دارد كه عنایت بے علت خداوندی جل مجد چوں بند را در
خدمت بابرکت حضرت شیخ مركز النسبة العالیة المجدیة هادینا و مرشدنا الحاج محمد عبداللہ نور اللہ تعالی مرقدہ
رسانید قدر معتد بها از اوقات سعید و خدمت عالیہ ایشان گذرانید۔ دفاتر ستمہ از مکتوبات حضرت المجد
والخواجہ محمد معصوم قدس سرہما در خدمت شیخ سبقا خواندیم جمیع رسائل دیگر از حضرات سلسلہ شریفہ کہ معمول
فانقاہ شریف سراجیہ مجدیہ بودہ است۔

علی العموم حضرت شیخ رضی اللہ تعالی عنہ با فادہ معارف خصوصیہ حضرات کرام فقیر را در مجالس
خصوصیہ می نواختند فقیر این فوائد را حسب الارشاد بقید کتابت می آورد۔ واللہ تعالی الغمامہ رونوی
ارشاد فرمودند کہ رسالہ متبرکہ "تحفہ سعیدیہ" را ملخص کرده از سر نو بنویس مگر در او (بر خلاف طریقہ کرامات
ظاہرہ نویسندگان) ذکر خوارق مخصوصہ حضرات کرام را نصب العین کرده شود یعنی علوم و معارف کہ
ایشان صدر یافته و متعلق بتوضیح مقامات طریقہ اند۔ کہ ہمیں علوم مخصوصہ آئینہ کمالات ایشانند و
بتفصیل ہمیں علوم شریفہ ایشان بقاء طریقہ بلکہ تکمیل آن حاصل است و ہمیں علوم اند کہ ارباب طریقت
را موجب بصیرت می باشند و معیار صحت و سقم احوال ایشان می گردند۔ پس اہتمام بعلم نافعہ حضرات
اہم تر است از ذکر خوارق ظاہرہ ایشان۔ ام

ازین ارشاد پر حقیقت سر التزام کردن مشائخ بزرگوار مکاتیب و رسائل حضرات با طلبہ واضح می شو کہ مشائخ
بطور شغلی از اشغال طریقہ درس و تدریس مکاتیب حضرات مقرر فرمودہ اند۔

تفصیل میں اجمال آنکہ مدار سلوک طریقہ حضرات مجذوبہ بر توجہات مشائخ است کہ توجہات خود القار ذکر جذبات لطائف طلاب کردہ از نسبتہائے عالیہ طلاب راسر فزومی سازند اما در طلاب بعد از استعداد قبول توجہات وجود دو امر ضروری است۔ ربط معنوی با مشائخ کرام و رعایت آداب ضروریہ طریقت کہ موجب استقامت بر شریعت مطہرہ و ترقیات در قرب الہی اند۔

در مشائخ چنانچہ برائے افادہ توجہات شریفہ اوقات مخصوص بوده اند کہ بعد نماز صبح و عصر با طلبہ حلقہ توجہات منعقد می ساختند ہم چنین برائے تحصیل آن دو امر طلاب را مقید بقراءت مکاتیب و رسائل حضرات کرام می نمودند۔ علی ما ہو المعهود من اطوار ہم العالیہ۔

در زمان حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ و خلیفہ اش حضرت خواجہ محمد عثمان قدس سرہ در خانقاہ موسی زلی شریف ہمیں طریقہ مسلوک معمول بہا بوده است چنانچہ از مطالعہ فوائد عثمانیہ واضح و لائح است۔

اما چون نوبت حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ رسید ایشان افادہ توجہات مختصر در طلاب اوقات مخصوصہ نداشتند بلکہ صرف ہر وار دو صادر فرمودند و از کمال شفقت بر خلق علی العموم مصروف بافادہ خلق انہری بودند حتی کہ والد ماجد حکیم عبد الرسول صاحب بکروی مولانا قمر الدین علیہ الرحمۃ چون بعد از وفات شیخ خود حضرت بیربل والہ در خدمت خواجہ سراج الدین قدس سرہ برائے تکمیل سلوک حاضر شدند دریں جا صرف حلقہ صبح دیدہ عرض کردند کہ در حضرت بیربل شریف والہ حلقہ توجہات دو وقت می بوده است اما درین جا حضرت یک وقت حلقہ منعقد می فرمایند۔ حضرت خواجہ سراج الملتہ والدین فرمودند "مولانا درین جا ہر وقت حلقہ است"

حضرت شیخی نور اللہ مرقدہ می فرمودند کہ معمول خواجہ سراج الدین قدس سرہ آن بود کہ بظاہر خدمت کردن واردین و صادرین می بودند یعنی در باطن مصروف بتوجہات کردن بہر کسی علی حسب الاستعداد می مانند۔

حضرت سراج قدس سرہ در صرف توجہات چندان شغف نمودند کہ در س کتب مکاتیب و رسائل حضرات کرام را حلقہ توجہات گردانیدند۔ بعد عصر بجائے انعقاد صرف حلقہ توجہات مجلس درس بمع توجہات ساختند۔

حضرت شیخ ارباب شیخ ابو السعد احمد خاں نور اللہ تعالی مرقدہا حکایت می نمودند کہ روزی حضرت خواجہ سراج الحق والدین او مشائخ را فرمودند کہ مولانا یک وعظہ من می کنم و یک عد شام بکنید

من وعدہ می کنم کہ شمارا درس مکتوبات خواہم کردیدیں طور کہ در ہر مقام توجہات خواہم کرد
 شماہم وعدہ بکنید کہ تا تمام مکتوبات شریف مراجعت بخانہ خود ننخواہید کرد پس حسب حکم حضرت
 مولانا خود را مقید بخواندن مکتوبات شریف ساختند و باتوجہات درس مکتوبات با تمام رسانیدند
 حالانکہ قبل ازیں مکتوبات شریف چہار مرتبہ در خدمت شیخ خود گذرانیدہ بودند۔ در اثنائے قرات
 روزے حضرت خواجہ از مولانا پرسیدند کہ فائدہ می شود؟ حضرت مولانا فرمودند کہ فائدہ بکمال است۔
 حضرت شیخ فرمود کہ شیخ مولانا احمد خاں قدس سرہ فرمودند کہ در وقت جواب گفتن اگر چہ حاصل
 نبودہ مگر الحال کشف غوامض مقامات حضرت مجدد قدس سرہ بہرکت آں توجہات حضرت خواجہ
 علی التوالی حاصل است۔ من بعد ذلک ہمیں طریقہ قرات مکتوبات معمول بہادر حضرات
 گشت۔

حضرت شیخ نور احمد مرقدہ می فرمودند کہ چون نظر باحوال خود و اصحاب خود می کنم موجب
 مسرت چیزے نمی نماید الا آنکہ بمثابہ احوال حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ و احوال
 یاران ادا شد۔

این طریق منور ہر اے قرات مکتوبات و حصول توجہات مشائخ موجب ثمرات عظیمہ و
 فوائد جسمہ مشاہدہ شدہ است کہ بعد از شہادت حضرت شیخ مذکورہ بالا احتیاج بہ بیان
 چیزے دیگر نیست۔ اما خدا بنعمۃ اللہ تعالیٰ مے گویم کہ روزے ایں فقیر بعد العصر حسب معمول
 قرات مکتوبات شریف بمشروع قدس سرہ شروع کرد۔ بجز شروع کردن در ذہن و بصر فقیر تسم
 شد کہ بالمقابل حضرت مجدد قدس سرہ شریف فرمائند و فقیر بر حضرت ایشان قرات می کند
 تا اختتام قرات ہمیں کیفیت در مشاہدہ بود۔

بعد فراغت حسب معمول ہر اے تفریح بیرون آمدند در اں وقت علی العموم فقیر ہمراہ می بوے
 ارشاد کردند کہ ختم حضرت مجدد در خانقاہ شریف نکرده آید؟ فقیر عرض کرد حضرت بہتر است۔
 پس بعد ظہر ازاں تاریخ ختم حضرت مجدد قدس سرہ جاری شد و قبل ازاں صرف بہ ختم خواجگان بعد
 صبح و عصر اکتفا می رفت۔

ازیں نمونہ کہ بیان شدہ واضح می شود کہ استفادہ از مکاتیب رسائل حضرت مزاہل
 ارادت را علماً و ذوقاً بہر دو وجہ می باشد ازیں جا است کہ در حضرات اہتمام بمکاتیب مشائخ
 جمعا و حفظاً معمول شدہ است۔ چون ایں فقیر در خدمت شیخ مکاتیب حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ

قرابت می کرد کمال اہتمام بہ تصحیح نسخہ فرمودند بعد از تکمیل تصحیح اہتمام طباعت ہم خود فرمودند۔
بجراہ الشریح الخیر الجواد۔

از انہاس متبرکہ و فیوضات خصوصیت حضرت کرام است کہ در عموم متوسلین این شغف جاری و ساریست دریں نزدیکی الایح المکریم حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی ساکن ملتان کتاب متبرکہ فوائد عثمانیہ را کہ جامع ملفوظات و معمولات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است بہر آسن صوت تحفہ برائے منتسبین حضرات موسی زئی شریف ساختہ است و حسب الاجازۃ حضرة صاحبزادہ بقیۃ السلف محمد زہد بن خواجہ محمد سراج الدین المعروف بحضرت مرحوم نور اللہ مرقدہ طبع نمودند بعد از فراغت از ان فقیر را بطباعت کتابے دیگر از فوائد حضرت کرام بامور ساختند۔ نزد فقیر یک مجموعہ مختصر از مکاتیب سر حلقہ حضرت کرام حضرت حاجی دوست محمد قندھاری قدس سرہ بود کہ اگرچہ بہ تعداد تاسی مکتوب بودند اما باعتبار فوائد دریائے بے کران اند فوائد طریقت را جامع کہ ابتداء و انتہاء و وسط سلوک مجددیہ را کا حقہ از شان بیانے است و تاہنوز از کلام آل حضرت والا کتابے ہدیہ ناظرین نگشتہ بود عزم مصمم فقیر بر طباعت این مجموعہ متبرکہ گماشت چون این مجموعہ مختصرہ کہ جمع کردہ خلیفہ اوشان مولینا محمد عادل صاحب کہ ذکر خیر او ہم از قلم شیخ در ضمن تعداد خلفاء درج است بودہ است کہ بوصولہ خود جمع نمودہ اند والا مکاتیب آل والا مختصر دریں قدر نیستند۔ و این مجموعہ نوشتہ بقلم مولانا خان محمد مرحوم در ابن دالہ بودہ است کہ مملو از اغلاط بود فقیر بہ نہایت جد و کدہ در تصحیح آل بکار بردہ است۔ اما از اجاب فوائد اخذ کنندگان استدعا است کہ اگر زلتے یا بند راجح بقصور فقیر داشتہ در ذیل عفو و کرم بپوشند و چون حظ گیرند این فقیر و جناب حافظ صاحب موصوف، و مولانا خان محمد مرحوم را بدعا حسن خاتمہ و مغفرت عوض نمایند۔ جزا کم اللہ خیرا و یرحم اللہ عبدا قال آمینا۔

بزرگان دین فرمودہ اند کل کلام یریز و علیہ کسوة قلب منہا بزرگ یعنی
فان کلام ارباب قلوب صافیہ حامل کیفیات باطنیہ ایشان می باشد۔ مثلاً بر کسی کہ کیفیت نہ بد غالب است در کلام او آثار زہد نمایان خواہند بود، و کلام صاحب معرفت خصوصیت حامل تعریفات آئینہ خواہد بود و علی ہذا القیاس۔ و حضرات مجددیہ قدسنا اللہ تعالی باسرار ہم چون کمال نسبت را افاضہ یقین خاص مقرر فرمودہ اند کہ موجب بدیہی شدن معتقدات اہل سنت و الجماعۃ است و سبب یسر سہولت در ادائے احکام شرعیہ باشد و وجود این یقین خاص

بدون استقامت شریعت و لزوم آداب طریقت و اجتناب از مخترعات و بدعت بہ نزد ایں اکابر از قبیل مجال عادی است و اموریکہ در ابتدا یا وسط سلوک از جذبات و واردات و کشفیات وغیرہ باشند بنزد ایں اکابر کالمطرح فی الطریق وغیر ملتفت الیہا اند بلکہ التفات و تعلق بایں امور را مانع اصل مقصود فرمایند۔ این است قانون مختصر سلوک ایں حضرات کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اگر طالب ذی فہم در کلام ایں اکابر تامل نماید امور مسطورہ بالا را ارکان مکاتیب ایں حضرات خواهد یافت۔ چنانچہ ہمیں مکاتیب حضرت حاجی صاحب نور اللہ مرقدہ در پیش اند مکتوبے از تنبیہ بریں امور مذکورہ خالی نخواہد بود بعضے مکاتیب شریفہ مخصوص برائے رد بدعات کردہ شدہ اند ازہنجا واضح می شود کہ اہم ترین اجزاء طریقت اجتناب از بدعات است حتی کہ صاحب الطریقہ می فرمایند در و فیوضات و برکات از جناب شیخ تا آن زمان است کہ احداث در طریقہ او نگردہ آید و چون احداث آمد فیوضات و برکات موقوف می گردند۔ اعازنا اللہ تعالیٰ انہما پس آل حضرات کہ در طریقہ حضرت حاجی صاحب خود را نسبتہ کردہ معتقد خلاف اہل سنت و الجماعۃ باشند یا ملوث بہ بدعات مثل سماع نغمات مروّجہ و بنائے قبہ جات وغیرہ اطوار غیر مرضیہ حضرات کرام و یا آنانکہ جذبات و حرکات متنوعہ را عمدہ مقاصد طریقہ شمارند و از برائے آوردن تحرکات طریقہ جدیدہ اذکار و اوراد احداث کردہ اند۔ و ہم آنانکہ مجرد انتساب الی شیخ را طریقہ نامند ایں جملہ حضرات را مطالعہ ایں مکاتیب شریفہ از اہم مہام است۔ ہذا نا اللہ وایا ہمدالی الصراط المستقیم۔

قائم یک مکتوب شریف کہ مشتمل بر فوائد خصوصیہ شریفہ است و حضرت پیرزادہ بزرگ شاہ رؤف احمد صاحب و آل ہم از دست خلیفہ و نائب مناب خاص خود یعنی حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ است کہ مولینا خان محمد مرحوم اورا علیحدہ نوشتہ بود آل ہم تبرکاً دریں جادہ مقدمہ نوشتہ شدہ است و یا اللہ التوفیق۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحبہ اجمعین

فقیر عطا محمد نقشبندی کان اللہ
۲۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بخدمت شریف صاحبزادہ عالی مراتب الاشان حضرت شاہ رؤف احمد صاحب سلمہ اللہ

تعالیٰ -

بعد از السلام علیکم در حمتہ اللہ وبرکاتہ گذارش می نماید دو قطعہ عنایت نامہ مع رسالہ شریف صادق مصدوق رسید مسرتہا بخشید جزا کم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء و از مندرجہ آں ، خیلے سُر حاصل شد حق تعالیٰ و تبارک زیادہ تر برکت و اشاعت طریقہ احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عنایت فرماید و بہر استقامتہ مردانہ باشند و از ہمہ کس بے گانہ در صحبت ہا دیوانہ و ما اذناں صاحب زادہ و الامتاقب بسیار خوش ، سیم خدائے تعالیٰ در ہر دو جہاں خوش دارد و مشائخ کرام نیز رحمۃ اللہ علیہم از شما خوش باشند و ہر گاہ در دلہا توجہ و حضور و جمعیت و وسعت انوار پیدا شود بہتر آن است کہ آں توجہ مضحک گردد باز توجہ بفوق بکنند خدا کند کہ تصفیۃ قلب و تزکیۃ نفس بطالبان خدا حاصل شود فقیر را از دعا فراموش نکنند و آنچه از فتوحات عنایت شود حصہ بہ فقراء معین باشد و فقراء کہ جلساء اللہ ہمراہ شما باشند و مذکورہ تفسیر و حدیث و مکتوبات شریفہ و عوارف و تعرف و نفحات و فقہ در حلقہ متبرکہ شدہ باشند و وقتے از اوقات سجدات محبت نیاز مندی و بہ تضرعات و گریہ زاری بجناب حضرت باری کردہ باشند در خلوتے کہ خالی از غیر و شما باشند و این فقیر حقیر لاشئ را بہ دعایا و دارند - و از مطالعہ رسالہ شریفہ بسیار خوش شدیم و حق تعالیٰ آں چنان کند کہ مضامین رسالہ شریفہ کمالاً و تکمیلًا علی احسن الوجوہ در شما و در یاران شما ظهور کند و طالبان خدا را بہرہ یاب کند - حق تعالیٰ آنچه آبار و اجداد کرام شمارا عطا کردہ شمارا عطا کند - والسلام علیکم و علیٰ امن لدیکم - تمت ۱۲

از دست حقیر پر تقصیر لاشئ عثمان عفی عنہ -

بتاریخ ۲۲ ماہ شعبان المعظم ۱۲۴۹ھ

بحری المقدس المطہر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي بعث النبيين عليهم الصلوة لتبليغ احكام الشريعة العلية الى الناس خص الاولياء بتبعيتهم بالارشاد و دفع الخواطر الوسواس بشر لهم بمضات خالق الخواص والصلوة والسلام على رسوله محمد اخرج النفسانية والانانية الى العجز والانكسار والابتناء شرع لنا طريق السلوك الى الحق بالمحذبتة -

اما بعد - يقول العبد المفتقر الى الله تعالى محمد عادل بن فيض محمد كاشغري قد جمعت
 كتابي كامل المكمّل شمس الضحى بدر الدجى مرشد الانام الذي لثاني الدارين امام استاذنا ومقتدانا
 مولانا المشهور في الآفاق والاكفان الذي يظهر اسمه من هذا البيت -
 ودود محمد عماد لنا بغير الله تارك ما سوا
 قد نظمت ابیات في آوان فناء شيخ متضمن لمدرسه فابنتها بهنا وان لم يكن لائقه مع علو شأنه
 ورفيع درجته سرور اللطالبيين وازدياد المحبة المحبين :-

نظم

من ز آیت زندگانی دیده ام	لاجرم در مدح تو آغشته ام
ای ضمیر تو بمقصد رهبر است	وسعتش از عرش اعظم برتر است
روح تو انوار الهی را گرفت	در درونت غنچه عرفان شکفت
مکننت از لامکان و لامکان	که نیاید در گمان بدگمان
آفتاب علوی آمد بر زمین	کور شد چشم عدو و خفاش بین

در درونت سر سبجانی مقیم
 گرداند اہل عالم راز تو
 آفتاب ہست باروئے کہود
 مروه دل از نور تو یابد حیات
 از درونم سوز عشقت تا بہ لب
 ذات من در حُب تو فانی شدہ
 بحر الطاف تو بے پایاں بود
 انت مرغوب کل ذی النہی
 جود تو از جود باراں بہتر است
 مگر کسے با تو نشیند یک زماں
 بدگمان تو ز سخت بد ابد
 در جوارت ہر کہ باشد ہم نشین
 ہر کہ در زنجیر شیطان ہست بند
 وصف تو گر من کنم ماند بدال
 وصف تو گر من بگویم اہلہست
 ایں وجودم شب شد لے آفتاب
 از غریبی دور افتادیم من
 در درونم آتش سبجراں فروخت
 مگر تو خواہی حال من لے ذوالفنون
 قدر کے داروئے لے دل ربا
 نام تو انسان از تائیں شد

بادلت ہمزاد رحمانی ندیم
 پادرس سازد دود در گونے تو
 پیش تو افتادہ باشد در قعود
 نام تو مشہور شد در شہ جہات
 مے ہر آید ہر زماں جانم بہ لب
 ایں سخن خود بر زبانت آمدہ
 ایں وجودم غرقہ عصیان بود
 انت شمس فی الحقیقت فی السماء
 زیں برید خار از اں نور مظهر است
 بہتر است اں دم ز عمر جاواں
 سترنگوں افتادہ باشد در لحد
 از وجودت یابد او ماہ المعین
 مگر در آیند نزد تو زماں وارہند
 کہ بہ پیماید کسے ایں آسماں
 وصف تو در طاقت اندیشہ نیست
 آفتاباروئے خود از من متاب
 خود نباشد مثل من اندر زمین
 ایں وجودم جملہ آں آتش بسوخت
 در درون خانہ ہستم سترنگوں
 کہ نشیند بار دیگر با شما
 الفت پیشین را تائیں شد

اُلفتِ پیشین از و پنہاں شدہ
 نقشِ نقاشانِ چین در گلِ بدن
 تا کہ نقشش تو کنی من مُردہ ام
 من بہر یک وصفِ تو را کہ کنم
 سر پائے من شدہ چوں چنگلوک
 ابلہی باشد بہ پیش اہلہاں
 لاجرم گشتہ ز عصیاں بہرہ ور
 مدح تو گویند ز ما ہی تا سماک
 بازارِ این کہتریں را در پشاہ
 شمعہ باشد از اں اسرارِ تو
 لمحہ از انوارِ خود بر من بہار
 تا کہ کان اللہ ترا آمد یقین
 شرحِ وصفِ طاقتِ انسان نیست
 صدق گویم نہ کہ کذب آورده ام
 اے شرابِ تو شرابِ معنوی
 مے شوی تو در دوستانِ رازہ نما
 انت فی یدِ الاعلیٰ کالعصا
 خلقِ باشد خادمِ دربارِ تو
 ہدی کے باشد کہ باشد بے خبر
 لاجرم نام تو دوستِ محمد است
 مے بخواہم داد از الطافِ تو

نام من ناس است از نسیاں شدہ
 نقش تو در عالمِ امر است جاں
 ایں سفالی خود بہ تو بسپردہ ام
 گر بر دید صد زبانی از تنم
 لانعم در عشق تو من ہم چودوک
 گر بگویم حالِ خود با دیگران
 بدگماں چوں ہست از رازت بے خبر
 نورِ قدسی آمدی بر رویِ خاک
 اے درونت پُر ز اسرارِ الہ
 گر بگویم شرح از انوارِ تو
 اے رضائے تو رضائے کردگار
 چونکہ کان اللہ بودی پیش ازین
 کارِ رحمتِ کارِ ما کوران نیست
 خاصہ از خاصگانِ دیدہ ام
 اے طعامِ تو طعامِ ایزدی
 نورِ تو آمد نہ انوارِ سما
 یا طیب القلب یا ہادی الوراہ
 گر بریدے نور از انوارِ تو
 خلقِ ایں اہلِ زمانہ بے ہنر
 چوں بارشاتِ ضیاءِ من احمد است
 من محمد عادل از انصافِ تو

تا ازین شیطان ازین دیو لعین مے نباشم در شکنجہ در حیزین
 مگر نظرداری دریں خاک تباه خود شود محفوظ از نقص گناه
 خیال توچوں از خیالات خناس مے رہاند کل واحد را زناس
 دیدن توچوں بود اے دل رُبا
 خود رہاند کس ز ہرنج و عننا

و ناظران را باید کہ زبانِ طعن و ملامت در حق این حقیر لاشے دراز نہ کنند کہ در حالتِ صولت
 و بدبہ عشق این سخنان بظہور آید است ۵
 موسیٰ آداب دانان دیگر اند سوختہ مر عشق رانان دیگر اند
 فالان شرع فی مکتوباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه :-

مکتوب قبل بنام خلیفہ محمد جاناں آخوندزادہ ساکن مرغہ۔

الحمد لله الذي أطلع في فلک الازل شمس النبوة الحميرية وأشرق من أفق اسرار الرسالة
 من طاهر تجليات الاحمدية صلى الله عليه وسلم -
 انجوى عزيزى ارشدى محمد جاناں آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات الذیویة
 الاخریة وجعله الله عاشقا ومجبالذاته تعالیٰ -

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام اشتیاق مشحون آنکہ نصیحتی کہ بیارای نمود
 مے شود ملحوظ مے باید داشت کہ شرط اجازت و ترویج الطریقة الصوفیة استقامت است
 ظاہر و باطناً بر احکام شریعت محمد علیہ السلام کہ یک ذرہ حتی المقدور از حد و شرعیہ تجاوز
 نہ فرمایند خصوصاً صلوة خمسہ باؤل وقت بجماعت گذارند مگر نماز صبح و ہر ساعت بند کہ
 مراقبہ حق تعالیٰ مشغول بودن و قلة الكلام و قلة المنام و قلة الطعام و قلة الاختلاط مع الانام
 کہ دن و بہ توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن

کشف و کرامات و خرق عادات را مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و از ماسوی نا امید
بودن و فقر و فاقه را نعمت عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظریه قبول و رد خلق نکردن
و از غنی و اهل غنی محترز بودن و خدمت علماء و فقراء بهمال و جهان و تن کردن و از غیبت و خدمت
خلق بجنب بودن و از شتر نفس و شیطان تا وقت مردن تا این بودن و خود را از جمیع مخلوقات
حقیر دانستن و لاشه دیدن خوش گفت ۵

هر کجا این نیستی افزون تر است

کار حق را کارگاه آن سراسر است

اجمال بیان شریعت و طریقت محمدی علیه السلام همین است اللهم انی قنما متابعه
حبیبك فعلاً وقولاً واعتقاداً اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً. اے برادر بزرگی هست خود مصروف
حق سازند و یک لحظه و لمحہ غفلت از جناب حق سبحانه تجویز بر خود روا ندارند و در بزرگی توجیه حق سبحانه
باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند که رزق از حق تعالی مقدر
و مقرر است بر ائمه مخلوقات. و علم و عمل و افسونات و تمکات را مثل عوام علماء بے عمل و صوفیان
جابل و سبیلہ ساختن نیست مگر خواری چنانچه در حدیث شریف آمده اخرج الیه یقی عن عبد
بن مسعود رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لو ان اهل العلم صانوا
العلم و وضعوه عند اهلہ لسا دوا به اهل زمانهم و لکنهم یذولوا لاهل الدنیا لینالوا به
من دنیاهم فہانوا علیہم. سمعت نبیکم علیہ السلام یقول من جعل الہموم ہماً واحداً
ہمراً اخرینہ کفاه الله ہمہ دنیاہ و من تشعبت بہ الہموم حول الدنیا لم یبال الله تعالی
فی احوالہ و ادینہا ہلک. و سعادت و نیاوی و دینی و اخروی در علم و عمل است اذا کان خالصاً
لہ تعالی و موافقاً لمتابعہ نبینا محمد علیہ السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً کسی کہ عالم باشد با قوال و
افعال و اعتقادات پیغمبر خدا صلی الله علیہ وسلم و عمل بدان نہ کرد عالم نیست چنانچه در حدیث
شریف مذکور است عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا یكون المرء عالمًا حتى یكون بعلًا

مکتوب دوم بنام ملا امان اللہ صاحب خلیفہ ہراتی

الحمد للہ الذی ذاته منزہ فی التنزیہ عن صفات النقص والذوال وعن کیف والکم وعن الاتصال والافتصال وشہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وشہدان محمدؐ عبدہ ورسولہ وجیبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ اجمعین ہولہا اہل ونہم لہا اہل آمین یا رب العالمین۔

بعد الحمد والصلوٰۃ وتبلیغ الدعوات انحوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ صاحب سلم اللہ تعالیٰ ظاہراً وباطناً ازہین تحریر فقیر لاشی دوست محیر کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء من کل الوجہ خیریت است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم وعافیتکم وثباتکم علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بعضی احوالات کہ بفقیر گفتہ بودند محبوب و مرغوب گردیدند چونکہ اسرار باطن ایشان متضمن حقائق و معارف ارباب کشف معرفت توحید شہودی بودند کہ مقصود و مطلوب و محبوب است فرحت بر فرحت افزودند کہ نتیجہ طریقہ پیران من ہیں معرفت توحید شہودی است و از روی ظاہر شرط است و بدانند کہ وجود حق تعالی یکے است و حقیقی است و وجود جمیع موجودات علوی و سفلی قائم باوست و از راست تبارک و تعالیٰ فاما اینہا دلالت بر وجود حقیقی می کنند۔ فلا سفہا میں جا غلطی خوردہ کہ نظر ایشان بر حقیقت دلالت وجود یافتاد و سعادت این نظر باہل معرفت و توحید از زانی فرمودہ آیت کریمہ **اللہ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** وجود حق تعالی نور ہے چون دے ہے چگون حقیقی است کہ در فہم مانگنجد و عقول ناقصہ ما ادراک آن نتواند کرد۔ و اطلاق نور ہم در آن بارہ گاہ ہے چون نیست و متور است۔ و از تقسیم و تبعیض منزہ و مبرا است و بذات واحد است من کل وجہ و ذات صفات اوزہ عین و نہ غیر۔ از حدوث جدا۔ و از جواسہ و اعراض و زمان و مکان و تعطیل و کیف و کم و حیث و قبل و بعد و جہات و حدود و صورت و حلول و ضد و نذ و مثل و شکل منزہ و مقدس۔ فہو سبحانہ الان کماکان این تحریر و بیان بتواتر از سائر انبیاء و رسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین باصحاب کرام فائض گردیدہ است و از ایشان بعلما اہل سنت و جماعت رسیدہ و از ایشان بتوسط استاذان بہا و شمار رسیدہ

این را در جز این را معرفت استدلالی می نامند و سماعی است و عقل و قیاس را در این راه نیست -
 الحمد لله این هم نعمت است و مشترک میان علماء و صوفیه است و اجل است که بدین این معرفت
 معارف صوفیه صورت نه بندند و طریق معرفت الصوفیه می تجرید النفس عن علائق الجسدية و
 العوائق البشرية والصفاء الذميمة والاخلاق الردية بالرياضات والمجاهدات والتوجه الى الله تعالى
 بالكلية على قاعدة الاسلام و موافقة الكتاب والسنة واجماع الامة والمعرفة الحاصلة من هذه الطريقة
 هي معرفة كشفية شهودية مخصوص بالانبياء عليهم السلام والاولياء على حسب مراتبهم لا يحصل عمالبا غير
 المحذوب السالك الاباطعات والعبادات والاذكار باللطيفة القلبية والقلبية والروحانية و
 السرية والخصية والاضحية والفرق بين المعرفتين هي ان معرفة الصوفية عبارة عن علم حضوري بالله تعالى
 يحصل بعد الفناء والبقاء ويعبر عنه بالمعرفة الشهودية والوجدان ومعرفة المشككين عبارة عن علم حصولي
 بالله تعالى وهو نتيجة النظر والاستدلال وبيانها ان كل علم عن الخارج عبارة عن صورة المعلوم الحاصلة
 في مدركة العالم ويقال له علم الحصولي وهو علم اليقين والذي لم يحصل من الخارج بل يكون متعلقا بذات
 العالم يقال له علم الحضوري وهو عين اليقين والعارف لما نشى عن نفسه وبقى بالله تعالى وانقطع عن
 وجود الكوني فلا جرم انتقل عن العلم الحصولي وذهب من العلم الى الوجدان فينبغي يخلص من الشرك
 البلي والخنثى والريوب والشكوك الادهام الساترة للقلوب وهو حق اليقين فيصير عاشقا ومجاهدا كرا
 وعابدا وساجدا لله تعالى الى حين موته من ناقص ونا تمام از معرفت حق چه گویم ، از معرفت حق
 سبحانه اولياء کاملان عاجز آمده و در ترجمه این آیت فرموده و ما قدر و الله الحق قد سيرة اى اعرفوا
 الحق معرفته از کمال غیرت و عزت و جلال و عظمت او معرفت ذات بحت او هیچ کس نداده حقیقت
 توحید و گفت نیاید که محال است که صد هزار سال همه خلق کائنات فکرت کنند و حقیقت عزت حیات
 آخر بجز معرفت آیند که ما هیچ ندانستیم حضرت شبلی فرموده حقیقت المعرفة العجز عن المعرفة حضرت
 ذالنون رحمه الله تعالى عليه گفته اکبر ذی معرفتی ایاه . و حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی ارقام نموده
 چیست قال فهو سبحانه وراء كل محسوس و محقول و وراء كل مفهوم و متخيل فهو سبحانه وراء الورا ثم وراء الورا

ثم وراہ الوراہ دایں وراثیت نہ باعتبار حجب است بلکه بسبب عظمت و کبریائی اوست۔ و بعضے
 بزرگان فرمودہ اند معرفت حق عبارت است از دیدن اشیا و ہلاکت ہمہ اشیا در معنی کُلُّ
 شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهُ و برخی از بزرگان گفته اند معرفت حق تعالی این است کہ حق سبحانہ و تعالیٰ
 از رُئے علم و قدرت بے چون و بے چگونه و بے مثل و مانند از ہمہ چیز بخود نزدیک تر دانی و از ہمہ چیز
 دوست تر دانی و خود و مخلوق را لاشے بینی۔ ابو عثمان مغربی فرمودہ اند العاصی خیر من المدعی لان العاصی
 ابداً یطلب طریق التوبۃ والمدعی یحیط ابداً فی خیال و عواہ۔ زیرا کہ عاصی طریقہ توبہ طلبد و این نفس
 عبادت است و مدعی ہمیشہ در خیال و عوای خود خبط مے کند و در مقام تصبیح است و این گناہ
 است۔ و ہم سے فرمودہ اند ہر کہ صحبت تو انگریاں بر صحبت درویشاں برگزیند اللہ تعالیٰ وے را
 بمرگ دل مبتلا کند و سلوک طریقہ صوفیہ عبارتہ عن تہذیب الاخلاق لیستعد للاتصال باللہ
 تعالیٰ و معنی الاتصال بالحق الانقطاع عما دون الحق و لیس المراد اتصال الذات بالذات لان لک
 یكون بین الجسمین و ہذا التوہم فی شان اللہ تعالیٰ کفر بل بمقدار انقطاع عم عن غیر الحق اتصالہم بالحق
 و فقر و فاقہ کہ منصب عظیم است و حال پیغمبر ما است علیہ السلام اگر چه برائے نفس مکروہ و بلا است
 مکروہ نباید دید کہ مکروہ دیدن اینہا مرتبہ عامہ خلق است۔ بزرگان فرمودہ بلا از دوست عطا است و
 از عطا نالیدن خطا ہست۔ ادب بلا آنست کہ شکایت و جزع و میل و التجا بغیر حق نکند نزدیک
 اہل سنت و جماعت اگر از حق تعالیٰ درد و بلا حاضر شود بر بندہ واجب است محبت آن بلا کہ
 رضائے حق بر بندہ فرض ہست کہ الرضا۔ سرور القلب بمصائب اللہ تعالیٰ و تکیہ بر سرور غمت
 بلیات حق در قلب پیدا نشود رضائے ہر ضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر ضائے حق نشد از حقیقت
 طاعت و بندگی نشد۔ الطرق الی اللہ تعالیٰ بعدد انقاس الخلاق شنیدہ باشند بطریقہ نقشبندیہ
 خود مشغول باشند کہ طریقہ پیران من است اجازت سائر طرق کہ فقیر دادہ بودند برائے زیادت
 برکات کہ معمول پیران ماست نہ آنکہ طریق دیگران را رواج بدہند۔ بزرگان در تعریف فقر
 گفته اند الفقر کائن فی ماہیۃ التصوف و بہ اساسہ و قوامہ۔ قال رویم التصوف یعنی علی ثلاثہ

خصال التمسک بالفقر والافتقار والتحقیق بالبذل والایثار۔ وقال الکرخی رحمۃ اللہ علیہ۔ التصوف الاخذ
 بالحقائق والایاس مما فی ایدی الناس فمن لم یحقق بالفقر لم یحقق بالتصوف وقد سئل جنید البغدادی رحمۃ
 اللہ علیہ عن التصوف فقال ان ینکون مع اللہ تعالیٰ بلا عداۃ وینسل اشباعی عن حقیقة الفقر فقال ان لا تغنی
 بشئ دون الحق۔ وقال ابوالحسن النوری نعت الفقیر السکون عند العدم والبذل والایثار عند الوجود۔
 حق تعالیٰ سبحانہ ایں بے عمل و بے کردار و لاشعے را و شمارا و جمیع دوستان را عمل بایں روش عنایت
 فرماید۔ آمین و بمعیت و اقربیت حق تعالیٰ ایمان داریم و کیفیت آن بعقول ناقصہ ما معلوم نیست کہ
 بے چون و بے چگون است روح کہ از مخلوقات حق است حق تعالیٰ کیفیت و معرفت او از ہر کہ ما
 سلب نموده قوله تعالیٰ قُلِ الْمَرْحُومُونَ اَفْرِسَیْ ازیں ہمت مولانا رومی فرمودہ اند

این معیت در نیاید عقل و ہوش
 قُرب حق باینده دور است از قیاس
 قُرب حق نے پست بالآخرین است
 قُرب حق از قید ہستی رستن است

طالبان کہ علم ظاہر خواندہ باشند و ذکر شروع نمایند ایشان را بخواندن علوم دینیہ امر فرماید کہ صوفی
 جاہل مسخرہ شیطان است و کسانیکہ علوم دینیہ خواندہ باشند ایشان را بذکر و مراقبہ و عبادت ریاضات
 و تلاوت قرآن مجید و درود شریف و دعاء ماثورات و صلوات تہجد و اشراق و صلوات ضحیٰ و صلوات اولیین
 تحریر و ترغیب نمایند علی حسب مراتب عالم و تدریس تفسیر قرآن مجید و علم عقائد و حدیث شریف
 و علم فقہ و علم تصوف مہر نسبت خاندان حضرت ما است۔ و در کتاب عوارف المعارف منقول است
 از شیخ شہاب الدین سہروردی فاعلم ان المرید مع الشیوخ او ان الارضاضاع واوان الفظام قالوا ان
 الارضاضاع او ان لزوم صحبت شیخ و شیخ یعلم وقت ذلک فلا ینبغی للمرید ان یفارق شیخ الاباذنہ قال اللہ
 تعالیٰ تَادِبًا لِلَّامَةِ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَاِذَا كَانُوْا مَعًا عَلٰی اَمْرٍ
 جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰی یَسْتَاْذِنُوْهُ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَاْذِنُوْكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یُؤْتِیْهِمْ
 بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَاِذَا سْتَاْذِنُوْكَ لِیَعْضِیْ شَاھِمٍ فَاذْنُ لِمَنْ شِئْتَ مِنْھُمْ وَاٰی اٰمِرٍ جَامِعٍ

اعظم من امردين فلا يؤذن الشيخ للمريد في المفارقة الا بعد علمه بان له اوان الفطام وانه يقدر ان يستقل
بنفسه ويفتح له باب الفهم من الله تعالى فاذا بلغ المريد رتبة انزال الحوائج والالهام بالله تعالى وافتح
من الله تعالى تعريفاته وتشبيهاته سبحانه وتعالى فقلع اوان فطامه ومفارقة قبل اوان الفطام
يناله من الاعلال في الطريق بالرجوع الى الدنيا ومتابعة الهوى .

مكتوب سوم ايضا بنام خليفه ملا امان الله صاحب صوف القدر

الحمد لله الذي خلقنا وصورنا فاحسن صورنا باحسن الصورة من سائر الحيوانات البرية والبحرية و
هدانا للاسلام بالشرعية المحمدية ونخص فرقة الصوفية بفيوض علوم اليقينية والمقامات الاسرار
الاحمدية صلى الله عليه وسلم . بعد از حمد و صلوة و تبليغ دعوات و اقيات اخوي اعزى ارشدى ملا
امان الله صاحب سلمه رتبة و زيارت شاده و رفعه الله الى معارج كجالات الدارين بكرمه النسبى
الثقلين . از فقير حقير لاشئ دوست محمد كه مشهور به حاجى است كان الله عوضا عن كل شئى سلام
مسنون و دعوات ترقيات مشحون مطالعه فرمايند الحمد لله كه تاصين تحريف فقير بمعه اهل بيت خود و
درويشان بخير و صحت و عافيت است و المسئول من الله تعالى سلامتكم و عافيتكم و استقامتكم
على الشريعة المحمدية المصطفوية على صاحبها الصلوة والسلام . بدانيد كه توحيد كه در اثنائى طريقت
صوفيه بر طالبان حق تعالى ظاهريه مشهوره و قسم است توحيد شهودى و توحيد وجودى . توحيد شهودى
عبارت است از ديدن صفات و ذات واحد حق تعالى فقط و اختفاء كثرات بالكل از نظر ساكنان كه
مراوان و محبوبان حق تعالى مى باشند . بسبب كمال عشق و محبت و تزكية نفوس ايشان وجود
ما سوا هرگز در نظر ايشان بزرگواران در نيامده و وجود غير حق را اعتبار نه نهاده اند . وجود مخلوقات كه در اصل
خود عدم است در بدر كه ايشان عدم و لاشئ گمديد . وجود ما سوا را بعنوان عينيت و مرآتيت و
ظلمت بچ گاه ملاحظه نمى فرمايند كه جميع حجب تعينات حق تعالى بر ايشان قطع كرده اند . ايشان
معرفت شهودى ناگزير طالبان حق است كه معرفت جميع انبياء و اولياء كالمين كه تابع خاص شريعت

ایشان اندوہن است و کتاب وحدیت بر این معرفت والی ناطق است۔

و توحید وجودی عبارت است از دستن سالکان طریقہ کہ متوسطان سے باشند و اتحاد وجود کہ بمعنی بابہ الموجودیہ است از جمیع اشیاء یعنی مفہوم موجودات علوی و سفلی ذات احد است نہ آنکہ ذات حق تعالی و ذات موجودات واحد است کما زعم بعض الصوفیۃ الجہال کہ آن الحاد صریح است نہ توحید بلکہ ایشاں بسبب محبت و تصفیۃ قلب وحدت کہ منزوہ و مقدس و بے مثل و بے مانند و بے صورت ظاہری و مثالی و بے حلولی و بے چون و بے چگون است و کثرت بطریق عینیت و یامر آئیت و یا ظلیت مشاہدہ و ملاحظہ سے کنند جویش آن کہ کثرت ہتمامہ از نظر ایشاں بر نحو استہ از مقام فنا کہ اول قدم ولایت است نصیبہ کمال نیافتہ بنامی ظہور این قسم توحید سکر و غلبہ حال و استیلا محبت لطیفہ قلبی است۔ اتا محققین ایشاں وجود را مراتب خمسہ اثبات سے کنند و آن را تعینات پنج گانہ سے گویند۔ اول تعین کہ بر احدیت مجردہ متعین شدہ است وحدت سے گویند و دریں مرتبہ تعین علی اجمالی اثبات سے نمایند۔ و تعین ثانی را واحدیت سے فرمایند کہ تفصیل اسماء و صفات است در حضرت علم و مرتبہ جبروت سے نامند و این ہر دو تعین را در مرتبہ وجوب اثبات سے کنند و قدیم سے دانند۔ و تعین ثالث را مرتبہ عالم ارواح و ملکوت سے شمارند۔ و تعین رابع را مرتبہ عالم مثال و تعین خامس را مرتبہ عالم اجسام و ناسوت قرار دادہ اند۔ و این مراتب سہ گانہ را مراتب امکانی گفتمند و حادث سے دانند و احکام یک مرتبہ بر مرتبہ دیگر ثابت کردن پیش ایشاں ندقہ است و کسانیکہ اتا الحق و سبحانی و لیس فی مجتبیٰ سوی اللہ و ہل فی الدارین سوی اللہ گفتمند در مقام حالت فنا سے بودند ایشاں سکارائے محبت و عشق حق تعالی سے بودند۔ والا اگر بطریق حکایت نباشد و غلبہ سکر و محبت ہم نہ داشتہ باشد بلکہ شائبہ حلول و اتحاد دارند قابل این قول را در سے کنیم چنانچہ نصاریٰ را سے کنیم کہ بجلول و اتحاد قابل اند۔ و این سخنان حالات و واقعات در حین غلبہ حالت مقام حیرت و عین یقین کہ فنا سے حاصل سے شو

وقتے کہ سعادت ازلی از حق تعالی شامل حال او سے شود اور بمقام حق الیقین کہ مقام بقاء
 اکل صحت مشرف سے فرمایند ہمیں حالات و واقعات و کلمات سکر یہ ایشاں ہمارے منشور می
 گرد۔ پس ازین کلمات و واقعات و حالات تماشائی سے نمایند و در میان خالق و مخلوق تمیزی
 کنند۔ خالق را خالق سے دانند و مخلوق را مخلوق سے فرمایند مالک را برب و رب الارباب این کلمات
 و واقعات ہم از حق صادر سے شوند و ہم از مبطل۔ محق را آب حیات است و مبطل را سم قاتل در
 رنگ آب نیل است کہ بنی اسرائیل را آب خوشگوار بود و قبطی را خون ناگوار۔ این مقام مذلت
 الاقدام است جم غفیر از اہل اسلام بہ تقلید سخنان اکابر الدین از باب السکر از صراط مستقیم
 منحرف گشتہ در پس کو چہائے ضلالت و خسارت افتادہ و دین محمدی خود را بر باد دادہ اند و نمانند
 کہ قبول این سخنان مشروط بشرائط است کہ در از باب سکر موجود است و در مقلدان ایشاں
 کہ غلبہ حال ندارند و بے سکر اند منفقود۔ معظم ترین شرائط نسیان ما سوائے حق است سبحانہ
 کہ دہلیز آن قبول است۔ و امتیاز محق از مبطل استقامت بر شریعت است و عدم استقامت
 بر شریعت آنکہ محق است با وجود سکر و بے خودی سر موئے از تکاب خلاف شریعت
 نخواہد کرد۔ منصور صلاح با وجود قول انا الحق در زندان بازنجیر گراں پانصد رکعت نماز نافلہ ادا سے کرد
 و طعام کہ دست ظلمہ ہراں رسیدہ بود اگرچہ از وجہ حلال سے خوردن خوردند۔ و آنکہ مبطل است
 انیان شریعت بر فے چوں کہہ گران است۔ آیت کریمہ کَبُرَ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مَا تَدْعُوهُمْ
 إِلَیْهِ نَشَانِ حَالِ اِیْشَاں۔ حضرت علامہ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایند کہ بزرگان دین۔۔۔ و
 روزندگان راہ یقین با اتفاق گفتہ اند در معرفت حق تعالی بر خورداری کے یا بند کہ طبیعت لقمہ رزاق
 صدق مقال شعاریا و باشد چوں این ہا منفقود شد بریں طامات و تمہات چہ سود۔ و حضرت سہل
 بن عبد اللہ تبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے گفت کہ شخص سے گوید کہ نسبت فعل من بارادت حق
 تعالیٰ ہم چنان است کہ نسبت حرکات ابواب۔ حضرت شیخ فرمودہ اند قائل این قول اگر کے بود
 کہ مراعات اصول شریعت و محافظت حد و احکام عبودیت کند از جملہ صدیقان است و اگر نہ

از جملہ زندیقان است۔ از بزرگے حکایت مے کنند کہ چون در چین غلبہ حال خود ارادہ مے کردند کہ
 کہ لبطیات تکلم نمایند رسول علیہ السلام حاضر مے شد انگشت مبارک خود بدہان او آوردہ مے
 فرمودند از من شرم نداری و گاہ گاہ در چین غلبہ توحید وجودی آواز مے شنید کہ از حضرت محمد مصطفیٰ
 علیہ السلام شرم نداری، آں داعیہ از مے بر فتنے و از مخالفت شریعت محترز گشتے۔ و این حقیر
 لائتے رازیں حالات و واقعات توحید وجودی بعنایت حق تعالیٰ و بہ کمن توجہ پیر دست گیرن
 قلبی در روحی فداہ تیج کلامے نیامدہ مگر در اوائل حالات ذوقیات و شوقیات و جذبیات بسیار
 مے داتم در میان این حالات گاہ گاہ خود را بصورت کلال مے دیدم و دیگر اشیاء در نظر من
 حقیر و بے مقدار مے بودند در دلی خود مے گفتم اگر بانگشت خود اشارت بکوہ کم ذرہ ذرہ و قطعہ
 قطعہ مے شود۔ الحمد للذی نجینا من ہذہ الحالات المہلکات العظیمہ و ہدانا الی صراط الحق المستقیم۔
 اے برادر صوفیہ باتفاق گفتمہ اند نسبت بزرگان دین برآں پیر حرام است کہ خود را از جمیع حشر
 ارض و از سگ گرگیں بہتر داند۔ اللهم صل لنا البصیرة و اظہر لنا ہا عیوب انفسنا و تصغر دُنیا نا
 با عیننا و ارزقنا من حیث لا نَحْتَسِب انت مولنا یا ناصرنا یا کافی الامور یا شانی الصدور۔
 اللهم صل علی محمد و علی آل محمد و اصحابہ اجمعین۔ و تحقیق دبیان دیگر آنکہ پیران کبار طریقہ این لاشی
 فرمودہ اند توحید حالی کہ در اشارہ طریقیہ این طائفہ دست مے دہند و قسم است توحید وجودی
 و توحید شہودی کہ یکی دیدن است۔ یعنی مشہود سا لک جزیکے نباشد۔ و توحید وجودی یکے
 موجود استن است و غیر اور ا معدوم انگاشتن۔ پس توحید وجودی از قبیل علم الیقین آمد و
 شہودی از قسم عین الیقین۔ توحید شہودی از ضروریات این راہ است کہ فنا در پس توحید متحقق
 نمے شود بجز عین الیقین و عین الیقین بے آن میسر نمے گردد۔ زیرا کہ رویت یکے باستیلا و
 مستلزم عدم رویت ماسواہ اوست۔ بخلاف توحید وجودی کہ نہ چنین است یعنی ضروری
 نیست چہ علم الیقین بے آن معرفت وجودی بقدر مرتبہ ہر مومن را حاصل است چہ علم
 الیقین مستلزم عدمیت ماسواہ اذ نیست غایت مافی الباب مستلزم نفی علم ماسواہ اوست در

وقت غلبه و استیلاء علم باں یکے۔ مثلاً شخصی کہ علم الیقین بوجود آفتاب پیدا کرد استیلاء بر این علم
 الیقین مستلزم آن نیست کہ ستاره ہرادر آن وقت منتفی و معدوم دانند۔ اما و تشکیک آفتاب را
 دید و مشہود او جز آفتاب نخواهد بود آن نادیدین ستارگان بواسطہ غلبہ نور آفتاب است و
 ضعف بصیرت و اگر بصیرت ہی بنور ہماں آفتاب استکمال یابد و قوت پیدا کند ستارہ را از آفتاب
 جدا بیند و این حاصل نمی شود مگر در حالت حق الیقین و منشاء توحید و جود جمعی را بسبب کثرت
 ممارست مراقبات و اشغال اہل توحید و جود و یا بتعقل و ملاحظہ معنی لا الہ الا اللہ بلا موجود
 الا اللہ است دست سے دہد و یا بواسطہ مطالعہ کتب توحید و جود و این معرفت در تخیل
 ایشان نقش بستہ می شود چون بخیاں و جبل جاعل مجعول است ہر آئینہ معلول است حد
 این توحید از ارباب احوال نیست چہ ارباب احوال ارباب قلوب اند ایشان از مقام و
 احوال قلب درین وقت خبر ندارند و از مرتبہ علم پیش نیست و لکن علم را ہم درجات است
 بعضیها فوق بعضی اکثر ابناء این وقت بعضی بہ تقلید بعضی بجزد علم و بعضی دیگر بعلوم مترجمہ بذوق
 و لونی الجملہ و بعضی بالحاد و زندقہ دست بدامن این توحید و جود زدہ اند و ہمہ از حق می دانند
 بلکہ حق می دانند و گردن ہائے خود را از احکام شریعت بایں جیلہ می کشایند و مسألات
 احکام شریعت می نمایند و بایں معاملہ خوش وقت و خورسندانند و باتیان احکام امور شریعت
 اگر اعتراف دارند طفیلی می دانند اما مقصود وزارت شریعت خیال می کنند کلا و حاشا و
 نعوذ باللہ من ہذا الاعتقادات الباطلہ۔ ہر چہ مخالف شریعت است مردود است کل
 حقیقہ ردتہ الشریعہ فہو زندقہ۔ شریعت را بر جائے داستہ طلب حقیقت نمودن کہ
 مردان است۔ رزقنا اللہ سبحانہ الاستقامۃ علی متابعتہ سید المرسلین علیہ و علی آکہ صلواتنا
 و سلامہ اجمعین۔

اسئلہ چند نمودہ بودند جواب ہر یکے نوشتہ می شود۔ کلاں دیدن وجود را تجلی معنی
 گفتہ اند کہ انیکہ از متابعت انبیاء صلوات اللہ علیہم اجمعین روئے گردانیدہ اند و سخنان

واہی سے گفتند سببش ہیں تجلی معنوی ہو رہا ہے و طالبان کہ خود را خاکستر بینند حالت فنا
 بعض لطائف و یا کل لطائف است اگر بعد از خاکستر بوجود اصلی سے آئند آں حالت بقاء
 بعض لطائف و یا کل لطائف است۔ و جوش خوردن در دیگ و متلاشی شدن باز بوجود
 آمدن ایضا حالت فنا و بقاء است۔ و اذن دادن رسول علیہ السلام بخلافت مشغولیت است
 و فرق در میان تجلیات آنکہ تجلی فعلی آن است کہ سالک فاعل حقیقی حق و اندہ عباد و تجلی صفات
 نبوتیہ کہ صفات از خود و یا سوا سلب نموده بجناب حق تعالیٰ منسوب گردانیدہ بیند تجلیات
 شیونات این است کہ از سالک نام و نشان از خود نماند و انانیت او بالکل زائل گردد
 و تجلی صفات سلبیہ این است کہ سالک حق تعالیٰ را منزہ و مقدس داند و خود و مخلوق را لاشی
 و عدم محض بیند۔ و تجلی شان جامع شامل این ہمہ تجلیات است۔ نیز در متکلمین و صوفیان
 در میان این بحث سخنان کثیر است۔ و در میان خود صوفیہ بہت اختلاف مراتب مشارب
 ایشان افاضل بسیار است و فوائے ہر مقام نزد فقیر باقسام است۔ و تجلی عبارت از ظهور
 و اظہار پر توفیوضات ذات و صفات عظمت اکوہیت حق تعالیٰ است کہ ہستی بند بتاراج
 دہند و تجلی ذات و صفات حق تعالیٰ عدد و نہایت ندارند بلانہایت است اگرچہ بزرگان این
 طریقہ شہ نوع گفتہ اند و محاضرہ حضور دل بتواتر برہان و استیلاہ ذکر و حکاشفہ حضور دل است
 بنعت بیان بے تامل و مشاہدہ عبارت از دیدن آثار انوار و بروق جبروت در خواب یا
 بیداری۔ فاعلم ان قول الصوفیۃ فی التجلی اشارۃ الی رتبۃ الحظ من یقین و رویۃ البصریۃ فاذا وصل
 العبد الی مبادی اقسام التجلی وہو مطالعۃ فعل الہی مجرد عن فعل ماسوی اللہ تعالیٰ فیكون تناولہ
 الاقسام من الفتوح۔ و فتنے کہ مکتوب شمار سید فقیر عازم سفر ہندستان بود بدیں سبب
 جواب اجمالی نوشتہ گردید۔ مے گوئیم کہ اللہ در راہ الوراہ است و از دیدن و دانش مخلوقات
 میراست۔

آن کہ برو کے کشف شد این راز ہا اویار دہر ز ہا اسرار ہا

بس ترک کنتم ماسوی اللہ را دم نزنم بعد از میں بچوں دچرا

والسلام ۱۲

مکتوب چہارم ایضاً بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب بہرائی

الحمد و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ۔ انوی اعز می ارشدی عزیز از جان حقائق و معارف
نشان مقبول بارگاہ اللہ الرحمن الوہاب ملا امان اللہ انہم و سلمہم اللہ سبحانہ عن الآفات فی
الدارین بحرمت النبی الثقلین۔

از فقیر دوست محمد احمدی کان اللہ لا عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشغول مطالعہ نمایند۔ الحمد للہ کہ فقیر تا صبح تخریر کہ دہم ماہ مبارک رمضان مے باشد بخیر است
والمستول من اللہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الطریقۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
مکتوب مقبول مرغوب بمعہ تحفہ از دست ملا نصر اللہ رسید جزا کم اللہ عنا خیر الجزاء از کثرت
طالبان و از زیادت احوال باطن ایشان معلوم کردہ بودند الحمد للہ والشکر علی ذلک۔ اللهم زہ
فرد و کثر اخواننا فی الدین۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

شکر این نعمت بجا آرند کہیں شکر تم لا زیدتکم نص قاطع است

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گرماتر سپیدیم تو شاید برسی

حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت درال ولایت فرماید بمشہ و کرمہ و لطفہ اسولہ چند پر سینہ
بودند جواب ہر یک نوشتہ مے شود۔ بدانید بعضے طالبان کہ قبل از بیعت از عرش تافر شہ
وجود شیخ مے بیند و چیز دیگر نہ بیند بجز صورت شیخ۔ مخدوماد حقیقت متصرف حق تعالی است
و بظاہر پیر آلت ہدایت بعضی از مخلوقات گردانیدہ اند۔ اول تجلی کہ از حق تعالی باو مے رسد

۱۳ تاثرے

تجلی ارادی است کہ طالب را بطلب ذات حق تعالی دلالت می نمایند بسوی شیخ معروف یا غیر معروف حق تعالی صورت آن شیخ در عالم معانی و عالم غیب و عالم مثال در حالت خواب یا در حالت بیداری بر قلب طالب تجلی کند بصورت احاطہ نہ عین احاطہ در خیال ذہن او صورت شیخ منقش می سازد بواسطہ عشق و محبت پس بہر جا کہ نظر می کند صورت معنوی و مثالی مرشد کہ محیط مدبر کہ قلب مترشد است آن را می بیند و بقدرت کاملہ حق تعالی اشیا دیگر از نظرش دور و مخفی می کند ان الله علی کل شیء محیط۔ محیط حق تعالی است نہ بندہ ذرہ بے مقدار لاشئ محیط عالم کے شود۔ و این حالت را صوفیہ صافیہ فنا فی الشیخ می نامند۔ و بغیر فنا فی الشیخ سلوک محال است۔ و کسانیکہ کلمہ انا الحق و سبحانی و انا انا و منم منم می گویند این حالت را بزرگان فنا فی اللہ گفته اند۔ معرفت توحید وجودی کہ اہل توحید می گویند ہمین است۔ اگرچہ این حالت قوی و نعمت است در راہ طریقت پیش می آید مقصود نیست، مقصود توحید شہودی است۔ سالک این معرفت ثانی، خود را ذرہ بمقدار بلکہ لاشئ می بیند بیچ گاہ کلمہ ما و من بہ زبان نمی آرد۔ حالت توحید وجودی درین طریقہ شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ بر طالبان واقع نمی شود و اگر بالفرض واقع شود ہم اندک زمانے باشد پس قطع می شود۔ و آن ہم در لطائف ولایت صغری و محل قوی قائلان توحید در دائرہ ولایت صغری است و قتیکہ طالب بدائرہ ولایت کبری برسد معرفت توحید شہودی دست می دهد توحید وجودی اصلا نمی ماند و در نجوم ظاہرہ و اقمار باہرہ و شمس طالعه اقوال مشائخ بسیار است۔ و پیر دست گیر من خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی در وحی فدائے برائے این مسکین چنین بزرگداشتہ بودند نجوم ظاہر عبارت از فیوض و برکات دائرہ ظلال اسما و صفات است کہ مانند کثرت جلوہ گر می شود و اقمار باہرہ عبارت از فیض نفس صفا و شیونہ است و شمس طالعه کنایت از تجلیات ذاتی است و کلام حضرت برائے ما و شما کافی و شافی است حاجت بہ تفصیل دیگر نیست۔ و نوشته بودند کہ طالبان را بہ لطیفہ قلب روح فنا فی اللہ و بقا باشد می شود یا نہ۔ چہر فنا نہ شود کہ ہر لطیفہ را فنا فی اللہ و بقا باشد است۔ فنا را ذکر می کنم اجمالاً بقارا۔ فنا بر دو قسم است۔ یکے فنا لطائف سالک است در حجت جذبہ این نحو از فنا است نہ عین فنا کہ سالک ازین فنا بعود بسوی بشریت می کند کہ ہنوز در راہ است و یکے فنا عین انانیت سالک

کہ خود را و جمیع ممکنات را معدوم محض دید و جمیع اخلاق ذمیبہ باخلاق حمیدہ مبدل گردیدہ این
 فنا مطلق و فنا آتم گویند و این فنا را عود بسوئے بشریت ممکن نیست و طالبان کہ در لطیفہ
 خفی بیان دائرہ قوس مے کنند دریں جاظہور عین دائرہ قوس نیست بلکہ پر تو است ازاں مقام
 نہ عین آئی مقام باین دلیل کہ بزرگان اصل قلب در ولایت صغری و اصل روح در دائرہ
 اولی ولایت کبری و اصل سر در دائرہ ثانی و اصل خفی در دائرہ ثالث و اصل اخفی در دائرہ
 قوس مقرر کردہ اند پس ہر گاہ کہ ایں اصل برائے لطائف ثابت شد لاچار پر تو و عکس اصول
 در لطائف نمایاں مے شود۔ خصوص در طریقہ شریفہ نقشبندیہ کہ اندراج نہایت در بدایت
 است چنانچہ حضرت شاہ نقشبند فرمودہ ما نہایت را در بدایت درج مے کفیم و ایضا فرمودہ
 معرفت تعالیٰ بر بہاء الدین حرام است کہ اول قدم من آخر بایزید نہایت طالب صادق
 متجد کہ عشق و محبت پیر خود بسیار دازد ساعت بساعت بزنگ پیر خود منبج می گرد
 پس بالضرور عکس احوال توسط و انتہائے پیر در طالب مبتدی پیدا مے شود ازیں تقریرات
 معلوم شد مرید مبتدی کہ بمقامات عالیہ نرسیدہ و احوالات توسط و انتہی در وظاہر شد
 احوال پیراوست کہ مرید مستعد آئینہ پیر مے باشد۔ امر شیخت بسیار سخت است فرست
 صحیح و وجدان قوی مے خواہد۔ و قصہ موافق شیخت مذکور نوشتہ مے شود کہ شیخ میان عبدالغفور
 بیگ صاحب از خلفائے کلاں شاہ صاحب بود کہ جمیع سلوک را تمام کردہ یک روز در
 خانقاہ شاہ صاحب در میان صنفہ مریداں توجہ مے نمودند ناگاہ یک آدم از در درآمد بدست
 میاں عبدالغفور بیگ صاحب بیعت نمود و او را توجہ کردند۔ بعد از توجہ بہماں ساعت او را
 فرمودند شمارا فنا و بقا حاصل شد کار شام بسر انجام رسید۔ ایں فقیر در آں جا حاضر بودہ متعجب
 شد م نزدیک حضرت پیر دست گیر خود آدم ایں قصہ را عرض کردم کہ میاں عبدالغفور بیگ
 صاحب بیگ ساعت مریداں را بقنا و بقا مے رسانند۔ حضرت پیر دست گیر من فرمودند
 شیخ عکس خود را دیدہ خیال کردہ کہ فنا و بقا طالب است۔ انتہی۔ و یک جز از قرآن شریف
 ہر روز بلاناغہ و درود دلائل الخیرات و حسن الحسین خوانندہ باشند اجازت است۔ حق سبحانہ
 و تعالیٰ شمار از زمین توجہ پیران کبار من نسبت قومی و ترقیات بے شمار و فراست خوب دادہ
 است اما مترشدان را بر فنا و بقا و طے کردن مقامات ایشاں اطلاع و اشارت ندہند
 کہ خرابی طریقت است اگرچہ پیران مجتہدان ایں فن ہستند قضیہ مقرر است المجتہد قد

یصیب وقد یخطی، مجتہدان این علم اگر مصیب شوند خوب و اگر نہ نقصان و عیب از طالبان
ناقص بذات شیخ عائد است فقیر بلا العذر اگفته بود کہ در اول بہار ہوا صوب روانہ میشود
سبب تعطیل چہ بود ؟

خوبان دریں معاملہ تعطیل مے کنند

و بدانند ہر کہ از ریاضات و عبادت مطلب راحت نفس کند و دنیا مقصود او باشد
اگر چہ از چیز ہائے عجائب و خوارق عادات ظاہر شود آں استدراج و مکر است و نشانہ
استدراج آں بود کہ از عیوب نفس خود کور بود کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد
اللہ بعبد کثیرا اعمی بعیوب نفسہ و اذا اراد کاد اللہ بخیر ابصرہ بعیوب نفسہ۔
و ہر کہ ذکر و عبادت کند ہر آنے حصول دانش آسمان ہا و زمین ہا و سیر و طیران آں و
کشف و کرامت و خوارق عادات و مانند آں، پس آں کس عابد آں شد نہ عابد حق تعالی
و عمر خود ضائع کردہ باشد۔ چنانچہ بزرگان گفتمہ دانش ناسوت و سیر آں و تصرف آں
اعتبار نہ دارند۔ چنانچہ در خبر است کہ در زمان حضرت رسالت علیہ السلام منافقان بہتہا
در بخل گرفتہ نماز مے کردند۔ حضرت رسالت دل بخداداشتند و دل بایشان نہ کردند و اگر
مے کردند از حضرت حق تعالی باز مے ماندند و نقصان نماز مے شد کہ الصلوٰۃ معراج المؤمن
عبارت از ان است۔ و در معراج خبر غیر گفتن حرام است، و خبر گرفتن باطن مرماں نقصان
کبری است۔ چنانچہ روئے ظاہر کہ دانیدن از کعبہ فساد نماز است ہم چنین روئے باطن از
حق تعالی گردانیدن مقربان را فساد نماز است۔ و دانستن ناسوت و سیر آں و تصرف
در آں خود قصیر و حقیر است بلکہ دانش ہفت آسمان و زمین معدود در عالم صغری است
و عالم صغری از عرش تا شری است و این ہمہ از عالم کبری دور است۔ زیرا کہ دانش مخلوق
است و آں دور از دانش خالق است۔ و دانش کہ در عالم کبری است علم اللہ توحید
حقیقی و مشاہدہ و تجلیات است و سیر ہفت آسمان و زمین و دانش ایشان بہودہ
نہیرا کہ فانی اند و در فنائے ایشان حضرت اسرافیل علیہ السلام صور در دہان گرفتہ منتظر
فرمان است۔ و سیر در ناسوت و تصرف و دانش از سیر و دانش ملکوت جبروت و
لاہوت قوت تر است و مقربان حق تعالی بدان ناسوت سرفرونیارند۔ زیرا کہ شیطان را
ہم بقدر قوت خود سیر و تصرف ناسوت است بلکہ خبر دل ہائے جن دانش از بند جباریت

در درون فرزندان آدم کما قال النبی علیہ السلام الشیطان یجری فی الانسان
 کجری الداء۔ چه این دو حدیث شریف کہ قال النبی علیہ السلام کما شغلک
 عن اللہ فهو معبودک وایضاً فرمودہ اند کہ کما شغلک عن اللہ فهو صنمک
 بدین مدعی شاہدین عدل است۔ وچہ خوش گفت شیخ حسن واعظ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ کہ مرا
 بسیار خوش مے آید۔ نظم

افسانہ خویش مختصر کن بنشین در درون خود سفر کن
 ہر وہم فہم خیال و ادراک در دل کہ جز اوست آن بدر کن
 مطلوب بسے است در دو عالم از دل تو گذر از آن حذر کن
 این است وصال جانِ جاناں زیں راہ بہر کسے خبر کن
 و بدانند کہ کرامت بر دو قسم است۔ قسم اول ظہور علوم و معارف الہی است کہ
 بذات و صفات و افعال و اجبی تعلق دارند کہ ورائے طور نظر و عقل است و خلاف متعارف
 و معتاد کہ بندہ ہائے خاص خود را باں ممتاز ساختہ است و مخصوص باہل حق و ارباب معرفت
 گردانیدہ۔

و قسم دوم با کو ان تعلق دارند و مشترک میان محقق و مبطل است۔ اہل استدراج را
 نوع ثانی حاصل است۔ نوع اول نزد حق تعالیٰ شرافت دارد کہ با اولیاء خود مخصوص
 ساختہ است و گمراہان و اعداء را در ان شرکت ندادہ۔ و نوع ثانی در عوام معتبر است و
 صاحب نوع ثانی در انظار ایشاں محرز و محترم۔ این معنی از اہل استدراج ظہور مے نمایند
 نزدیک است کہ عوام از نادانی و سے را پستش مے کنند۔ مثل مشہور است کہ مے گویند
 ”الناس تابعۃ للاخص الارزل کا نتیجہ تابعۃ للاخص الارزل“ بلکہ ایں مجہولان نوع اول
 را از کرامات و خوارق نے شہر دند نے ہے بے خبر دان علی کہ باحوال مخلوقات حاضر و غائب
 تعلق دارد کہ ام شرافت در مے حاصل است بلکہ ایں علم شایان آن است کہ کجبل مبدل
 گرد و تانسیان از مخلوقات و حالات ایشاں حاصل نہ آید معرفت واجب محال است
 تعالیٰ و تقدس کہ بشرافت و کرامت سزاوار است و با احترام و اعزاز شایان است مے

پہری نہفتہ رُخ و دیو در کہ شمشہ و ناز

بسوخت عقل نہ چیرت کہ ایں چہ بود العجبی است

ازیں جاست کہ از متقدمین مثل سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ معلوم نیست کہ وہ خوارق عادات ازو نقل کرده باشند۔ حضرت حق سبحانہ از حال کلیم خود چنین خبر داده است **وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ كَثْرَتِ خَوَارِقِ دَلِيلِ اِفْضَلِيَّتِ صَاحِبِ آلِ نَبَا شَدَّ وَقَلَّتِ كِرَامَتِ دَلِيلِ نَقْصِ آلِ نَهْ**۔ بسبب آن کہ ظہور خوارق داخل ماہیت ولایت نیست بلکہ از لوازم آن است و بسا است کہ کرامات ہر دو بگذرد و اورا از ان اطلاع نباشد۔ کرامات کہ از باب ارشاد و ضرورت است آن است کہ مریدان رشید را از خلق بہ خلق ہرند و از حالے بحالے گذارند و مستر شد ان ہر زمان از مرشد خویش کرامات و خوارق عادات شاہدے نمایند و در قلب خود آثار تصرف شیخ پیژا و ہویدار معائنہ سے فرمایند اولیا۔ اللہ را لازم نیست کہ بر عامہ خلق اللہ اظہار کرامات نمایند بلکہ معاملہ ولایت با ستار الیق است۔ **أَوْلِيَاءُ تَحْتِ قَبَائِي لَا يَصْرِفُهُمْ غَيْرِي** بریں مدعا شاہد عدل است۔ وگفتہ اند عقوبۃ الانبیاء حسن الوحی و عقوبۃ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبۃ المؤمنین التقصیر فی الطاعات ۵

از نعمتِ این جہاں ثنائے توبس است

وز نعمتِ آن جہاں لِقائے توبس است

حضرت مجدد الف ثانی فرمودہ اند کہ شمول و عموم این نعمت یعنی گویا شدن دل بندہ حق تعالی و حضور جذبات و کشفیات و رہایت تعلیم مرطالہبان این طریقہ را از الحاقات لازم البرکات حضرت خواجہ ما است رحمہ اللہ تعالی ہر چند کہ سابق این اکابر بودہ اما باین تعلیم در بہدایت نبودند۔ احوال و مواجید را ہیج اعتبار نباید نہاد بلکہ کمر ہمت را باید بست کہ بمحو ال احوال تو ال رسید۔ پیران کبار من احوال و مواجید را چنداں اعتبارے نہ سے نہند فقیر گفتہ بودند کہ بجائے خود شین بفقرو فاقہ گزین۔ و کے گفتہ کہ بہرات ہر وند۔ وگفتہ بودم کہ نسبت شما انشاء اللہ تعالی بہرات سے رسد۔ در سال آئندہ نزد من بیایند بعد از ان اگر عزم کنند خوب است۔ ابراہیم خاں را چہ کنند و یار محمد خاں را ۵

مردگانند اغنیاء روزگار

اے انخی با مردگان صحبت مدار

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا انكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ اللَّهُمَّ لَا تَكْلِنِي إِلَى نَفْسِي طَرَفَةً عَيْنٍ وَلَا أَقْلٍ مِنْ ذَلِكَ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَعَلَىٰ مَنْ لَدَيْكُمْ ۱۲

مکتوب پنجم بحضرت پیر دستگیر خود حضرت شاہ احمد سعید صاحب مجددی،
دہلوی ثم المدنی قدس اللہ سرہ

حامد اللہ تعالیٰ اولاً ومصلياً علی نبیہ ثانیاً والسلام علی آلہ وصحبہ آخراً، حق سبحانہ
سایہ ارشاد پناہی و نور شمس ولایت جاودانی بندگی حضرت قطب العارفين امام الکبر و
الیقین منیث الوری امین القلوب والنہی نقطہ دائرہ اقطاب سکینة القلوب العاشقین
مفتاح خزائن العرش ودیة اللہ فی خلقہ خلیفة اللہ فی بریتہ مجتہد الشریعة والحق والملة و
الدين شمس الاسلام والمسلمین، المخصوص بالطف رب العالمین اعنی پیر دستگیر من غوث
الا عظم قلبی وروحی فداه بر سر کافہ انام مستدام دارند بمشہ و کرمہ و لطفہ و علی المخصوص حق
مخدوم زاده گان وصاحبزاده گان کرام را در حفظ و حمایت خود با جمیع اہل بیت مصون و محفوظ
دارند و خدام آن حضرت و ملازمان آن جناب یا یعنی معہم فافوز فوزاً عظیماً۔

عرض می دارد این حضیض نیاز مندان ہر اں روضہ معارج نازکہ مسند معالی اعزاز است
کہ بشر فی اللہ بعین عنایت خود قبول و عزیز گردانند و از نظر رحمت عیم خود اگر چه بے ادب
و بے عمل و نالائق است فرو نگذارند کہ بندہ خاص در گہ توام سے

بے لطف تو من قسرت تو انم کرد احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر ہر تنم شود زبان ہر موئے یک شکر تو از ہزاراں نتوانم کرد
و عرض میدارد این تباہ حال آنکہ از احوالات باطن الحال بیخ اثر نمی یابم نہ در حالت
اذکار و نہ در حالت مراقبہ و نہ در وقت تلاوت قرآن مجید و نہ در عین ادائے صلوة فرضاً
کان اولاً مگر صرف یقین و تصدیق از قلب خود بر موجودیہ ذات و صفات بے چون و
بے چگون حق تعالیٰ و یقین و تصدیق بر عدمیہ غیر خود را و جمیع ممکنات را ناچیز می بینم چرا کہ
معی و علیم و قدیر و واجب الوجود و واحد و سميع و بصیر فعال تمایزید و مکلم و اول و آخر و ظاہر و
باطن و خالق و رازق و متحرک و متصرف ہر اشیاء او است یقین و تصدیق سے دانم
ممکن را از حقیقت عدم بقدرت کاملہ بوجود آورد ہر گاہ کہ حقیقت ممکن عدم شدید ممکن را
از خود نہ ذات ماند و نہ صفات حق ماند و بس سے

من نبودم جہاں نبود خدا بود من نباشم جہاں نباشد خدا باشد

یقین و تصدیق در امور اخرویہ چنانچہ حشر و نشر و جنت و دوزخ و ثواب و درجات حسانت
 و عذاب و عقاب بر سیئات و امثال آل یقین و تصدیق در مقامات عشرہ کہ مصطلح صوفیہ
 است چنانچہ توکل و تمکین امور بر حق کردن و اورا کفیل رزق دانستن و صبر بر امور شاقہ کردن
 و جزع و فزع ناکردن و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الالرضا۔ چہر کہ رضا بر رضائے اوتعالی
 شانہ و رحیم گرفتاری بندہ بلیات و مصائب حق تعالی کارسخت است اگر فضل حق تعالی
 باشد آسان است۔ و بزرگان در تعریف رضا گفتہ اند کہ الرضا سرور القلب علی مصائب اللہ
 تعالی مصائب کہ قضائے حق و رسول حق است بر بندہ در افاق باشد چنانچہ قحط و طاعون و
 ہلاکت اموال و اولاد و یاد نفس باشد چنانچہ دست و پائے و گوش بریدن و مرینہ گرسنہ
 و تشنہ شدن و غیر ذلک۔ قربان حضرت شوم حال خود می گویم کہ سرور و رغبت و محبوبیت
 ایں امور در قلب نے بنیم بجز صبر کہ از صبر کردن چارہ نیست وقتے کہ سرور و رغبت
 بلیات و مصائب حق تعالی نشد رضا بر رضائے حق نشد ہر گاہ کہ رضا بر رضائے حق نشد
 حقیقت بندگی و طاعت نشد و تکیہ از بندہ طاعت و بندگی نشد عیاذ باللہ محسوسا لدنیا
 و الآخرۃ شد دریں امر مشکل چارہ دیگر نیست مگر پیر دستگیر خود شیخ آدم و ہاں حضرت
 پیر دستگیر خودی روحی فدایہ التجا آرم کہ در حق ایں عاصی روسیہا دعا و توجہ شریف عنایت فرمایند
 تا کہ رضا بر رضائے حق شود و رضا بر رضائے پیر دستگیر شود کہ رضائے اور رضائے حق است
 رضائے حق رضائے اوست ۵

و کلت الی المحبوب امری کلمۃ

انشاء اخیالی و انشاء تلقانی

یقین و تصدیق در سائر احکام الشریعۃ ما موراکان منا ہیئا۔ از وقتیکہ بقدم بوسی پیر دستگیر
 خود رسیدم تا بایں وقت می دادم کہ روز بروز یقین و تصدیق خود را در ہمہ امور دنیویا کان او
 دنیا بفضل حق تعالی و عنایت نظر پیر دستگیر خود زیادہ زیادہ می بینم الحمد للہ والشکر للہ
 علی ذلک اگر چہ قبل از ایں بایں امور یقین و تصدیق داشتہ بودم، اما ایں یقین و تصدیق نہ
 تصدیق اول است آن یکے و ایں دیگرے شتمان، باہنہما۔ قبل از ایں جوش و خروش و
 ذوق و شوق و آہ و نعرہ و بے خودی در مستر شدن از حد زیادہ بودند حتی کہ در اوائل حال ذکر
 از قلوب طالبان خاص و عام می شنیدند کہ کلمہ مبارک اللہ می گویند چنانچہ از لسان ظاہر

مے شوندر۔ الحال جوش و خروش از طالبان نمانده مگر اچیاناً۔ و چند کس از طالبان حق را با مر
حق سبحانہ و با مر پیغمبر و با مر وارثا پیر دستگیر خود اجازت ترویج و انتشار طریقہ شریفہ
دادہ ام الحمد شد خوب اثر پیدا کردہ اند جوش و خروش و ذوق و شوق و آہ نعرہ و بے خودی
و کشف و کشف و انواع حالات در حلقہ طالبان ایشان بسیار است الحمد للہ علی ذلک
و این مسکین غریب شکستہ تنہا بے تو مانده محب و مخلص کہ غریق بچار فراق و نوا میرا شتیاق
دوست محمد کہ کینہ نعلین بردار آن عقبہ شریفہ است چند عرضہا و مدتہا کہ از قدم بوسی و
دیدار آن صاحب محروم مانده ام کہ زنجیر تقادیر و سلسلہ مشیت در حرمان زندان ہجران ...
محبوس می دارند جز صبر و تسلیم چارہ ندارد

کہ نقشبند حوادث برائے چون چراست
کہ باز با تو دل شادماں بنشینم
چوں سوئے خودم کشتی بسر باز آیم
و اگر بدم و اگر نیک چوں کنم اینم

کے دم ز چون و چرا نمی توان زد
شود میستم دریں جہاں اینم
سرشت بدست تست منم دست آموز
اگر چه در خور تو نیستم قبولم کن

التسلیات والبرکات والمرحمت من اللہ تعالیٰ علیکم وعلیٰ من لدنکم ۱۲

مکتوب ششم بنام ملا محمد جانان صاحب کین مرغہ ۵!

الحمد للہ جاعل الذکر والمراقبۃ شریعۃ و منهاجا، والصلوٰۃ علیٰ نبیہ محمد یدخل الناس فی
دینہ افواجاً علیٰ آلہ وصحبہ السلام لکن بسیرہ سبیل او ارشادا۔

اخوی اعزای ارشدی ملا محمد جانان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن البلیات الافاقیۃ و
الانفسیۃ از فقیر دوست محمد کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون اشتیاق
مشغون کاشف مافی الضمیر باد، الحمد للہ کہ فقیر تاحین تحریر بمعہ متعلقان و درویشان بخیر و
عافیت است، والمسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ و
الطریقۃ المرصیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

اے برادر حقیقت بندگی در عبادت از خضوع و خشوع و شکستگی برائے جناب حق ان است
کہ شہود عظمت حق تعالیٰ ہر دل بندہ ظاہر شود و این سعادت و عنایت موقوف بر محبت
است و محبت منوط بر متابعت سید الاولین و الاخرین است علیہ الصلوٰۃ اتہا و من

الحیات اکلہا و متابعت موقوف بردارستن طریق متابعت است پس بضرورت ملازمت
 علماء کہ وارثان علوم دینی اند ازیر لکنے این غرض سے باید کرد و از ملازمت علماء کہ علم را وسیلہ
 معاش دنیوی و سبب حصول جاہ گردانیدہ اند دور باید بود و از محبت درویشان کہ نقص
 و سماع و تغنی سے کنند و ہر چہ باشد بے تحاشا گیرند و سے خورند و بامور شرعیہ تقید نورزند
 پرہیز باید کرد و از شنیدن توحید و معارف کہ سبب نقصان عقیدہ در مذہب اہل سنت
 و جماعت شوند دور باید بود تحصیل علوم و ظہور معارف حقیقت باز بستہ بتابعت محمد
 مصطفیٰ علیہ السلام است بزرگان و پیران این فقیر شایستہ انوار و تجلیات واقعات
 و مقامات و کشف و کرامات و خوارق عادات را اعتبار نہ نہادہ اند و مریدان راسعی و جہد
 در استقامت بر شرع شریف و در حصول دوام حضور و آگاہی امر بلیغ سے فرمایند باقی و
 السلام ۱۲

مکتوب بہ مفتی ایضاً بملا جانان صاحب موصوف الصلۃ

الحمد لله حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی، والصلوة والسلام
 الاثمان والاکملان علی حبیبہ المصطفیٰ و علی آلہ واصحابہ المجتبیٰ.

اما بعد الحمد والصلوة اخوی اعزی ارشیدی ملا محمد جانان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ربہ از
 فقیر دوست محمد عفی عنہ بعد از سلام مسنون اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد لله کہ تا
 حین تحریر فقیر از جمیع وجوہ بخیر است والمسئول من اللہ تعالیٰ سلا متکم وعافیتکم واستقامتکم
 علی جادة الشریعة المحمدیة علی صاحبہا الصلوٰة والسلام۔ نوشتہ بودند کہ حال باطن در زیاد
 است۔ اللهم زد فرد۔ حق سبحانہ وجود شمار آفتاب ہدایت ساز دہمتہ و کرمہ و لطفہ۔
 اے برادر ستر ہمہ عبادت ذکر خداوند است جل سلطانہ و سعادت عظمیٰ کسے رارسد کہ
 از علائق عالم منقطع شود و دانش محبت حق تعالیٰ بر کسے غالب شود۔ غلبہ انس و محبت
 حق تعالیٰ مجز بدوام ذکر او تعالیٰ میسر نمی شود و اصل ہمہ اذکار کلمہ مبارک اللہ است
 ولا اله الا اللہ است۔ نتیجہ حقیقت ذکر آن بود کہ از ہمہ اشیا گسستہ شود و بغیر
 محبت الہی هیچ چیز التفات نہ نماید حتی کہ از وجود خود ہم گریزاں باشد و از ہمہ ماسوئے
 رنجے گرداند و مستغرق ذکر حق تعالیٰ شود فائدہ کلی از ذکر آن گاہ حاصل شود و ترک دنیا و

ترکِ شہوات و ترکِ ملاہی و نجات از شرِ نفس و شیطان بواسطہ تکرارِ ذکر حق است۔
 جل و علا۔ قل اللہ بس و ما سوی ہوس و عبث و انقطع علیہ النفس۔ اللہم لا تکلنی الی نفسی طرف
 عین و لا اقل من ذلک باقی و السلام۔

مکتوبِ ششم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

الحمد للہ و حمدہ و الصلوٰۃ والسلام علی خیر البریۃ و علی آلہ الطیبین الطاہرین۔

اخوی اعزیز ارشدی ملا امان اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر دوست محمد کان اللہ
 تعالیٰ عوضاً عن کل شیء و ثبتنا اللہ تعالیٰ و ایاکم علی الشریعۃ النبویۃ و الطریقۃ المرصیۃ علی
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ آدم کہ ارسال داشتہ بودند رسید۔ مذمت و ملامت خلق خود
 جمال این طائفہ است و عیقل زنگار ایشان است، بکار خود مشغول باشند و طالبان
 کہ ذکر و در طریقہ نقشبندیہ بچہرے گویند وستی مے کنند ایشان را بگویند کہ این فعل باختیار
 است یا بغیر اختیار۔ اگر باختیار باشد درین طریقہ جائز نیست و کسانیکہ بے ہوش شوند
 در وقت صلوٰۃ معذور اند و آل را بعد از افاقہ بہ تجدید وضو۔ و اعادہ صلوٰۃ امر فرمایند و توجہ
 با طالبان اندک کنیہ چہر کہ توجہ وافر بتدی رامضرت مے رساند۔ والسلام علی من اتبع الهدی
 و التزم متابعتہ لمصطفیٰ۔

مکتوبِ نهم بحضرت پیر مرشد خویش قدس سرہ

حامداً و مصلياً و مسلماً بعض مرشدنا و امامنا و مقتدانا و وسیلتنا و شفیعنا فی الدارین۔ و
 کعبتنا و قبلتنا پیر و ستگیر مرشد برحق اعنی حضرت شاہ احمد سعید صاحب قلبی و روحی فدوا
 مدظلہ اللہ تعالیٰ علی مفارق المشرشدین۔ از بندہ درگاہ مکہ میں خدمت گاران فقیر حقیر لاشی دوست
 محمد، بعد از تحائف الزکیات و تسلیمات و انیات و دعوات صانیات می رساند کہ احوالات
 این مسکین تاجین تخریر عریضہ من جمیع وجوہ مستوجب حمد و شکر است و صحت و تندرستی آن
 جناب عالی بمعدہ صاحب زادہ گان کرام میاں عبدالغنی صاحب و میاں عبدالغنی صاحب
 و جمیع اہل بیت و خدام و ملازمان آل جناب را از درگاہ ربت العزت خواستہ و خواہائیم آمین
 یا رب العالمین۔ بعدہ المرام آنکہ و تقیہ سالک بجائے رسد کہ ذات خود و ذات جمیع مکانات

لاشے و عدم محض دید یعنی کہ مراد امکان راہرگز وجود نیست۔ وجود مطلق وجود حق تعالیٰ است پس در مراقبہ معیت و اقرابت و سایر مراقبات بچہ کیفیت تعین مورد و تصور فیض سے کنند۔ قبل از بس حالت کہ در معیت لحاظ سے کہ دند ذات کہ با ما است و در اقرابت لحاظ فیض داتے کہ از من بمن نزدیک تر است و در سایر مراقبات ہم تعین مورد فیض سے نمودند الحال کہ ما و من مورد فیض نماند و ماند وجود حق سبحانہ و بس پس چگونہ دریں موطن شخص مورد و لحاظ فیض سے فرمایند و در معیت و اقرابت حق سبحانہ لحاظ معیت و اقرابت صفاتی و یا ذاتی است ارشاد فرمایند۔ و معنی مقام الجمع و جمع الجمع و معنی لفظ کمون و بروز و بطون و بطن البطون۔ و فرق در میان ہمہ اوست و ہمہ ازوست بنا بر تفصیل عنایت فرمایند۔ طالبان حق جل و علا میں علام حلقہ بگوش از برکت پیر دستگیر من نہایت بسیار اند۔ تدریس کتب صوفیہ تدریس رسائل قدسیہ حضرات من می شود و ما سو اکتوب شریف کہ در دست نیامدہ و بہر سہ وقت حلقہ چنانچہ قانون حضرات ما است مے کم۔ فیوضات و بہرکات بے شمار است بسبب آن کہ رابطہ حضرت ایشان بریں بندہ بحد سے غالب است کہ خود را نمی بینم بجز حضرت ایشان من قلبی دروچی فداہ قربان حضرت شوم در میان مردمان خوار و حقیر و ذلیل بودم پر تو قلب فیاض شما بر قلب سیاہ این بے عمل و بے کردارتافت مرا عزیز گردانید و اگر نہ من ہماں دوست محمد حقیرم بواسطہ نظر تو عزیزم، شکر این نعمت شما ادا نتوانم کردہ

گر بر تنم زباں شود ہر مونسے

یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

از دنیا و اہل دنیا فارغ البال در زاویہ توکل حق تعالیٰ نشستہ ام خطرہ و دغدغہ دنیائے دون بیکت توجہ حضرت خود در دل نماندہ شب در روز بیا حق جل و علا مسرور و مشغولم و فتوحات کہ بواسطہ و سبب جناب شما از حق سبحانہ و تعالیٰ سے رسد بہ تحقیق می رسانم۔ و من با اہل بیت ہم آسودہ مے خورم حق سبحانہ و تعالیٰ خیرات شما قبول کشد و در جانب شما حق تعالیٰ بلند است از۔ یک ختم برائے خود حضرت کم کہ بام خواندہ یا شتم عنایت فرمایند و عدو دشمن معلوم است ازند کہ ثواب آن برائے حضرت خودم بخشش کنم۔ و ملا پانچہ را گفتہ بودند کہ در نزد حاجی صاحب بروند و توجہ بگیرند از عنایت و مہربانی حضرت است، اگر نہ بندہ لیاقت این امر کجا دارم کہ مریدان حضرت خود را توجہ کند و فائدہ رساند۔ انا دل بسیار خوش مشدہ،

بسبب عنایت و مہربانی حضرت خود کہ در بہرہ این مسکین است از عین عنایت خود اگر چہ نالائق
و بے ادبم فرو نگذارند از عنایت حق تعالی و از بہرکت عین عنایت نظر و توجہ حضرت خودم کہ در تے

وملاکت دیگر واقع نیست سوائے دوری و مجوری ازاں جناب عالی سے

چہ نوسیم کہ دل از داغ جدائی خون است بقلم راست نیاید کہ ز صد پیردن است

اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم

چو قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

والسلام ۱۲

مکتوب بہ بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب قوم کار ساکن شروہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر حقیر لاشے
دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ کہ عوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق
مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ کہ از حین تحریر کہ بیستم ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر است، فقیر
بمعہ درویشان بخیریت است والمسئول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم واستقامتکم علی الشریعۃ
المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

باید دانست بر پیران لازم است کہ اعتقادات اہل سنۃ و جماعت مرہریاں را نشان
دہند و بہ روش بزرگان خود آگاہ سازند۔ لہذا قدرے ازاں مسطور کہ دید۔ بدانکہ تو آفریدہ و ترا
آفریدگار است کہ آفریدہ گار ہمہ عالم است و ہر چہ در ہمہ عالم است از دست و آفریدہ گار
عالم یکے است وے را شریک نیست و ہمیشہ بودہ است کہ ہستی اورا ابتدائیست و
ہمیشہ باشد کہ وجود وے را آخر نیست و ہستی وے را اورا زل وابد واجب است کہ ہستی را
بویے راہ نیست و ہستی وے بذات خود است کہ وے را ہیچ سبب نیاز نیست و ہیچ چیز
از وے بے نیاز نیست و قوام وے بذات خود است و قوام چیز ما بہ وے است و در ذات
جوہر نیست و عرض نیست و وے را در ہیچ جافرود آمدن نیست و وے را در ہیچ قالب فرود آمدن
نیست و وے را ہیچ چیز مانند نیست و ہیچ چیز مانند وے نیست و وے را صورت نیست و
چندے و چونی و چگونگی را بویے راہ نیست و ہر چہ در خیال و خاطر آید از کیفیت و ملکیت و وے

از ال پاک است کہ ہمہ صفات آفریدگان است و خوردی و بزرگی و مقدار را بوسے رانست
و در جائے نیست و بر جائے نیست بلکہ اصلاً جائے گیر نیست و جائید پر نیست و ہر چہ در عالم است
ہمہ در زیر عرش است و عرش در زیر قدرت وے مستخر است و از صفات ہمہ آفریدگان منزہ
است۔ دریں جہاں دانستی است و در آں جہاں دیدنی است۔ چنانکہ دریں جہاں بے چون و
بے چگون دانند وے را نیز در آں جہاں بے چون و بے چگون بینند۔ و باید دانست چون ساک
بعد از تصحیح نیت بذکر الہی جل سلطانہ اشتغال نماید و ریاضات و مجاہدات و فقر و فاقہ پیش
گیرد و تزکیہ و تصفیہ حاصل کند و حب دنیا از دل او بیرون رود و صبر و توکل و تسلیم رضا حاصل
آید و ایں معانی بقدر حوصلہ خود بتدریج و ترتیب در عالم مثال مشاہدہ نماید و خود را از کدورات
بشری و زائل صفات پاک و مصفا کرداند۔ ہر آئینہ سیر آفاقی را تمام کردہ باشد و
پیران ایں فقیر ہر لطیفہ را از لطائف خمس عالم امر در عالم مثال نور از انوار مقرر داشتہ اند۔
نور قلب زرد و نور روح سرخ و نور سیر سفید و نور خفی سیاہ و نور اخفی سبز و انوار لطائف
عالم خلق تند ریج فیہا۔ و نور نفس لوامہ ابلق گفتہ اند۔ حضرت علامہ الدولہ سمنانی قدس اللہ سرہ
سرہ العزیز ہر نور را از انوار لطائف سبعہ مرتب نہادہ اند۔ لون خاکی کہ ورت را نور قابلیہ
داشتہ اند و لون ارزق صاف را نور لطیفہ نفسیہ داشتہ و لون احمر حقیقی صاف را نور
لطیفہ قلبیہ داشتہ و لون اصفر صافی نور لطیفہ روح داشتہ و نور ابیض نور لطیفہ سر داشتہ
و لون آسود و براق کہ از فوق بر سر نزول سے کند نور لطیفہ خفی داشتہ و لون اخضر صاف
نور لطیفہ خفی داشتہ۔ ہر ساک کہ در قوۃ متخیلہ خود ایں امور غیبیہ در صورت شہادت صید
قید سے کند و محظوظ سے شود از پر تو تجلیات قدیم کہ منزہ از صورت و اشکال جہات است
محبوب ماند۔ پس باید کہ بغیر ذکر حق جل و علا و مراقبہ و تلاوت قرآن مجید و صلوات و استغفار
و درود شریف و انواع عبادات و شگستگی و بندگی ملتفت نباشد کہ مقصود از بندہ بندگی
است نہ حصول انوار و تجلیات و کشفیات و کرامات۔ ازیں جہت حضرت شیخ شبلی
علیہ الرحمۃ حصول و ظہور ایں چیز ہا را حجاب حق سبحانہ نامیدہ اند و مقام خیال پرستیاں
گفتہ اند۔ حضرت زین الدین قدس سر فرمودہ اند ہر شیخ کہ واقعات ہر مریدان ظاہر سے کند
ساعی در جہات حجاب الحجاب ایشان است مگر چیز سے کہ تعلق بتادیب و تربیت آزند
و مرتبہ کسانیکہ در باطن خود انوار و تجلیات نہ بینند از کسانے کہ بینند کمتر نیست بلکہ بیشتر

است چه اکثر حالات و واقعات و کشف کونی ضعیف حالات را از سبب این می باشد
که یقین ایشان قوتی گیرند و از باب یقین را با آن چنداں التفات نیست انتہی۔ سر بستانا
لَا تَزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۗ إِنَّكَ أَنْتَ
الْوَهَّابُ۔ والسلام

مکتوب یازدهم بنام خلیفہ مولوی محمد عادل صاحب موصوف الصدہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخوی اعزازی ارشدی مولوی محمد عادل صاحب سلمہ ربہ۔ از فقیر حقیر لاشی دست محمد
که مشہور بجاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات
مشحون مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ تا حین تحریر فقیر بمجہ درویشان و متعلقان بخر است المستول من
اللہ تعالی سلامتکم و عافیتکم و ترقی ارشادکم یونایوناً ساعة فساعة ویرحمهم عبد قال آمینا۔ ہذا
ذکر عقاید الصوفیة اجمالاً۔

جمعوا الصوفیة علی ان اللہ تعالی واحدٌ لا شریک لہ ولا ضدّ لہ و
لا یندّ لہ موصوفٌ بما وصف بہ نفسہ و مستغنی بما استغنی بہ نفسہ لویزل
قد یمابا سماءہ و نعوتہ و صفاتہ خالقاً لجمیع المخلوقین غیر مشبہہ بالمخلوقین
یوجہ من الوجوہ و لا لہ حلول فی الاماکن و لا یجری علیہ الزمان و لا یحیط بہ
شیء لیس بجسم فان الجسم ما کان مؤلفاً و المولف محتاج الی المولف لاجوہر
فان للجوہر ما کان متحیزاً و الرب لیس بمتحیز لانہ خالق کل متحیز و حیز و لا
ہی بعرض فان العرض ما لا ینقی زمانین و انہ تعالی واجب البقاء دائماً
ابتماغ لہ و لا افتراق لہ و لا اعضاء لہ و لا ابعاض لہ و لا یزججہ ذکر الذاکر و لا
یلج قہ العبارات و لا تُعینہ الاشارات و لا یحیط بہ الافکاس و لا تدرك الابصار
و کلامہ اتصویرة الوہم و الخیال فاندہ سبحانہ بخلافہ فان قلت متى فقد سبق
من الوقت وجودہ و ان قلت کیف ذاتہ فلیس لذاتہ تعالی تکلیف و ان قلت
این فقد تقدم هو علی المکان احتجب بعظمتہ و کبر یاتہ عن العقل و الابصار
فان سئلت عن ذاتہ فلیس کمثلہ شیء و ان سئلت عن صفاتہ فهو احدٌ

صمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفو احد وان سئلت عن اسمہ فهو اللہ الذی لا
 الہ الا هو عالم الغیب والشہادۃ هو الرحمن الرحیم وان سئلت عن فعلہ فکل یوم
 هو فی شأن و اجمعوا لصوفیۃ علی ان اللہ تعالیٰ لا یرى فی الدنیا بالابصار ولا
 بالعقل الا من جهة الایقان و اجمعوا علی ان اللہ تعالیٰ یرى بالابصار فی الآخرة و
 السلام علیکم وعلی من لدیکم۔

مکتوب دوم خلیفہ بلا سبیت آخوندزادہ ہریریاں کسینغری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزای ارشدی بلا سبیت آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
 از فقیر حقیر لاشے دست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضاً عن کل شیء بعد از ابلغ سلام
 مسنون و دعوات ترقیات مشخون مطالعہ نمایند کہ احوالات ایس فقیر حقیر و درویشان تاجین تحریر
 موجب حمد و ستایش حق سبحانہ است امید از کرم کریم چنان است کہ از اں طرف نیز چنین باشد
 نصیحتے کہ بیاراں نمودہ مے آید این است کہ حاصل سیر و سلوک کہ در صوفیہ معمول است ،
 انصباغ بصبغۃ اللہ و فنا و ذائل و اتصاف و بقا بحکامد و متور بانوار و کیفیات کہ در مقامات
 پیش می آید و ہر گراہی از فنا و بقا و حالات تویہ بمقامے رسیدہ است بقوت دست آدہ
 و جہت حق غالب آمدہ و تسلیم و رضا و توکل و صبر بوجہ حسن بہم رسانیدہ اور افضل و شرف
 ثابت شدہ است بر غیر خود کہ دریں امور ثباتے ندارد۔ و برائے رفع قبض باطن و تیر شدن
 کیفیات تلاوت باستماع قرآن مجید بالتزیل و تسخین صوت و حزن و طول قنوت در نماز
 باکمال خضوع و خشوع مقرر است۔ و اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمیں اعمال قرب
 خوردند بودند۔ ذکر ہر متوسط باواز حزیں برائے ذوق و شوق و گرمی باطن اچیاناً لابس بہ ہر گاہ
 در دل انجذاب پیدا شود بے اختیار آواز ذکر بدر رود و بلند مے آید این چنین جہر اکس مانعی نیست
 ذکر خفی افضل است بہ جہر۔ چندیں مراتب ذکر خفی ہر وقت مے شود و ذکر جہر مانند حبس و نفی
 و اثبات برائے حصول گدازی و گرمی مقرر است مثل دواست از الہ ستر و کسل و اجتناب
 است از بدعت نامرضیہ و از تحقیر مسلمانان و عیب بینی و سخن چینی و خود را قدر نہادن۔ یا بد کہ خود
 را محض عدم یافتن و کمالات را باصل آل دادن و حسنات خود را قابل قبول ندیدن و سیناۃ خود

مثل کو ہے برسر گرفتن۔ و بدی ہائے غیر را بتاویل نیک نگاہ داشتن و وقائع روزمرہ را از ارادۃ حق سبحانہ داشتن۔ این طریقہ اہل معرفت است رحمۃ اللہ علیہم۔ و حصول نسبت و توجہ بے اعمال ظاہری مجال است۔ نور اعمال را در اطمینان باطن اثر تمام است۔ اندرون از التفات و عظمت پیراستہ و بیرون باعمال و اخلاق نیک و شکستگی و انگسار آراستہ بالاندر ازیں کمال نیست اللهم وفقنا لما تحب وترضی۔ و در وسطی راہ دریں طریقہ ازوق و اشواق عجیبہ و جذبات غریبہ درشیں مے آیند۔ و احوال این طریقہ استمراری است و کمال این طریقہ را در مقام تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسما۔ و صفات و درجات آن قدمگامی است راسخ بے زنگی و غایت لطافت و صفات نسبت باطن ایشان آمدہ کہ دست ادراک ازاں کوتاہ گشت نارسیدہ گاہ گویند کہ در صحبت ایشان جمعیت ہا و صفائی حاصل است پس نے بلکہ رسیدہ گاہ بدوام تجلی ذاتی در افاضہ فیوض و برکات سشانے عظیم دارند۔ و مستفیدان در اندک مدت حرارت و شوق و حضور پیدا کنند ہوا الذی جعل لکم من الشجر الاخضر ناساً۔ طالب خدا را ہمت باید بمراتب کمال رسیدہ شود۔ ہر آنچه شرط بلاغ است با تومی گفتیم۔ والسلام۔ و این فقیر را بدعاے خیر خاتمہ یاد آرند کہ اللہ تعالیٰ بعنایت خود این لاشی را ایمان روزی گرداند آمین یا رب العالمین دعا و السلام خیریت انجام بجناب ملا ہیبت آخوند زاوہ صاحب از فقیر حقیر جانان و جمیع درویشان خانقاہ شریف رسانیدہ بکرم قبول فرمایند۔ دریں طریقہ شریفہ مجددیہ ذکر خفی معمول است۔ و ذکر جہر کسے را تلقین نہ فرمایند مگر بے اختیار کہ از جوش و خروش و ذوق و شوق بر زبان آرند باک نیست کہ حکم سکندر وارد معذور است

مکتوب نیر ذم بمولوی محمد عادل صنا کا کر ساکن ثروپ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بعد از حمد و صلوة اخوی اعزی ارشدی محمد عادل آخوند زاوہ سلمہ اللہ تعالیٰ من جمیع الآفات۔ از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون کہ سنت سید الانام است مشہود گردیدہ کہ طریقت دو جز است۔ یکے جذب و دیگرے شلوک۔ چوں جذبہ بہر دپیران کبار اجمالاً بر سائلک وارد مے شود بغیر عمل کہ اختیار و عمل

سالک را در حصول جذبہ دخلی نیست الا ماشاء اللہ کہ موقوف بمحض عنایت است پس در تحصیل جزہ ثانی کہ عبارت از سلوک است البتہ عمل و کوشش را در آن دخل است۔ سالک را جہد و ہمت در کار است کہ آنچه مقدر است در آن سعی نمایند۔ برائے تکمیل این ہر دو جزہ سلوک کہ بزرگان مقرر فرمودہ آن صاحب را جزہ اول بعنایت حق تعالی حاصل است در جزہ ثانی سعی بلیغ داشتہ و عمل بعزیمت فرمایند نہ بفتویٰ کہ بنائے طریقہ حضرات نقشبندیہ بر عزیمت است و بانکسار تمام و عبودیت و عبدیت اوقات شریفہ معمور دارند و بندہ را در دعایا فرمایند کہ حق سبحانہ و تعالیٰ این بے عمل را ایمان سلامت دارند۔ و ازین طرف خاطر شریف خود را جمع دارند کہ تا حین تحریر خیر است۔ زیادہ والسلام بالاکلام ۱۳۶۶ھ۔ و حالات این سمت از چون و چرا علماء مولوی صاحب بہ تفصیل بیان خواہد فرمود۔

مکتوب چہارم بملاہیبت آخوندزادہ ہرپال کسغری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخوی اعزی ارشاد می مجبی و مخلصی مکرمی ملاہیبت آخوند صاحب دام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ و سلامتہ۔ از فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است عفی عنہ احوالات فقراہ این حدود تا حین تحریر دستاںش حمد و شکر است۔ و المسئول من اللہ تعالیٰ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم علی الشریعۃ المحمدیہ و طریقۃ الاحمدیہ علی صاحبہما صلی اللہ علیہ وسلم مخفی مانند کہ مکتوب مرغوب در حسن الوقت ملائکہ ہیر آورده محاکات مکتوبہ واضح گردید۔ مزید فرحت خاطر م گردید۔ طریقہ بزرگان ماورع و تقوی و صبر و قناعت و توکل و رضا است شمارا نیز باید کہ باین ہا قائم و مستقیم شوید و یک نفس از یاد حق غافل و کاہل نباید شد۔ یک ساعت با خدا بودن بہ از ملک سلیمانی است۔ دیگر احوال محمد عادل آخوندزادہ بدین منوال است کہ پیش ازین در چند روز بصوب شہر قندھار روانہ کردہ ام بمقہ طالبان تاحین شکر بر احوالش نہ رسیدہ۔ دیگر از آذنان معتبر مسموع گردیدہ کہ در شہر کابل نادر حال معلوم شدہ سہ عدد قبور کودکان ظاہر گردیدہ ہر حاجت مند کہ بزار آنها بیاید حاجت آن حق سبحانہ و تعالیٰ بکفایت سرانجام سے رسانند۔ نہایت تشہیر یافتہ۔ باقی والسلام۔ تحریر فی التاریخ دہم ماہ حجب

المترجم - در افکار و مراقبات که بشما تعلیم کرده شده بر آن مداومت نمایند در آن فطور نبرد
و با طالبان و خلق تشریف رومی نباید کرد. برفیق و علم و مهربانی زندگی با ایشان باید کرد و از جمیع
طالبان خانقاه سلام مطالعه باد بگرم قبول فرمایند ۱۲

مکتوب پانزدهم بملازم محمد آخوندزاده صاحب قندھاری

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي المجد والاکرام وعلی نبیہ محمد الف الف صلوة وسلام وعلی آله الاطهار و
اصحابه الاخیار مادامت الیالی والانیار -

انحوی اعزبی ارشدی ملازم محمد صاحب اوصله الله الی اقصی المراتب وعصمه من الحوادث
والنوائب - از جانب فقیر حقیر لاشی دوست محمد که مشهور بحاجی است کان الله عوضاً
عن کل شیء - بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعه فرمایند - بشما الحمد والمنة که
ایں فقیر بمجموع درویشان تاتاریخ ترقیم نذا که ہفدیم ماہ جمادی الثانی ۱۲۶۹ لہ رطب اللسان
بسپاس حضرت منعم علی الاطلاق است جلت نعمائہ و نکاثرات آلائہ والمسئول من الله سبحانه
مذا متکم وعایتکم واستقامتکم علی الشریعة والطریقة والحقیقة فانها فوق الکرامۃ ویرحم الله عبداً
قال آمینا رقیمہ کریمہ کہ بصحابت مجمع فضائل و کمالات منبع محامد و نوالات مقبول احمد مولوی
صاحب مولوی فتح محمد فرستاده بودند رسانید برود مسعود مسرتها بخشید و احوال مندرجہ بوضوح
انجامید - المرام آنکہ انحوی آرزوی فقیر سہمین است کہ انفس مستعارہ حیات در مرضی حق سبحانہ
مصروف سازند و اوقات عزیزہ خود را کہ بدل ندارد ضائع سازند و ہمگی اوقات خود را بظاہر
مقید بشرع و در باطن مشغول بذکر حق سبحانہ دارند و دوام توجہ الی الله جل و علی بانکسار تمام
از اسباب قبول بجناب الہی است و فلاح ہر دو جہاں منحصر درین کار است و امور دین
و دنیا و ظاہر و باطن بواسطہ پیران کرام بجناب الہی تفویض گردانند و مجاری کار را از تقدیر کار
سازدین و بر وقایع لرب چون و چہرا نکشوند و بامروم مضائقہ و معارضہ نگردن و از ذلالت
ایشان اغماض نمودن و مساوی بر روزی کس نیار و دن چہ اہل الله ہر چہ مے بینند و ہر چہ
مے شنوند از حق مے دانند و نظر از اشخاص کہ تعینات اندم تفع مے سازند و بد گویندہ را

مکافات باحسان می نمایند و عفو تقصیرات ایشان می فرمایند۔ ع

ہر کہ مارا بد رسا ندر احتش بسیار باد

مقولہ ایشان است و بہ توبہ و صبر و قناعت و زہد و توکل و شکر و خوف و تسلیم و رضا، موصوف بودند و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس در نظر نیاوردن و از خود و ماسوی نا امید بودن و فقر و فاقہ را نعمت عظمیٰ دیدن و طمع در مال مریداں و غیرہ نیاوردن و نظر بر قبول خلق در ایشان نکردن و از غنا و اہل غنا محترز بودن و آنچه میسر شود بفقرا رسانیدن و خدمت علماء و فقرا بہ مال و جان و تن کردن و از شر نفس و شیطان تا وقت مردن نااہمین بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشے دیدن این ہمہ اطوار پسندیدہ اند۔ خوش گفت

ہر کجا این نیستی افزود تراست

کار حق را کار گاہ آنسراست

ع

اے برادر بنگی متوجہ بحق سبحانہ باشند و غم روزی نخورند و مشوش و پریشان در طلب رزق نباشند کہ رزق از حق تعالیٰ جل و علا مقدور و مقرر است۔ و پیران کبار با فرمودہ اند، قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم الا قدس کہ امروز دروشی بہ لقمہ فروشی است خدا کے تعالیٰ ازین روشی کہ دین فروشی است توبہ دید۔ اول مسلمانان درست کنند بعدہ دروشی پس طالب حق را باید کہ ہمیشہ در طلب علم لدنی و تلاش نسبت صوفیہ کہ غنیمت کبریٰ است باشد و در تحسین این دل و تفحص شیخ کامل و مکمل بود اگر عزیزے را در یاد کہ صحبت او مفتاح نسبت جذبی باشد و تاثیر صحبت او در مردمان در میگردد باوے صحبت دارد تا حالت مطلوبہ یعنی یادداشت و دوام حضور و آگاہی بلکه گردد۔ و در یافتن شیخ کامل و مکمل منحصر در ان نیست کہ درے خوارق عادات و اشرف بر خواطر باشد و یاد و جاہ و حال و شوق یافته شود زیرا کہ در بعضے ازین چیز با جوگیہ و فلاسفہ و برہمہ ہم شرکت دارند پس این امور دلیل سعادت نیست بلکہ دلیل صحیح و علامت شناختن شیخ کامل و مکمل آن است کہ اول باید شیخ بر ظاہر شرع مستقیم باشد و بر کتاب سنت عمل می نماید تا اطلاق متقی برے ممکن باشد کہ حق تعالیٰ عز شانہ و ولایت را در تقوایے حاضر فرمودہ و گفته ان اولیاءہ الا المتقون۔ اگر کسی گوید کہ بعضے اولیاہ روش ملامتی اختیار کردہ بودند و در ظاہر از ان ہا آثار تقویٰ بنظر نمی آمد و بعضے کساں را فیوض باطن از انہا رسیدہ گفته شود کہ نادر است و اعتبار غالب راست و نیز عقل و شرع حاکم است کہ دفع ضرر

از جلب منفعت اہم است و مقصود تر۔ پس جائے کہ ضرر متوہم باشد از انجا باید گرفتاریت
 و شخصے کہ در ظاہر متقی یافتہ شود باوے صحبت داشتن و دست در دست او دادن قباحتے نہ دارد
 و احتمال ضرر مفقود است فائدہ از بے رسیدی آن۔ پس اگر صحبتش تاثیر کند کہ نزد علماء ظاہر
 و باطن معتبر باشد صحبت این چنین مرد را کہ بیت الحمر دانند و غنیمت گیری شمارند۔ و اگر صحبتش
 تاثیر نہ دارد و یا آن تاثیر نزد اکابر معتبر نباشد حسن ظن بآن شخص داشته صحبت او ترک و ہر دو
 در جائے کہ رشد خود بیند آن جا رجوع نماید کہ مقصود حق جل شانہ است نہ آن مرد سے

باہر کہ نشستی نشد جمع دلت و ز تو نہ رسید ز حمت آب گلت
 ز ہمارے صحبتش گریزاں می باش ورنہ نکند روح عزیزاں بجلت

و اگر کسی گوید تاثیرے کہ اکابر آن را معتبر داشته اند واضح تر باید گفت۔ گفته شود آن تاثیر
 آن است کہ در صحبتش حالتے پیدا شود کہ دل از دنیا سرد شود و محبت خدا و رسول و دوستان
 خدا و اعمال صالحہ و توفیق حسنات و اجتناب و بیزاری از سیئات و ہر دو از صحبتش بمقتضائے
 اذرا و ذکر اللہ خدا یاد آید و دوام حضور حاصل گردد و از یاد الہی اطمینان و جمعیت میسر شود
 و ہر قدر کہ اعمال صالحہ کند نسبتے و حالتے کہ از ان کس بوسے رسیدہ در آن قوت یابد و ہر قدر کہ
 از و معصیت پیدا آید تنگی و بے آرامی در گیرد و نسبتے و حالتے کہ از ان بزرگ اور رسیدہ باشد
 نقصان پذیرد۔ و قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا سرتک حسنتک و اساءتک سیئاتک
 فانک متق من کنا یہ از ہمیں اطمینان و تنگی است این چنین مرد را کہ صحبتش این تاثیر دارد و کامل
 و مکمل باید دانست۔ و این صفت کہ در صحبتش حاصل شود و اور اکمال باید شمرد کہ ملازم است
 شریعت قطعہ را و مفید است دوام آگاہی را و مقرب است بطاعات و مبعداست از
 معاصی، و منزلت است رزائل اخلاق را از کبر و عجب و ریا و حسد و حُب جاه و مال و مانند آن۔
 و مفید است اخلاق جمیلہ و اوصاف حمیدہ را از حُب فی اللہ و بغض فی اللہ و صبر و شکر
 و رضا و زہد و مانند آن۔ پس این چنین مرد کامل مکمل اگر یافتہ شود صحبتش غنیمت باید دانست
 و خود را کاملیت بین یدی الغسال در دست تصرف او باید داد و احوال و واردات آن چه
 دارد شود آن را بمیزان شرع باید سنجید اگر قبول کند قبول و اگر رد کند رد و باید نمود و وجد و شوق و
 ذوق و مواجید و مانند آن آنچه بے اختیار پیش آید در آن معذور است و بقصد و اختیار هیچ
 حرکتے از این حرکات کہ آن را عقل و شرع انور نمی پسندند نکند کہ ہرگز اکابر آن را بقصد و اختیار

نکرده و اہل باطل را اعتبار نیست و کلام نیک و مصلحت صواب درخواہد کہ حرکت یوانگاہ
 را بر خود روادار و آنچه بعضی اکابر گفته کہ رسوم صوفیہ ہیچ نمی آید در ہمیں معنی دارد۔ حضرت مجدد
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبے فرمایند، مرید شید و طالب مستعد ہر ساعت در سلوک
 طریق خوارق و کرامات پر احساس کند و در معاملہ نجیبی ہر زمان از لے مددے خواہد و لے یابد
 و ظہور خوارق بہ نسبت دیگران در کار نیست، اما بہ نسبت مریدان کرامات در کرامات و
 خوارق در خوارق اند چگونہ مرید احساس خوارق نکند کہ پیر دل مردہ مرید زندہ گردانید است
 و بکاشفہ و مشاہدہ رسانیدہ نیز دعوام اعیانے جسدی عظیم الشان است و خواص با حیا
 قلبی و روحی پر داختمہ اند و متوجہ اعیانے دل مردہ طالب گشتہ۔ و الحق اعیانے جسدی...
 بہ نسبت اعیانے قلبی کامل طرح فی الطریق است و نظر ہاں داخل لوب و عبت چہ این
 حیا سبب حیا چند روزہ، و آن حیا وسیلہ حیات دائمی است۔ بلکہ گویم کہ فی الحقیقت
 وجود اہل اللہ کرامتے است از کرامات و دعوات ایشان مخلق را بحق جل شطانہ رحمتے است
 از رحمت ہائے الہی جل شانہ۔ اعیانے قلوب اموات آیتے است از آیت ہائے عظیم
 الشان۔ امان اہل ارض اند و غنیمت روزگار۔ بہم میطرون و بہم میرزقون در شان ایشان
 است۔ کلام ایشان دوا است و نظر ایشان شفا۔ ہم جلساء اللہ و ہم قوم لاشقی جلسہم
 و لایخنیب انیسہم۔ علامتے کہ محق این طائفہ از مبطل آن ہا ہاں جدا است، آن است اگر
 شخصے باشد کہ استقامت بر شریعت داشتہ باشد و در مجلس او دل را بحضرت حق سبحانہ
 و تعالیٰ میلے و توجہ پیدا لے کرد و برودت از ما سوامفہوم لے شود آن شخص محق است و
 در عدد اولیاء است علی تفاوت درجات این ہم نظر بار باب مناسبت است۔ بے مناسبت
 محرم محض و مطلق است۔

ہر کرا روئے بہ بہبودنداشت

دیدن روئے نبی سودنداشت

اے برادر مدار کار بر طاعت است ہر قدر کہ این کار را عمد است مبارک است
 و آنچه مغلّ این کار خانہ است ممنوع۔ در جمیع افعال و حرکات کہ قصد کند نیت نیک مرعی
 وارد و بر ہیچ عمل تانیست دست نہد ہر مہما کن اقدام نہ نماید و بہ عزالت و خاموشی راغب بود
 و اختلاط با مردم بقدر ضرورت کند۔ و سایر اوقات بمراقبہ و از کار بسر برد وقت کار است

ہنگامِ صحبت در پیش است مگر صحبتی کہ از برائے فائدہ و استفادہ است محمود است بلکہ
لا بد است ہم چنین صحبت داشتن باہل طریق بشرط فانی بودن در یک دیگر سخن لایعنی در میان
نیارودن نیز سخن بلکہ در بعضی اوقات از عزت رنج بود۔ وہرنیک و بدکشادہ پیشانی باید بود
کہ در پیش آید باطن منبسط یا منقبض باشد و ہر کہ بعدر پیش آید عذر اورا قبول نماید و خلق نیکو آشتہ
باشد و اعتراض ہر کہے کم تر کنند سخن نرم و ملائم گویند و کہے را بغضب پیش نباید نگرست و
در سخن گفتن رعایت قلب باید کرد و خواب بسیار و خندہ نباید کرد کہ این دل را می میراند و جمیع
امور خود را با حق تعالیٰ سپار۔ و اے عزیز دامنہ در یاد حق تعالیٰ خود را محسوس دار تادل تو از تدبیر
جمیع امور فایز شود چون دل بیک جانب شود جمیع امور تر او کفایت خواہد کرد۔ و نیز بندہ گان ہر تو
ہر بان سازد کہ با مور تو قیام نمایند۔ بالجملہ در یاد حق جل شانہ باشی و بتدبیر امور نفس خود مشغول
مشو۔ ہر چی کس بغیر خدا اعتماد منہا و در جمیع احوال عمل سنت را باید گردید و از بدعت ہما ممکن
احتراز باید نمود و در زبان بسط حد و دشمنیہ را نیک رعایت باید کرد و از جان باید رفت و
در ہنگام قبض امیدوار باید بود و دل تنگ و مایوس نباید شد و وعدہ حق سبحانہ نظر باید داشت کہ فرمودہ
(آیہ کریمہ) فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۚ وَرَشَدٌ وَرِخَا قَصْدٌ كُنْدَ كِهْ يَكْسَالُ
باشد۔ اے برادر اخلاق فقیر کون است نزد فقہان و اضطراب است نزد وجود و انس
بہوم و وحشت از فرحائے و در درد و حوادث کوسیہ ظاہر و باطن متذبذب نشود و بے مزگی نسبت
و بے مزگی احوال باطن از کمال نسبت این طریقہ شریفہ مجددیہ است۔ چنانچہ حضرت محبوب سبحانی
مجدد و منور الف ثانی در جلد اول از مکتوبات قدسی آیات در مکتوب دویت و بیست و یکم
بسیدین مانک پوری فرمودہ دریں طریقہ در ابتداء حلاوت و وجدان است و در انتہا بے مزگی
و فقدان کہ از لوازم ایاس و حرمان است بخلاف طرق دیگران کہ در ابتداء بے مزگی و فقدان دارند
و در انتہا حلاوت و وجدان۔ و ہم چنین دریں طریقہ در ابتداء قرب و شہود و در انتہا بے حرمان۔
بخلاف طرق سائر مشائخ۔ اللهم ثبتنا علی شریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
اعتقاد و قولاً و فعلاً و حالاً ظاہراً باطناً رَبَّنَا لَا تُرِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ط إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اللهم ثبتنا علی اعتقاد اہل
السنتہ و الجماعتہ و مذهب ائمۃ الخلفیۃ و ائمتنا علیہا و احشرنا علیہا و صلی اللہ
علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین، آمین یا رب

العلمین۔ الحمد لله اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً باقی والسلام علی من اتبع الهدى و التزم
متابعة المصطفى صلى الله عليه وسلم۔

اے برادر باید دانست کہ جائز نیست اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ مگر از شیخ کامل مکمل زیرا
کہ ناقص صاحب ہوا است و آنچه مشوب ہوا است اثر نمی کند و اگر اثر کند اعانت بر ہوا
نماید پس حاصل می کند ظلمت بر ظلمت و ایضاً ناقص تمیز نمی کند میان طرق موصلہ حق سبحانہ
و غیر موصلہ باو سبحانہ چه او غیر و اصل است و فنا و بقا هرگز دست نہ داده است و تمیز نمی کند
میان استعداد مختلفہ طالبان و چون تمیز میان سلوک و جذبہ نکند بسیار باشد کہ استعداد
طالب مناسب بطریقہ جذبہ بود و غیر مناسب بطریق سلوک باشد و ناقص جہتہ عدم تمیز
میان طرق و استعدادات طریق سلوک امر فرماید و گمراہ کند اورا مثل خود۔ شیخ کامل و مکمل
چون ارادہ تربیت و تسلیم کند لازم است کہ اول از الہ نماید آنچه باو از ناقص رسیدہ
است و اصلاح آنچه بسبب آن فاسد گردیدہ است بعد ازاں بذریعہ صلاح کہ مناسب
استعداد او باشد از ذوق نسبت نبأنا حسناً مثل کَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا
ثَابِتٌ فِي الْأَرْضِ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ فَصَحْبَتُهُ كَثْرِيَّتٌ أَحْسَرُ وَ نَظَرُهَا دَوَاءٌ وَ كَلَامُهَا
شِفَاءٌ وَ مَا دُونَهَا خَرَطَ الْقَتَادَ۔ شیخ کامل کہ بعد از فنا و بقا و رجوع بر تکمیل ناقصان استعداد
مرید می شناسد پس معاملہ مناسب استعداد او در کار می دارد و اگر استعداد او بسبب
ملاقات ناقص فاسد شدہ باشد پس معاملہ حسب استعداد او کند مانند طبیب حاذق،
اولاً جہد خود در تشخیص مرض صرف کند بعد ازاں دواء دہد و اگر قابلیت ازالہ مرض از طبیب
ناقص ضائع شدہ اولاً معالجہ ازالہ اثر دواء ناقص کند بعد ازاں توجہ بازالہ مرض نماید
فصحبتہ الشیخ الناقص الذی مات مراة بالسُّلُوكِ وَ الْجَذْبَةِ سَمَّ قَاتِلٍ وَ الْإِنَابَةِ إِلَيْهِ
مَرَضٌ مُهْلِكٌ تَضْيِيعٌ لَاسْتِعْدَادِ الرَّفِيعِ۔ پس تکمیل جز از شیخ کامل مکمل صورت نمی گیرد۔
پس اخذ طریق الی اللہ تعالیٰ از ناقص جائز نیست و نہ از مقلد بابائے کاملین و مکملین کہ ...
بمسک صوفیہ علیہ سلوک نہ نموده باشند و بمبلغ ایشان واصل نہ باشد چه نسبت ارادہ
بجز تعلیم و تعلم و وصول درجہ تکمیل صورت نمی گیرد در چیزے ازاں نیست۔ و طریق افادہ استفاہ
مبنی بر مناسبت طریقین است و مبتدی را در ابتداء مناسبت بجناب حق سبحانہ نیست
پس لابدی شد است از بزرگ و آل شیخ کامل و مکمل است کہ در مرتبہ عدالت نزول نموده

است و مدارِ طرقِ شایخ بر صحبت است نه بر قبیل و قال چه آن مرید بطل است در طلب
 و اجازت بعض کمال با اہل جذبہ برائے تکمیل نیست بلکہ جہت رفع عقبت شایع است در
 خلق و کمال چوں عقبت در مردم و عدم توجہ ایشان بخالق الخلق و عبادات دیدند از رُئے
 شفقت بعض اہل جذبہ برائے تلقین ایشان مامور سازند پس تلقین مردم می کنند و
 نوع حال در صحبت او با ایشان ساری می گردد فتذہبوا عن نوع الغفلة وان لم
 يحصل لہم الکمال و ہم چنین اجازت ایشان به بعض مبتدیان کہ اہل جذبہ نباشند
 چه اگر چه حظ از انوار باطنی ندارد اما مردم بوی منتفع می گردند مثل حقیق از آتش کہ مودع
 درواست نفع مند نمی گردد و مردم باخراج آن از و منتفع می گردند پس اجازت و تاثیر مطلق
 علامت کمال نیست بلکہ بودن علامت برائے کمال بعد از رجوع جہت تکمیل ناقصان
 است و تاثیر از تکمیل ناقص مجاز البتہ صاحب جذبہ باشد زیرا کہ در تلقین و نقصان است
 صاحب دولت کہ صحبت او کافی است و نظر او شافی آن است کہ نسبت او علی الدوام
 بجزیب قوی صورت گرفته باشد و ظاہر او باطن او را شامل نباشد و نہ برعکس چه اول
 ساکن نیست و ثانی مغلوب الحال است و صاحب کمال و مرتبہ تکمیل مفوض بثالث
 است کہ در مقام عدالت نزول یافته ہمیں مرتبہ دعوت خلق است و نازل دریں کمال
 مکمل است و در حدیث است ان هذا العلم دین فانظروا عن تأخذون دینکم
 اشارہ است بانچه گفته ایم۔ و این مرتبہ در اصطلاح ایشان مسمی بمرتبہ قلب است
 استفادہ و افادہ باین مرتبہ مربوط است و تاثیر و تاثیر بآن رتبہ منوط باتیان احکام شرعیہ
 است و انہ جار از امور منہیہ در این جا صورت می گردد اگر این چنین صاحب دولت بہم رسد
 صحبت او کبریت احمر است

صحبت روشن ضمیراں کور را بینا کند

اختلال چشم عینک را حروف آموز کرد

و چوں این چنین صاحب دولت کہ صحبت او را شاید بدست آید مرید را باید کہ رشتہ اختیار
 بدو سپارد و خود را مابین یدیرہ مثل میت بے اختیار شمارد و مثل معاملہ صحابہ رضوان اللہ علیہم
 اجمعین با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم با و در کار و در چہ او صحبت معنعنا نائب مناسب بر حق
 و خلیفہ مطلق سردفتر انبیاء است علیہ و علی آلہ و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات پس با و شیوہ صدیق

پیش گیرد و خرق عادات از و طلب نہ نماید و در حضور او سخن بلند نگوید و در جانب او پارہ دراز نکند و کمال خود را در رضا او داند و از وی دیگرے را بہتر نداند و پائے بر مصلے او و جائے او نہ نهد و در ہمہ حال رابطہ قلبی کہ راہ اخذ فیوضات است پیوستہ دارد و در غیبت و حضور فداہ او باشد و نام بجز ادب بہ زباں نہ راند و در ہر وقت از وی ہر اسان باشد و ہر واقعہ کہ بر وی کے رونے ظاہر نماید از و پوشد و ہر چہ در واقعات و مبشرات بہ بیند اگر چہ از شیخ دیگر باشد از پیر خود داند چہ برے آزمائش مریداں لطیفہ پیراں بقدرت ایزدی بصورت شخص برایشاں ظاہر مے گرد و برائے امتحان شاں چیز مے گوید از نفع و ضرر باید کہ باعتقادِ جازم از پیر خود داند و غیر ذلک در امور دیگر۔

مکتوب شانزدہم بنام مولوی شیر محمد کلاچوی کہ مجا حضرت بوند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي اطلعني فلك الازل شمس النبوية المحمدية و اشرق من افق اسرار الرسالة مظهر تجليات الاحمدية صلى الله عليه وسلم۔

انجوى اعزى ارشدى مولوى شير محمد صاحب سلمه الله تعالى في الدين والدنيا و جعله الله تعالى عاشقا و محبا لذاته۔ از فقير حقير لاشئ دست محمد که مشهور بحاجى است کان الله عوضاً عن كل شئ۔ بعد از سلام کہ سنت خیر الانام است مشہود بضمیر منیر مے گز داند۔ الحمد لله المننة کہ احوال این فقیر مبعہ جمیع درویشاں تا تاریخ ہفتم ماہ ربیع الاول مقرون بحد و شکر است و المسئول من الله تعالى سلا متکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعة و الطريقة و الحقیقة و یرحم الله عبداً قال آمینا! اے برادر بھگی خود مصروف بندگی حق سبحانہ و دوام توجہ الی اللہ عز شانہ باید داشت تا یک لحظہ و لمحہ غفلت از جناب قدس او نہ رود کہ دریں راہ ناگزیر طالبان حق جل و علا است و در اشاعت نسبت شریفہ بزرگان سعی بلیغ مرعی دارند کہ زبان قرب قیامت و او انفتن است و این را عین مرضی حق دانند من احب عباد الله الی الله من حبب الله الی عبادہ۔ و من احبى سنتى بعد ما اميتت فله اجر ما شئت شهيد مشيد و با شيد و شرط الاجازة ترويج الطريقة الصوفية والاستقامة على الشريعة المصطفوية على صاحبها الصلوة والتسليمات ظاهراً

معہ یعنی در حق خود نہ مطلقاً ۱۲ عطا محمد عفی عنہ

و باطناً که بقدر ذرّه حتی المقدور از حد و دشمنی تجاوز نورزند۔ خصوصاً صلواتِ شمس بر اوّل وقت بجماعت گزارند و هر ساعت بذكر و مراقبه مشغول بودن و قلت الکلام و قلت المنام و قلت الطعام و قلت الاختلاط مع الانام کردن و به توبه و صبر و توکل و قناعت و زهد و شکر و خوف و تسلیم و رضا موصوف بودن و کشف و کرامات و خوارق عادات مثل عوام الناس، در نظر نیاوردن و از خوردن و آشامیدن و فقر و فاقه را نعمتِ عظمی دیدن و طمع در مال مریدان و غیره نیاوردن و نظر بقبول و ردّ خلق نه کردن و از غنی و اهل غنی محترز بودن و از غیبت و مذمت خلق مجتنب بودن و با مردم مضائقه و معارضه نکردن و از ذلالت اغماض نمودن و از شکر نفس شیطان تا وقت مُردن ناایمن بودن و خود را از جمیع مخلوقات حقیر دانستن و لاشئ دیدن دور طلب روزی و رزق مشغوش نشدن که رزق از حق تعالی مقدر و مقرر است برائے مخلوقات و علم و عمل و افسونات و تمارات مثل عوام الناس و علمای بے عمل و سیله دنیا سازند و سعادت دینی و دنیوی در علم و عمل است اذ کان خالصاً لله تعالی و موافقاً لمتابعة نبینا محمد علیه الصلوٰة و السلام قولاً و فعلاً و اعتقاداً و اگر کسی عالم باشد باقوال و افعال و اعتقاد پیغمبر صلی الله علیه و سلم و عمل باک نه کرد عالم نیست چنانچه در حدیث شریف است عن ابی ذرّ قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم لا یكون المرء عالمًا حتى یكون بعلمه عاملاً۔

والسلام ۱۲

مکتوب ہفتم بنام ملا قطب الدین اخوندزادہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد۔ اخوی اعزّی ارشدی ملا قطب الدین اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ الی الی الوالیہ و اوصلہ اللہ تعالی الی اقصی المراتب۔ از جانب فقیر حقیر لاشئ درست محمد کہ شہور ساجی است کان اللہ لعوضاً عن کل شیء۔ بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند اللہ الحمد و المنۃ کہ احوالات و گذارشات فقرای ایں جائے قرین حمد و محامد ایزدی است و المستول من اللہ سبحانہ سلا متکم و عافیتکم و شبانتکم علی الشریعۃ و الطریقۃ و الحقیقۃ فانہا فوق الکرامۃ و یرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب کہ ابلاغ داشتہ بودند رسید مندرجہ اش بوضوح انجامید۔ جزا کم اللہ تعالی عننا خیر الجزاء

دیگر آنکے عزیز دنیا جائے غرور و آزمائش است نہ شہرستان سرور و آسائش پس خود مند
 و دانا آن است کہ بعد از نماز پنج گانہ مفروضہ بجماعت مسنونہ با قول وقت سنجہ بگذار و انفاس
 مستعارہ خود را مبذول بذکر حق جل شانہ دارند کہ فلاح دو جہانی و صلاح جاودانی منحصر دریں
 کار است و ہم تمامی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام علیہم الرحمۃ سرمداً و ابداً اشتغال بلا امتہال
 بذکر اللہ و لا الہ الا اللہ کہ اسم ذات و نفی و اثبات است و زبیدہ تا یک لحظہ و لمحہ بے یاد
 حق جل شانہ بر او شان نہ گذشتہ و انقطاع از ماسوی اللہ بجلی نمودہ و بنگی اوقات خود متوجہ
 جناب قدس بودند چنانچہ قادر لایزال در کلام خود بہ پیغمبر مصلی اللہ علیہ وسلم خطاب فرمودہ
 وَاذْکُرْ اسْمَ رَبِّکَ یعنی یاد کن پروردگار خود را ہر سبیل دوام در ہر وقت خواہ در روز خواہ
 در شب و خواہ در عمل تا بحدیکہ آن حضور دوام پذیرد کہ بیچ شغل و عمل از یاد حق باز نماند و اگر خوف
 آن باشد کہ سبب شغل و عملی از ذکر حق باز خواہم ماند پس آن شغل از خود دور کن وَتَسْتَلِ
 الْمَیْمَنَ تَبْتِیلاً یعنی منقطع شو از ہر عملی کہ ترا از یاد حق باز دارد بسو پروردگار خود بیاد کردن -
 چرا کہ روز قیامت ہیچ چیز خلاصی نیست مگر بدے کہ از گرفتاری غیر صحیح و سالم باشد چنانچہ
 حق سبحانہ فرمودہ در کلام مجید خود یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ اِلَّا مَنْ اٰتٰی اللّٰہَ بِقَلْبٍ
 سَلِیْمٍ پس بر تائبان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم واجب و لازم کہ متابعت او صلی اللہ
 علیہ وسلم در اقوال و افعال و احوال یعنی ظاہر و باطن بجا پذیرند و دوام ذکر اللہ و انقطاع از ماسوی
 اللہ پیشتر خود سازند و ورع و تقوی و صبر و توکل و تسلیم و تقوی و رضا حق جل شانہ
 طریقہ خود دارند - و ہم اے برادر باید کہ دائم خود را محبوس در یاد حق جل شانہ دار تا دل تو از جمیع
 عوائق و علائق ماسوی اللہ فارغ شود پس ہمہ امور دنیوی و دینی ترا او کفایت خواہد کرد - قل اللہ و
 بس و ما سواہ عبث و ہوس فانقطع علیہ النفس کار این است غیر این ہیچ باقی و السلام -
 محررہ بتاریخ دوازدم جمادی الاول ۱۲۴۲ ھجری المقدس -

مکتوب ہشزدهم بنام خلیفہ ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا امان اللہ
 آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ عن جمیع الحوادث والنوائب - از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد

کہ مشہور بجاجی است کان اللہ لعوضاً عن کل شیء بعد از سلام مسنون و دعوات ترقیات ارین
 مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمنہ کہ احوال فقیر بعون عنایت قادر قدیر عزت شانہ قرین حمد و
 محامد ایزدی است جل مجدہ والمسنول من اللہ تعالیٰ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ
 المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام المرام آنکہ امسال بتاریخ ہر دہم ماہ شعبان المعظم از سن
 الف و یائتین و سبعین و سبعمائتین و سبعمائتین و سبعمائتین و سبعمائتین و سبعمائتین و سبعمائتین و سبعمائتین
 و رہبر طائفہ عرفان غوث زمان قطب دوراں مولانا وسیدنا و مرشدنا حضرت صاحب قبلہ و کعبہ
 قلبی و روحی فدایہ و قدسی اللہ تعالیٰ بسیرہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مرقہ الشریف آل قدر غم و الم
 و پریشانی و خستہ خاطر ہی رودادہ کہ از تخریر قلم بریدہ فہم و از تقریر لسان قلت بیان برین است
 غرض اینکہ تمامی جہان بلکہ زمین و آسمان بر چشم این ناتواں تیرہ و تار یک گردیدہ پس از ان جہت
 کہ ہر ذی روح را ہمین شاہ راہ در پیش است بصبر و اصطبار بردا ختم و رضا بقضایہ پروردگار جل
 شانہ و وزیدیم کہ در چنین حادثہ جان و واقعہ غم و الم افزا چارہ بجز صبر و رضا بقضایہ پروردگار جل
 مجدہ ندیدیم و پیوستہ روح پر فتوح آل قبلہ و کعبہ را برد اللہ تعالیٰ مضجعہ بدعوات مغفرت آیات
 یاد مے نمایم و کلمات ترحیم کہ انا اللہ وانا الیہ راجعون است مے گویم۔ اے برادر این
 ہمہ نعم ظاہری و باطنی کہ باین مسکین خاطر حزین رسیدہ است بطفیل و برکت آل عالی حضرت
 غوث منزلت قدسنا اللہ بسیرہ الاقدس و نور اللہ تعالیٰ مضجعہ الشریف رسیدہ اند۔ پس شمارا
 نیز باید کہ ہموارہ تا حین حیات خود روح پر فتوح حضرت صاحب قبلہ و کعبہ را نور اللہ تعالیٰ مرقہ
 الشریف و افاض اللہ علینا فیوضاتہ العظیم و برکاتہ العظیم بدعوات مغفرت آیات یاد و شمار
 مے نمودہ باشند کہ سعادت کونین و دولت دارین منوط و مربوط بدوستی دوستان خداست
 جل جلالہ و عم نوالہ و ہزارہ پر الوار در مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از طرف پار قبۃ
 حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حجت البقیع واقع شدہ اند۔ و تاریخ وصال
 آل جناب فیض مآب دوم ماہ ربیع الاول ہشتم ساعت روزہ شنبہ است از سن مسطور
 ثانیاً آنکہ لازم کہ آل برادر از حکما وقت بیرون شوند و کار و بار صلح و صلاحیت او شان باہل
 دنیا بگذارند پس اگر امکان آمدن باین طرف شدہ باشد خانہ خود بیک جائے گوشہ کہ از
 میان خرخشہ او شان بیرون باشد بگذارند و خود روانہ این صوب شوند تا ملاقات با یک دیگر
 واقع گردد۔ و اگر امکان آمدن باین طرف بسبب شور و شر نباشد پس در خانہ خود کار باہل

خوشی کہ یاد او تعالیٰ است جل شانہ مشغول ہو رہے باشند و اس فقیر را نیز بہ دعائے حُسن خاتمہ
یاد و شاد مے نمودہ باشند کہ اللہ تبارک و تعالیٰ خاتمہ با ایمان روزی کناد بالنبی و آلہ الامجاد
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔ والسلام خیر الختام ۱۲

مکتوب نوزدہم بہ ملا میر واعظ صاحب آخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد اخوی اعزی ارشدی ملا میر واعظ صاحب
آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان
اللہ لہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشغون مطالعہ نمایند۔
الحمد لله احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین حمد و محامد بزدی است جل شانہ
والمسئول من اللہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و
السلام۔ المرام آنکہ اے برادر بعد از تصحیح عقائد بر وفق کتب کلامیہ اہل سنت و جماعت
شکر اللہ تعالیٰ لاسعیہم و بعد از اتیان احکام شرعیہ فقہیہ از فرض و واجب و سنت و
مستحب و مندوب و حلال و حرام و مکروہ و مشتبہ لازم است کہ اوقات عزیزہ خود را۔
بطاعات و عبادات ظاہری و باطنی معمور دارند و خود را در تہذیب قلب و تزکیہ نفس سر
گرم دارند چہ کہ مقصود اصلی از اعمال شرعیہ و احوال طریقت و حقیقتہ پاکہ نفس و صفائی
دل است تا نفس پاک نشود و دل سلامتی پیدا نکند ایمان حقیقی کہ خلاصہ او وابستہ بان
است حاصل نشود۔ پس سلامتی دل وقتے صورت بندد کہ غیر او تعالیٰ اصلاح در دل خطوط
نکند اگر فرضاً ہزار سال گذرد و غیر را در دل گذرے نباشد از ہر آئے آنکہ این زمان دل را
فراموشی ماسوی بتامہ حاصل شدہ اگر بتکلف بیادش دہند یاد نیاید این حالت را تعبیر بفساد
نمودہ و قدم اول است دریں راہ۔ اے برادر مطالب حق جل و علا شانہ چنان جہد و سعی نمودہ
کہ خود را در ہر نفس بحق سبحانہ حاضر بیند و بیخ بائستے غیر از حق سبحانہ نمازد و رسیدن و متحقق
شدن باین اوج کہ شہود و حضورش با حق سبحانہ است بوجہ باشد کہ بکلی از خواست
و بائست این عالم و آل عالم ہی گردد و حقیقتہ باطن از شواغل کونیہ و متلذات فانیہ خلاصی
یابد و این مرتبہ علیاً و درجہ قصوی بے آل میسر نیست کہ پاسبانی انفس خود بوجہ نمودہ کہ

غیر اوتعالیٰ را در آں خانه جولان گاہے نباشد و جمعیت باطنی و حضور دائمی ملکہ گردد۔ اے برادر
 دریں اوان آخرین و زمان پسین بعضے اشخاص سلوک ناکرده و نشیب و فراز این راہ ندیدہ و
 فنا و بقا مصطلحہ این قوم حاصل نہ ساختہ بجز پذیرا دگی و صاحب زادگی بمسند ارشادے
 نشینند و برائے حصول جاہ و نیویہ و حطام فانیہ لاف و شائش پیش عوام الناس از کرامات
 و خرق عادات و کشفیات بے زہد و مدام ہمت خود را در صرف وجوہ الناس مبذول و صرف
 مے دارند و از سخنان بیہودہ و غیبت و افتراء و دروغ گفتن پرہیز نمی نمایند و خود را قطب وقت
 و متصرف وارے نمایند۔ الغرض ہمہ وقت ستائش خود و نقص غیرے نمایند و بہ بزرگی اباہ
 و اجداد فخر و علو مے کنند و حالانکہ کبرائے دین و درندگان راہ یقین از ہر طریقہ کہ باشد خواہ
 نقشبندیہ و خواہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ و قلندریہ و کبرویہ و مداریہ و شطاریہ و غیر اینہا
 و از ہر مذہب کہ باشد حنفی مذہب باشد یا مالکی یا شافعی یا حنبلی ہمہ متفق اند بریں کہ
 خوارق عادات و تصرفات و کشفیات را از مقاصد این راہ نمی شمردند چرا کہ بر آب رفتن کار
 ماہیان است و بر ہوا پریدن و ظیفہ مرغال و از غیب خبر دادن شیوہ کاہنناں و در یک ساعت
 از مشرق تا مغرب رفتن کار شیطان است این ہمہ ہیچ کار نیست کرامت و بزرگی نزد
 بزرگان دین آن است کہ ظاہر بر متابعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آراستہ دارد و
 باطن بحضور حضرت حق جل و علا مستغرق باشد و دل از محبت غیر خالی یابد و افعال و
 صفات کلی و جزئی از وہاریت داند و در خود بجز شر و منقصت چیزے دیگر نہ بیند
 کار این است غیر از این ہمہ ہیچ

پس سالک را اگر اوتعالیٰ جل شانہ بر اسرار خفیہ اطلاع دہند و بر تصرفات قدرت
 بخشند و بر واقعات ماضیہ و مستقبلہ اعلام فرمایند باید کہ حتی الوسع در اخفاء آن ہا کوشد
 نہ آنکہ بفروشد۔ خوش گفت بزرگے چنانچہ فریضہ است بر پیغمبران اظہار معجزات ہم چنین
 فریضہ است بر اولیاء اللہ کتمان کرامات۔ و ہم بزرگے فرمودہ عقوبتہ الانبیاء جس الوحی
 و عقوبتہ الاولیاء اظہار الکرامات و عقوبتہ المؤمنین التقصیر فی الطاعات۔ و مناسب این
 حال بزرگے غزل فرمودہ :-

غزل

تا ہر تو دیدیم ز ذرات گذشتیم
 از جملہ صفات از پیے آن ات گذشتیم

در خلوت تاریک یا ضلالت کشیدیم
 دیدیم کہ اینہا ہمہ خوب است و خیال
 در واقعہ از سبع سموات گذشتیم
 مردانہ ازین خواب و خیالات گذشتیم
 چوں ما ز ستر کشف و کرامات گذشتیم
 خوش پاش کزین جملہ کمالات گذشتیم
 این ہا بحقیقت ہمہ آفات طریقند
 ما از طلب دوست ز آفات گذشتیم

ما از پیک نور کے کہ بود مشرق انوار

از مغرب او کو کب مشکات گذشتیم

حضرت خواجہ باقی باللہ فرمودہ کہ بمتوجہان الی اللہ کشف گوی بیچ در کار میست۔ طاعت
 خدا را اعتقاد درست و رعایت احکام شرعیہ و اخلاص تمام و توجہ دوام بجناب حق سبحانہ و تعالیٰ
 بزرگ ترین دولت است پس روندہ این راہ را باید کہ آنچه در راہ نہ نماید در آفاق و انفس مشہود
 و مکشوف گردد ہمہ داخل دائرہ ماسوی اندکند لافقی باید نمود و او تعالیٰ شانہ را ناوری حیضہ و ہم
 و خیال باید جست۔ و اکابران نقشبندیہ برواقعات و کشفیات و خرق عادات اعتباری نہ ہادہ
 اند۔ لہذا دوام حضور را دولت کبکے دانستہ اند۔ ازینجا است کہ سیان ماسوی در حق ایشان دایمی
 است۔ شیخ یحییٰ منیری قدس سرہ فرمودہ کہ در عالم ثبت پرستی بسیار است و ثبت عارفان کرامت
 است۔ اگر با کرامت آرام پذیرند محبوب شوند و اگر از کرامت تبری کنند و او را مقصود نہ انداصل
 شوند زیرا کہ صحت ولایت متحقق است بشرط اعراض از غیر دوست۔ پس ہر سالکے کہ بکرامت
 اقبال کرد و این معنی مقرر قوم است کہ ولایت با اعراض از دوست و اقبال با غیر ہرگز جمع نہ شود
 من شغلک عن اللہ فهو صنمک۔ چون خلقت آدمی از خاک است باید کہ تابع اصل باشد و
 غرور و خود بینی نکند و فخر و علویہ بزرگان گذشتہ نسازد بلکہ طریقہ عجز و نیاز و شکستگی و خاکساری از
 دست نہ ہند و خود را از ہمہ عالم کمتر و بدتر دانند و ہمیشہ خائف و ترسان و لرزاں باشند
 و توفیق سعادت دائم از جناب حضرت احدیہ در خواہند بود تا بوسیلہ خاکساری و ذریعہ انکساری
 قبول درگاہ الہی گردند و در سے از در ہائے سعادت کشایند چہ در میان بندہ و خدا بیچ رہے نزدیک تر
 از راہ عجز و نیاز نیست و بیچ حجابے محکم تر از خود بینی نیست۔ حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران شاہ
 نقشبند قدس سرہ فرمودہ اگر ولی در بستان در آید و از ہر برگے آواز بر آید یا ولی اللہ۔ باید کہ ظاہر و
 باطن اورا باک صد بیچ التفاتے نباشد بلکہ ہر لحظہ و لمحہ سعی او در بندگی و تضرع زیادہ تر گردد۔ و در

مکتوبات قدسی آیات محبوب سبحانی مجدد و منور الف ثانی از جلد اول آورده است در مکتوب
دو صد و بیست و دویم بنواحد محمد اشرف کابلی صدور یافته۔ بزرگے فرمودہ است کہ فرید صادق
آن است کہ مدت بیست سال کاتب دست چپ او چیزے نیاید کہ بنویسد و این فقیر
پُر تقصیر بذوق و وجدان در حق خود یابم کہ کاتب دست راست معلوم نیست کہ در بیست
سال حسنہ بیاید کہ در صحیفہ عمل ہائے من نویسد۔ خدا دانا است جل سلطانہ کہ این سخن
بتکلف نمی گویم و ایضاً بذوق مے یابم کہ کافر فرنگ از من بمراتب بہتر است۔ و اگر چہست
آن بپرستند از جواب عاجز نیم۔ و ایضاً بطریق ذوق خود را غرق گناہاں مے دانم و حسنائے کہ
بعمل مے آیند کاتب دست چپ خود را بکتابت نمودن آن سزاوار مے دانم۔ و کاتب دست
چپ من ہمیشہ در کار راست و کاتب دست راست من معطل و بے کار و صحیفہ دست
راست را خالی و سفید مے دانم و صحیفہ دست چپ را پر و سیاہ مے بنیم۔ امید جزا و تعالیٰ
ندارم و دستاویز غیر آمرزش او تعالیٰ نہ۔ دعائے اللہم مغفرتک اوسع من ذنوبی و
رحمتک ارحی عندی من عملی موافق حال من است عجائب کار و بار است فیوض و اردات
را قوت دہندہ این کوتاہ بینی مے نمایم و این عیب بینی را قوت مے دہم بجائے عجب منقصت
مے افزاید و در جائے بلند نمودن راہ بتواضع و فروتنی مے کشایم و در آن واحد ہم بکمالات لایت
مشرف و ہم بعیب متصف ہر چند بالاتر مے روم پایاں تر خود را می بنیم بلکہ ہماں بالاتر رفتن سبب
پایاں تر دیدہ شدہ است ظرفا۔ آن را قبول و باوردار ندیانہ و اگر سر آن را معلوم کنند شاید
باوردارند۔ سوال، وجود احد المتناہین سبب وجود متنافی دیگر چہر باشد۔ جواب۔ استحال
جمع متنافین بشرط اتحاد محل است و در ما نحن فیہ متعدد است۔ بالاروندہ لطائف امر است
از انسان کامل۔ و فرود آئندہ از عالم خلق او لطائف عالم امر ہر چند بالاتر روند بے مناسبتہ
تر مے گردند بعالم خلق۔ و ہماں بے مناسبتہ سبب پایاں تر آمدن عالم خلق باشد۔ و عالم خلق
ہر چند فروتر مے آید سالک را بے حلاوت تر مے سازد و دیدن عیبہا را زیادہ تر مے گرداند۔ از اینجا
است کہ منتہیاں ہر جوع آرزوئے آن لذت و حلاوت دارند کہ در ابتدائے ایشاں میسر شدہ
بود و در انتہا از دست رفتہ و بے مزگی بجائے آن نشستہ و ہم ازیں جا است کہ کافر فرنگ را

کہ یعنی از نفس خود کہ از اختلاط لطائف عالم امر علیحدہ مانده باشد بخلاف کافر فرنگ کہ نفس او مختلط
لطائف باشد فافہم۔ صرہ عطا محمد عفی عنہ

عارف از خود بہتر می داند برائے آنکہ در ہر کافر و نافرمانیتے ہست بود اسطے امتزاج عالم امر او با عالم خلق
 او در عارف این امتزاج بر طرف شدہ عالم خلق تنہا کہ انا عارف بروے می افتد جدا مانده است
 کہ سر اسریر از ظلمت و کدورت است و ہر چند لطائف عالم امر فرودے آیند با عالم خلق اختلاط
 ندارند و آمیزشے پیدا نمی کنند چنانکہ در ایجاب مکتوبے اشارہ کردیم و مکتوبے کہ بدست اخوی خواجہ محمد طاہر
 فرستادہ بود رسید۔ حصول و اشگی کہ مبنی بر مناسبت تامہ است در زمان غیبت از نعمت
 ہائے بزرگ شمرند و تا موانع بر طرف شوند اکتفا بقرب قلوب نمایند و با وجود این قربت
 خواہش قرب ابدان را از دست ندهند کہ تمامی نعمت مربوط باین قرب است اویس
 قرنی با وجود قرب قلبی چنداں قرب ابدان نہ داشت بادلنی آل جماعت کہ قرب ابدان داشتند
 نرسد لہذا نفقہ کردن کوہ طلائے او بمذہب شعیرا ایشاں کہ نفقہ کنند نرسد و برابر می نکند فلا تعدل
 بالصحبة شیئا کائنا ما کان۔

بدانکہ اے برادر علامت ولی مدعی اجمالا بیان می نمایم تا فرق ولی مدعی ولایت نیک
 میرین شود۔ علامت ولی آن است کہ اولاً بر اعتقاد اہل سنت و جماعت معتقد راسخ باشد
 و از اعتقاد جمیع فرق اہل قبلہ چنانچہ شیعہ دو ہابسیہ و رافضیہ وغیرہ منبری باشد و بروایات
 شاذہ اوشاں عمل نساورد۔ وثانیاً بروفق کتب فقہیہ و مذہب حنفیہ یعنی حضرت نعمان
 بن ثابت کہ امام المفسرین و المحدثین و رئیس ائمۃ المجتہدین بودہ عامل باشد۔ سجدیکہ در بیچ
 فرض از فرائض و واجب و سنت و استحباب و مندوب فتویے و قصویے نرود چہ اگر آرا اشگی
 ظاہر و سلیکہ جزئیہ آرا اشگی باطن است۔ ثالثاً مقامات عشرہ صوفیہ علیہم الرحمۃ چنانچہ توبہ
 و انابتہ و زہد و ورع و صبر و شکر و توکل و تسلیم و رضا اجمالا یا تفصیلاً حاصل نمودہ باشد و
 ایضاً صحبت اورا اثرے و تاثیرے باشد کہ محبت دنیا و اہل دنیا بر دل ہم نشینان او سرد
 شود و غفلت از ہم صحبتان و سے بر طرف گردد و ہماں ولی مذکور خود را از جمیع مخلوقات کم تر
 و بد تر داند۔ نہ آنکہ شنائے خود بر زبان خود کند و با خلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ از تواضع و علم
 و تحمل و بردباری و موت و فتوت و سخاوت و تازہ روی و نیک خلقی و راستی و عجز نیاز و
 کم آزاری و پرمیزگاری از حرام و مشتبہ و مکروہ موصوف باشد۔ الغرض باتیان تمامی اعمال
 خیر آراستہ باشد و در جمیع امور با خلاق مسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم متخلق بود پس صحبت این
 چندین شخص نعمتے است عظمی و دولتے است کبکے۔ و اگر کسی خود را در مسند شیخی و مرشدی

گرفته باشد و عمل نہ بروفق سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم است و بحلیہ شریعت غراحتی نیست
 و از غیبت و دروغ و سوگند خوردن بخلاف از اخلاق ذمیرہ اجتناب نورزد ز نہار الف نہا
 از صحبت او دور باش بلکہ در آن شہر مباش مبادا بمروایام بدو میلانے پدید آید و خلل در کارخانہ
 عظیم اندازد کہ اقتداء را نشاید او دزدیست پنہاں و دام شیطان نہادہ است پس ہر چند
 کہ ازوے انواع خوارق عادات بینی و ازوے کشفیات و اسرار است یابی قرآن من صحبتہ اکثر ماتفر
 من الاسد ۵

چوں بے ابلیس آدم روئے هست پس بہر دستے نباید داد دست
 دست ناقص دست شیطانست دیو زانکہ اندر دام تکلیف است و ریو
 و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحبہ اجمعین ۱۲

مکتوب بیستم ایضاً بنام بلامیر اعظما صاحب موصوف الصد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - انا بعد قال سلام المسنون ودعوات
 ترقيات المشجون من الفقير الحقير دوست محمد المشهور بالحاجي كان اللله عوضا عن كل شئ على
 اخي الشريف بلامير واعظ صاحب سلمه اللله تعالى -

ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قريين بحمد الله سبحانه فالمستول من الله
 سلامتكم وعافيتكم واستقامتكم على الشريعة المصطفوية على صاحبها الصلوة
 والسلام -

فاعلم يا اخي ان لاهل المجاهدة والمجاسبة واولى العزم عشر خصال جربوها
 لانفسهم فان اقاموها واحكموها باذن الله تعالى وصلوا الى المنازل الشريفة -
 فاولها ان لا يحلف العبد بالله عز وجل صادقا ولا كاذبا عامدا ولا ساهيا لانه
 اذا احكم ذلك من نفسه وعوق لسانه رفعه ذلك الى ان يترك الحلف ساهيا و
 عامدا فاذا اعتاد ذلك فتح الله له بابا من امور يعرف منفعته ذلك في قلبه زيادة
 في رتبته ورفعه في درجته وقواه في عزمه وفي بصره والثناء عند الاخوان كرامته
 عند الجيران حتى ياتوه من يعرفه ويهابه من يراه -

ثانيها ان يجتنب الكذب هازلاً وجاداً لانه اذا فعل ذلك واحكمه من نفسه واعتاد لسانه شرح الله به صدره وصفابه عمله حتى كانه لا يعرف الكذب فاذا سمعه من غيره عاب ذلك عليه وعيبر به في نفسه ودعاه بزوال ذلك فكان له ثواب ذلك -

والثالثة، ان يحذر ان يعد احداً شيئاً ويخلفه اياه وهو يقدر عليه الا من عن ريبين او لا يقطع العدة البتة فانه اقوى لامره واقصد لطريقته لان الخلف من الكذب فاذا فعل ذلك فتح له باب السخاء ودرجته الحياء واعطى مودة في الصادقين ورفعة عند الله عز وجل -

والرابعة، يجتنب ان يلعن شيئاً من الخلق او يؤذي ذرة فما فوقها لانها من اخلاق الابرار والصادقين وله عاقبة حسنة في حفظ الله في الدنيا مع ما يدخره له عندك من الدرجات ويستنقذه من مصارع الهلكة وسلمه من الخلق ويرزقه رحمة للعباد والقرب منه عز وجل -

والخامسة، ان يجتنب ان يدعو على احد من الخلق وان ظلمه فلا يقطعه بلسانه ولا يكافيه بفعاله ويحتمل ذلك لله تبارك وتعالى ولا يكافيه بقول ولا بفعل فان هذه الخصال ترفع صاحبها في الدرجات العلى اذا تادب بها ينال بها منزلة شريفة في الدنيا والاخرة والحب والمودة في قلوب الخلق اجمعين من قريب وبعيد اجابة الدعوة والعلو في الخير وتوقير في قلوب المؤمنين

والسادسة - ان لا يقطع الشهادة على احد من اهل القبلة بشرك ولا كفر ولا نفاق فانه اقرب للرحمة واعلا في الدرجة وهي تمام الايمان وابتعد من الدخول في علم الله سبحانه وتعالى وابتعد من مقت الله واقرب الى رضا الله ورحمته فانه باب شريف كريم على الله يورث العبد الرحمة للخلق اجمعين -

والسابعة - ان يجتنب من اتباع النظر والنظر والهمة الى شئ من المعاصي ظاهراً وباطناً ويكف عنها جوارحه فان ذلك من اسرع الاعمال ثواباً في القلب والجوارح في عاجل الدنيا ويدر الله له من خير الآخرة فنسأل الله تعالى ان يمن علينا اجمعين بالعمل بهذه الخصال وان يخرج شهواتنا من قلوبنا -

والثامنة، ان لا يجعل له على احد من الخلق منتهى من نية صغيرة او كبيرة بل يرفع من نية عن الخلق اجمعين مما احتاج اليه واستغنى عنها فان ذلك تمام غيرة العابدين وشرف للمتقين وبه يقوى على الامر بالمعروف والنهي عن المنكر ويكون الخلق عنده اجمعين بمنزلة واحدة في الحق سواء فاذا كان كذلك نقله الله تعالى الى الغنى واليقين والثقة به عز وجل ولا يرفع احداً بهواه ويكون الناس عنده في الحق سواء ويقطع بان هذا الباب عز المؤمنين وشرف المتقين وهو اقرب باب الاخلاص -

والتاسعة - ينبغي له ان يقطع طمعه من الادميين جميعاً لا يطمع نفسه من شئ مما في ايديهم فانه العز الاكبر والغناء الخالص والملك العظيم والفخر الجليل والتوكل الشافي الصحيح وهو باب من ابواب الثقة بالله عز وجل وهو باب من ابواب الزهد وبه ينال الوبر ويكمل نسكه وهو من علامات المنقطعين الى الله تبارك وتعالى

الخصلة العاشرة، التواضع لانه يشدّ محل العابد وتعلو درجته ويستكمل العز والرفعة عند الله وعند الخلق ويقدر على ما يريد من امر الدنيا والآخرة فهذه الخصلة اصل الطاعات كلها وفرعها وكما لها وبها يدرك العبد منازل الصالحين الراضين من الله عز وجل في السراء والضراء وهي كمال التقوى والتواضع وهو ان لا يليق العبد احداً من الناس الا وراى له الفضل عليه ويقول عسى ان يكون عند الله خيراً مني وارفع درجته فان كان صغيراً قال هذا لم يعص الله وانا قد عصيت فلا شك انه خير مني وان كان كبيراً قال هذا عبد الله قبلي وان كان عالماً قال هذا اعطى ما لم ابلغ ونال ما لم ازل وعلو ما جهلت وان كان جاهلاً قال هذا اعصى الله بجهل وانا عصيته بعلم ولا ادري بم يختم لي وان كان كافراً قال لا ادري عسى ان يسلم هذا فيختم له بخير العمل وعسى ان اكفر انا فيختم لي بشر العمل وهذا باب الشفقة والوصل واول ما يصحب واخر ما يبقى على العباد فاذا كان العبد كذلك سلمه الله تعالى من الغوائل وبلغ به منازل النصيحة لله عز وجل وكان من اصفياء الرحمن واجبابه وكان من اعداء ابليس لعنه الله عدو الله وهو باب الرحمة ومع

ذلك يكون قد قطع طريق الكبر وحبال العجب ورفض العلو وجانب درجته التعزز
 لنفسه في الدين والدنيا والآخرة وهو فتح العبادة وغاية شرف العابدين وقيام
 الناسكين فلا شيء افضل منه ومع ذلك يقطع لسانه عن ذكر العالمين فلا يتم له عمل
 الاباء ويخرج الغل والبغى والكبر من قلبه في جميع احواله وكان لسانه في السر العلانية
 واحداً ومشيئة في السر والعلانية واحدة وكلامه كذلك والخلق عند في النصيحة
 بمنزلة واحدة ولا يكون من الناصحين وهو بين كراحداً من خلق الله عز وجل بسوء
 ويعتبره او يفعل او يحب ان يذكر احد عند بسوء او يرتاح قلبه ان يذكر احد عند
 بسوء وهذا آفة العابدين وعطب النساك وهلاك الزاهدين الا من اعانه الله
 عز وجل على حفظ لسانه وقلبه برحمته - فاعلم يا اخي ذكر في الاحياء قد اتفق العلماء
 والحكماء ان لا طريق الى سعادة الآخرة الا ان ينهى النفس عن الهوى ومخالفة الشهوات
 فالإيمان بهذا واجب وذكر في موضع اخر من كتابه كل من كان اوفر عقلاً واعلى
 منصباً كان اقل اعجاباً واعظم اهتماماً لنفسه واشد الناس حماقة اقوام اعتقاداً
 في عقل نفسه وانثقب الناس عقلاً اشدهم اهتماماً لنفسه فالطائفة الصوفية
 احسن الناس ظنوناً برهيم وهم اسوء الناس ظنوناً بانفسهم واشد هم اضراراً بها
 لا يرونها اهلاً لشيء من خير دينياً ولا دنيوياً - ونقل من الحارث المحاسبى صفة
 العبودية ان لا ترى لنفسك ملكاً وتعدك انك لا تملك لنفسك ضرراً ولا نفعاً و
 قال سلطان العارفين بايزيد بسطامى رحمة الله عليه المعرفة ان تعرف ان
 حركات الخلق وسكناتهم بالله تعالى فيجب الاحتراز عن عين التهمة فبما رأيت
 احداً يسوء الظن بالناس طالباً لعيوبهم فاعلم انه خبث بالباطن وان فيك خبثه
 يترشح منها وانما يرى في غيره من حيث صفة نفسه وان العارف الكامل خائف
 على نفسه في كل لحظة ولحظة وعلى ايمانه وعمله ونسبته بصير يعيوب نفسه
 لا يتوجه الى عيوب الناس بل يتوجه الى عبادة الله تعالى في كل وقت وحين حتى
 لا يفرغ من العبادة ظاهراً وباطناً الى الموت هذا احوال كل المشايخ من اهل السنة
 والجماعة من اى مذهب كان حنفياً او مالكيّاً او شافعيّاً او حنبليّاً من اى طريقة كان
 نقشبندياً او قادريّاً او چشتياً او سهروردياً او كبروياً او مدارياً او قلندياً او شطارياً

وغير ذلك الحمد لله اولاً و آخر اظاهراً و باطناً. و صلى الله على خير خلقه محمد و على اله
اصحابه اجمعين ۱۲

مکتوب بیست و یکم بجانب پیر سنگیر خود حضرت شاه احمد سعید
صاحب مجدی ہلوی ثم المدرنی رحمت اللہ علیہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى

اما بعد۔ عرضداشت کمترین بندگان و کہترین نیازمندان روئے سیاه بدفعال بے عمل
و بے کردار فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ له عوضاً عن کل شیء بجناب
خادم ذی الجود و الاحترام ذات قدسی صفات معدن اسرار الہی مخزن انوار نامتناہی ہادی
گمراہان بوادی غوایت جامی عاکفان ماوی ہدایت غوث زماں قطب دوران ساقی شراب
اذواق الہی فائض انوار حضور و آگاہی زبدۃ العارفین عمدة الواصلین وارث الانبیاء والمرسلین
المستغنی عن توصیف الواصفین ۵

لا یدرک الواصف المظری خصائصہ

وان ینک سابقاً فی کل ما و صفاً

حضرتیم صاحب و الامناقب و قبلتنا و وسیلتنا الی اللہ تعالیٰ المجید حضرت شاہ
احمد سعید صاحب قلبی و روحی فداه لازالت شمس فیوضہ ساطعہ و قمر برکاتہ طالعہ علینا
و علی جمیع المسترشدین الی یوم الدین۔ بعد از ترسیل تحف سلام کہ سنت سنیتہ نبویہ
الانام است علیہ و علی آله الصلوٰۃ و السلام بصد عجز و نیاز و انکسار کہ شیوہ غلامان خاص
خاکساران است بلب ادب آنکہ سرفراز نامہ عنبر شامہ حضور پرنور مخدوم زادہ سعادت
و سادہ جامع کمالات ظاہریہ و حالات باطنیہ حمیدہ خصال نیکوسیر حضرت حافظ مولوی محمد
مظہر صاحب قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم متضمن بہ دریافت احوال این غلام و سایر خادمان
آں ذات ملکی صفات کہ بشرف اجازت رسیدہ بہ ترتیب طریقہ علیہ مجتہد بہ قدس اللہ تعالیٰ
اسرار ہا ایہا مشتغل اند کہ بحال کرم نوشتہ ارسال داشتہ اند در روز تہیاً اسباب بطرف خراسان
رسید فرحت بخشید ۵

بوسیدم بر مردک دیدہ نہادم
 بندہ را از اظہار این اسرار بسبب عدم لیاقت خود اگر چه سراسر ننگ و عار است لیکن
 بتحدیث نعمۃ اللہ تعالیٰ سبحانہ بحکم آیت شریفہ **وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ** کہ بوسیله
 آثار فیوضات قلب و سینہ مبارک آل حضرت قلبی و روحی فدایہ کہ بایں کمینہ خادمان ،
 رسیدہ و اظہار شکر نعمت آل حضرت والا و امتثال فرمان واجب الاجابت صاحبزادہ
 عالی شان سرمایہ سعادت ابدی خود دانستہ بیان چیزے از احوال خویش و سائر غلامان
 آل فیاض جہاں فقیر سفیر و ارض می نماید آنچه از احوال بد فعال پر سیدہ بودند این است
 کہ از اول و ہلہ کہ از آل حضرت مرخص گردیدہ آدم مرا از انسانیت کشیدہ بحیوانیت آوردند
 میان خود و حیوانات دیگر فرق نمی کردم۔ چند مدت ہم ہمیں قرار خود را مثل سایر حیوانات
 می دیدم بعد از آن از حیوانیت بہ نباتیت آوردند پس خود را مثل گیاہات و نباتات دیدم۔
 چند مدت ہم ہمیں حال و منوال بودم۔ بعد از آن از نباتیت بجمادیت آوردند خود را مثل جماد
 و سنگ و اربے حس و حرکت می دیدم الحال جماد ہمیں شے لاشے محض و معدوم صرف خود
 را می بینم محیی و ممیت و مرید و علیم و سمیع و بصیر و محرک و متکلم ہمہ اوسبحانہ است از وجود خود
 و یاسوی نامے و نشانے نمی یابم در دل نہ حرکت ذکر ماندہ و نہ حرارتے و نہ ہمتے و نہ توجہ خود
 بخود است ۔

عشق آمد و بچوں خون شد اندر گد پست
 تاساخت مرا تھی پُرساخت دوست
 اجزاء وجود من ہمہ دوست گرفت
 نامے است بر من باقی ہمہ دوست
 الحمد للہ الحال این قدرے دانم کہ بہ برکت توجہ آل حضرت با سلام حقیقی مشرف شد ام
 دور معیت و اقرابت و محبت و غیر ذلک من المقامات العالیۃ الحمد لہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار
 اہا لیہا لحاظ نتوانم کرد مگر بہ تکلف و در مراقبہ لاتعین لحاظ کردن نہایت خویش می آید۔ اما در
 حلقہ از برکت توجہ حضرت من قلبی و روحی فدایہ تاثیرات و فیوضات نہایت بے حساب
 و بے شمار است ۔

بے لطف تو من قرار نتوانم کرد
 احسان ترا شمار نتوانم کرد
 گر بر تن من شود زباں ہر موی
 یک شکر ترا از ہزار نتوانم کرد
 و ذکر احوال بعضے یاران این است :-

(۱) سیادت و نجابت دستگاہ حقائق و معارف آگاہ سید حیدر شاہ صاحب
از پورندگان است۔ عالم جلیل القدر در سہ فرین از فنون مہارت تمام دارد۔ چند سال کسب
طریقہ از فقیر نموده شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم ذکر بہ طالبان و تدریس علم ظاہری اشتغال
دارند ۱۲

(۲) ملا سمور آخوندزادہ۔ فاضل کامل از سہ علم بہرہ تمام دارد نزد فقیر آمدہ کسب
طریقہ نموده اجازت یافتہ چند کساں را القاء ذکر نموده دریں روز با خبر وفات او در دامن
رسیدہ اناللہ وانا الیہ راجعون در عالم طرفہ مرد بود کہ یک گوسفند کلاں بگلہ پاچہ و
بمقدار آن نان مے خورد و بعد از آن چند سیر انگور و دیگر میوہ جات نکل می نمودہ سیر نمی شد
معہذا بوضو عشاء نماز فجر مے خواند۔ برائے امتحان نزد فقیر آمد کہ اگر مرا باندک چیز سیر کنانید
داخل طریقہ شوم و اللہ استہ استخوان بزرگالہ خورد و سہ نان باریک در یک پیش او دیک
کس دیگری کہ ہمراہ او بودہ نہادم، از طعام چیزے باقی بودہ کہ سیر شدند۔ بہیں سبب داخل
طریقہ شد ۱۲

(۳) مولوی ملا میر باز آخوندزادہ پسر ملا سمور مذکور عالم کامل است در اول
و ملہ نزد فقیر آمدہ بیعت در طریقہ علیہ مجددیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرار اہالیہا کرد مرد ناسواری بودہ
از ناسوارش منع کرد ممتنع نشد۔ بعد از سہ روز بدل خود از طریقہ دست بردار شدہ خفیہ
بگریخت۔ بجز دور و درخانہ خود اور اجذبات و واردات و تجلیات در گرفت۔ سال آیندہ
نزد فقیر بمبہ کتب خانہ برائے سکونت و وزیدن و کسب طریقہ نمودن آمد و از کردہ خود پشیمان
شدہ توبہ نمودہ مدت سہ سال تا ولایت علیا کسب نموده اجازت یافتہ خانقاہ در
ملک خود کہ مشہور بپگر است بنا کردہ بسیار مردمان و طالبان بہ نزد او برائے کسب طریقہ
آمدہ فیض ہلے برزند۔ یک دو کس را اجازت طریقت ہم دادہ اند کہ از آنہا ہم مردمان بہ نفع
مے رسند ۱۲

(۴) خان آخوندزادہ کہ بچوالی غزنی سکونت دارند، از دو جائے کسب طریقہ نموده
اجازت از ہر دو یافتہ چون کمال در خود نمی یافت رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نمود بعد از چند مدت
شرف اجازت یافت بہ تکمیل طالبان حق جل شانہ مشغول است ۱۲

مے در یک سخت باریک تر نانے کہ در علاقہ دامان در شریہ استعمال مے کنند ۱۲ عطا محمد

(۵) مولوی محمد جانان آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از ساکنان مرفہ است ولد قاضی ملا یار محمد آخوندزادہ کہ از خانوادہ کلان است جامع علوم متداولہ در علم تصوف بے نظیر است اخذ طریقت کردہ با جازت مشرف شدہ بحمد اللہ سبحانہ و بھمن برکات حضرات عالم بسیار از دستور کردیدہ صاحب کشف و ادراک و احوال عجیبہ ہست و فقیرا در بارہ او محبت کثیر و اورا نیز ارادت و مودت بے شمار است۔

(۶) مولوی محمد گل آخوندزادہ صاحب کہ از آباء و اجداد صاحب کمال است۔ برائے تحصیل نسبت در ملک قندھار پس فقرا گردش بسیار کردہ روزی بر مزار جد بزرگوار خود کہ اسم شریفش ملا شاہ آخوندزادہ است و از مریدان میاں عمر چوکنی والا است رحمہ اللہ تعالیٰ آمدہ بخواب دید کہ جدا مجدش اشارہ بہ فقیر کرد و نزد ایں فقیر آمدہ التماس طریقت نمودہ چون قلاوہ قضا در گردن خود از طرف میر عالم خاں کہ حاکم کلاں حدود خراسان است انداختہ بود فقیر ابا آورد داخل طریقت ساخت و شرط کردم کہ اگر منصب قضا و ملاکت را واگذاری داخل طریقت کنم۔ بخان مذکورہ رفتہ جواب صاف دادہ پیش فقیر باز آمد داخل طریقت کردم بعد از چند سال اجازت یافتہ مریدان گرفتن گرفت۔

(۷) ملا دوران آخوندزادہ فقیہ کہ از ساکنان عنڈان است اول بخدمت محمد سعید آخوندزادہ صاحب رفتہ کسب طریقت کردہ باز بہ رخصت پیر خود بطرف ایں فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود کسب طریقت کرد اجازت یافتہ بہ افادہ مردمان اشتغال دارد۔

(۸) ملا راز محمد آخوندزادہ صاحب قندھاری برائے کسب طریقت بر عالم بسیار گردیدہ از ہندستان و دکن و خراسان و دیگر اطراف چون منفعت نیافتہ ہر دست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ حالات عجیبہ و تاثیرات غریبہ اورا حاصل گردید اجازت یافتہ مرخص بجانب بلخ گردید در آنجا چند روز اقامت نمودہ چون تسکین نیافت روانہ بہ بخارا شدند آن جا ہم تسکین نیافتند متوجہ بلدہ شریفہ سمرقند شدند آن جا تریج طریقت نمودند قبولیت تمام در مردم خاص و عام یافتند زاید تارک دنیا معرض عما سوا بودیاریا باشا بخارا برائے امتحان صلاح و تقوی او آدمان خفیہ فرستادہ چون بصلاح و تقوی او واقف گردید الحاح ملاقات نمود با جابہ نرفت برائے خرچ فقرا ماہیانہ عرض نمود قبولش نہ کردند

گفتند کہ من از برائے دنیا نیامده ام محض برسے ترویج دین متین فرستاده حضرت مرشد خود
آمده ام۔ بعد از چند سال باز نزد فقیر آمده چند روز توقف کرده بطرف سمرقند مخص
شدند۔ در اثناء راه نزدیک غزنی بجوار رحمت حق جل و علا پیوست۔ غفر اللہ
تعالیٰ له ۛ

(۹) حاجی ملا شہباز آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان قریہ ابرہ است
کہ قریب غزنی است عالم جید بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت
نمودہ مشرف باجازت گردید چند مردم را القاء انوار ذکر نمودہ بجوار رحمت الہی پیوست۔
غفر اللہ تعالیٰ له ۛ

(۱۰) ملا مراد خاں آخوندزادہ صاحب کہ از ساکنان تریج کہ از حد خراسان
است در علم فقہ ہارتے وارد چند سال کسب طریقت از حضرت میان سلیمان صاحب
قدس سرہ کردہ چون فائدہ باطنی در خود ندید رجوع بہ فقیر آورد بیعت و کسب طریقت نمود
اثار تمام پیدا کرد و اجازت یافتہ مردمان طالبان از دستفید اند ۛ

(۱۱) ملا اسلام آخوند صاحب کا کہ طفقہ کہ از ساکنان اطراف خراسان است
بر دست فقیر بیعت نمودہ بعد از کسب طریقت اجازت یافتہ مردمان را تعلیم ذکر مے نمایند۔ سلمہ
اللہ تعالیٰ

(۱۲) مولوی محمد عادل صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان ثریوب است
از علماء پنج صاحب تصانیف اند باین فقیر بیعت کردہ ابتداء آمدن او شان بریں وجہ بود
کہ نزد فقیر با چند سال آمدہ بعد از مر حبا و ملاقات پرسیدم کہ از کجا آمدی گفتند از طرف
ثریوب۔ گفتم از برائے چه آمدید۔ گفتند از برائے مذکرہ و مباحثہ کردن بشما آمدہ ایم گفتم مباحثہ
در چه مسئلہ است۔ گفتند مباحثہ درین است کہ شما میدان خود روانہ بطرف ثریوب کردہ
و آن مردمان علم ندارند و این جائز نیست۔ گفتم ایا علم شرط طریقت است۔ گفتند بلہ۔
شرط طریقت است۔ گفتم نے علم شرط اعمال است نہ شرط فیوضات ربانی و ولایت۔ گفتند
نہ بجز علم روانہ است۔ گفتم حضرت آدم علیہ السلام از کہ علم کسب کردہ و حضرت ابراہیم
علیہ السلام و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت پیغمبر ماجیب اکرم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیمات از کہ علم آموختہ۔ گفتند از خدائے تعالیٰ آموختہ اند۔ گفتم آن خداوند تعالیٰ کہ الان

محاکمان است چنانکہ بایں بزرگواران علیہم السلام علم عطا فرمودہ الحال ہم قادر است کہ اتباع
ایشان را نیز از نزد خود علم عطا فرماید بغیر تدریس و تعلم کتب از بشر بعد از ان چند بزرگان
اہل کمال کہ بے تحصیل علوم ظاہریہ بکمال ولایت رسیدہ ذکر کردم مثل حضرت خواجہ اوس
قرنی و حضرت ابوسعید سندی و حضرت خواجہ احرار قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم از کہ تعلیم کردہ
اند شیخ احمد نامقی و شیخ برکہ و دیگر شیوخ را قدس اللہ تعالیٰ اسرار ہم ذکر کردم کہ بغیر علم ظاہری
ایشان بکمال درجہ ولایت رسیدہ اند دریں باب گفتگوئے بسیار شد از اشراق تا نماز
ظہر در طریق لاسلم شستہ بودند آخر الامر گفتم اے کارہ محکم ہش کمر بستہ کن کہ اگر مرا الزام
کردی خانقاہ خود ویران کردہ تلمیذی شامے کم و اگر شاملازم شدی دست بستہ پیش
من استادہ خواہی شد۔ بجز گفتن این سخن حاش دگر گوی شد و جوش دریا طنش افتاد
ز بانش در سخن کردن و تلفظ نمودن غلطیدن گرفت چنانچہ لفظ قلب را کلب مے گفت۔
بعدہ گفت من برائے بیعت آمدہ ام و ایں گفتگوئے برائے امتحان کردم کہ شاماعلم ہستید
یا نہ۔ الحال کہ علم شام معلوم کردم مرا تلقین ذکر فرمایند فقیر گفت کہ من لائق این بیعت نگذاشت
باز ہمیں سخن بیعت و امتحان مکرر کرد آخر الامر چارہ ندیم داخل طریقہ شریفہ کردم الحمد
علیٰ ذلک ایں تصرف نعمت است کہ از سینہ مبارک حضرت صاحب قلبی روحی
فداہ بمن رسیدہ است۔ بعدہ چند سال کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت
یافتہ مردمان ہزار ہارا نورانی ساختہ صاحب حالات بلند و مقامات ارزمند است
ثبتہ اللہ تعالیٰ

(۱۳) ملا کاکی صاحب پیوندہ از زمان خوردگی از مخلصان بودہ و بیعت بر
دست فقیر نمودہ صاحب حالات عجیبہ و کشفیات غریبہ بودہ بلکہ کشف عیانی داشت
اں چنان احوال قوی داشت کہ در بیان نمے آید مے گفت کہ در ہر مقام ہر اجنا ب سید
عالم صلی اللہ علیہ وسلم نشان مے دہند و ہر گاہ کہ مراقبہ مے نشست خود را بہ مجلس شریف
اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر مے یافت تا حقیقت کعبہ رسیدہ شرف اجازت
یافتہ آخر الامر شہادت نوشید بہ حظیر قدس آرا مید۔ نور اللہ تعالیٰ
مرقدہ

(۱۴) ملا میاں خاں آخوند پیوندہ بدست فقیر بیعت نمودہ کسب طریقت

کرده شرف اجازت یافته بخوار رحمت الہی پیوست طاب اللہ تعالیٰ ثراه صاحب کرامات بود زبان مرغان می فهمید بلکه احجار و اشجار و دیگر چیز از حمدات باوشاں سخنان می کردند از نود سال عمر او گذشت۔ رحمت اللہ تعالیٰ علیہ۔

(۱۵) ملا اعظم پیونده سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بر دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت کرده حالات قویہ دارد و استغراق بروچنان غالب کہ بعد از صلوة عشاء تا نماز فجر در یک مراقبہ شسته می ماند ادراک صحیح و کشف احوال قلوب می دارد اجازت از فقیر یافته باذکار و مراقبات مشغول است چند کساں را با نوار ذکر منور گردانیدہ (۱۶) حاجی ملا باز محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بختیار ارغسانی بہ بسیار مشایخ گردیدہ از ہر یک کسب نموده آخر ہر یک تکمیل سلوک رجوع بہ فقیر آورده بیعت نموده کسب طریقت کردہ عالم عامل کثیر العمر کہ از نود سال گذشتہ باشد اجازت یافته بگفتن ذکر بطالبان حق مشغول است سبب عناد مشایخ ذاکریان باین فقیر بحسب ظاہر اوست و مولوی محمد جاناں آخوندزادہ و مولوی محمد گل آخوندزادہ کہ در صدر مذکور اند۔

(۱۷) ملا خان محمد آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ جید اول از خلیفہ کہ از مشایخ ذاکریان بودہ اخذ طریقہ کردہ چون بر تاثیرات و قوت نیافتہ رجوع بہ فقیر آورد بیعت نموده و کسب طریقت کردہ مجاز شدہ القاء فیوض بقلوب مردمان می نماید۔

(۱۸) ملا مہربان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بہ فقیر آمدہ بیعت نموده و کسب طریقت نموده شرف اجازت یافت با شاعت طریقہ حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ بانسراہم اشتغال دارد۔

(۱۹) ملا غازی آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است از ابتداء داخل طریقہ فقیر است کمالات بسیار دارد مجاز شدہ بخانقاہ فقیر کہ در شریک است سکونت داشته باذکار و مراقبات اشتغال دادہ۔

(۲۰) ملا دین محمد آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم فاضل از ساکنان خراسان بیعت بر دست فقیر کردہ چند سال کسب طریقت نموده اجازت یافته باذکار و مراقبات

تعلیم علوم ظاہری اشتغال دارد ۛ

(۲۱) ملا الیاس آخوند سلمہ اللہ تعالیٰ بہاء موصدہ عالم عامل بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات مشغول اند ۛ

(۲۲) ملا پیر محمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ سر جانی بیعت باین فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت یافتہ چند کساں را ذکر حق جل شانہ آموختہ باذکار و افکار و تدریس علم نقہ اشتغال دارد ۛ

(۲۳) ملا میر احمد آخوند فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ از ساکنان خراسان است بیعت بردست فقیر و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس علم خود اشتغال دارد۔

(۲۴) ملا سید موسی سلمہ اللہ تعالیٰ از سادات کرام پیشین است بیعت بردست فقیر کرد و چند سال کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد نہایت محب فقیر است صاحب ادواق و مواجید و انجذاب۔

(۲۵) ملا خیر اللہ آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از غنڈان است ہر در کلاں ملا امام اللہ صاحب کہ در آخوند کوں خواہد شد عالم فاضل بیعت کردہ کسب نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد۔

(۲۶) ملا سیف اللہ آخوند صاحب فقیہ غنڈان سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت کرد و کسب نمود شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد۔

(۲۷) ملا محمد سعید آخوند صاحب فقیہ خراسانی سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بردست فقیر کرد و چند سال کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد۔

(۲۸) ملا حاجی محمد یوسف صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بیعت بردست فقیر کرد و کسب طریقت نمود اجازت یافتہ باذکار و مراقبات اشتغال دارد۔

(۲۹) ملا محمد امیر آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ فقیہ خراسانی بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت یافتہ باذکار و افکار مشتغل است۔

(۳۰) ملا شیر محمد آخوند ترمکی بیعت باین فقیر کردہ کسب طریقت نموده اجازت یافتہ بالقارہ انوار ذکر بطالبان حق جل شانہ اشتغال دارد۔

(۳۱) عثمان غنیؓ خود زاوہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از فقہاء زمانہ مرویگانہ
بود نہایت محب فقیر بودہ و متقی و متوہع در ولایت خراسان و حدود دمان علم فقہ از و
بغایت انتشار یافته و فقہائے بسیار از و برخاستہ بیعت بردست فقیر کردہ بود و
کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند مردمان را تعلیم ذکر کردہ اکثر بتدریس علم فقہ اشتغال
مے داشتند امسال ۱۲۳۰ بحکم کل نفس ذائقۃ الموت بجوار رحمت الہی آرا امید طاب اللہ
تعالیٰ شراہ ۵

(۳۲) ملا سید نور خود صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عالم متقی متوہع چهارده سال
شب در روز بسفر و حضر حاضر الوقت فقیر است اخلاص تمام بہ فقیر مے دارد بردست بندہ
بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ شب در روز با ذکر و افکار
سرشارند ۵

(۳۳) میاں محمد رسول صاحب پیوندہ سلمہ اللہ تعالیٰ از قدیم بیعت بردست
فقیر کردہ قدر بیست سال شدہ کہ نزد فقیر مے گذارد و آثار و انوار و برکات و فیوضات
بسیار دارد و صاحب کشف صحیح و ادراک قوی است اجازت یافتہ با ذکر و افکار و خدمات
فقیر اشتغال دارد ۵

(۳۴) ملا عبد الجبار خود صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ از زمان خوردگی بیعت بردست
فقیر کردہ کسب طریقت نمود شرف اجازت یافتہ با ذکر و افکار و خدمات فقیر
چهار دہم سال است کہ مشغول است او صلہ اللہ تعالیٰ الی غایۃ نایمناہ ۵

(۳۵) ملا ظہیر الدین فقیہ ژوبی سلمہ اللہ تعالیٰ بردست فقیر بیعت کردہ کسب
طریقت نمود اجازت یافتہ بجوار رحمت حق جل شانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۵

(۳۶) ملا سید محمد ژوبی بیعت بہ فقیر کردہ کسب طریقت نمودہ شرف
اجازت یافتہ چند کسان را رنگین نمودہ بجوار رحمت حق سبحانہ پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۵

(۳۷) ملا ہیبت خود زاوہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کسب طریقت متقی
کبیر السن او شان و ملا امیر ملک از قوم شیرانی نزد فقیر آمدہ بردوست کردہ تا سہ روز ہمہ
حرکت قلبی و قوف نیافتند بعد ازاں مخص کردم وقتہ کہ بخانہ خود رسیدند ملا ہیبت مجذب
شدہ آہ و نعرہ مے کرد حتی کہ نماز گذاردن نمی توانست آن وقت کہ فقیر عزم بطرف خراسان

جمع اہل خانہ خود و قافلہ اہل خیام کوچ کردہ و رواں شدہ بہ کوہ کیغری رسید ہر دو ایساں بہ استقبال آمدند و ملاہیبت صاحب منجذب بود کہ نماز گزار دن نئے توانست فقیر گفت شما عالم ہستید نماز آرام و طمانیت بگزارید و حرکت مکنید گفت بے اختیار این حالت از من وقوع مے یابد ملا میرزا کور کہ رفیق ایساں بود چوں حال ایساں را معائنہ کرد گریہ و زاری نمود کہ ما ہر دو یک جا بخدمت آمدہ بودیم او صاحب احوال تو یہ گردید و مرا بیسچ حال نیست زاری و مبالغہ و الحاح نمود کہ توجہ فرمایند حق تعالیٰ از نزد خود مرا این چنین احوال عطا فرماید بلکہ بسبب جہل خود گفت اگر مرا بہ پیری بگیری کہ مرا حرکت حاصل شود و منجذب شوم فقیر را قہر آمدہ گفت خداوند تعالیٰ ترا و فرزندان و اہل خانہ شمارا بہ پیری بگیرد الحمد للہ قربان حضرت شوم بپرکت حضرت اکثر اہل کوہ کیغری و فرزندان و اہل خانہ ملا میرزا ہمہ منجذب و صاحب احوال شدند۔

قربان حضرت شوم ہر گاہ کہ ہر مردمان قہر مے کنم منجذب مے شوند نئے دانم کہ بسبب چیست۔ فی الجملہ ملاہیبت چند سال کسب طریقت کردہ اجازت یافتہ ہزار ہا مردم را تعلیم طریقت نمودہ و ہزار ہا دزدان بہ برکت حضرات بردست او از دزدی توبہ کردہ (۳۸) ملا ہانی کیغری فقیہ سلمہ اللہ تعالیٰ، از خلیفہ ملا تیمرخان آخوند کسب کردہ بعد از انتقال او بردست فقیر بیعت کرد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ چند کسان ذکر حق تعالیٰ آموختہ۔

(۳۹) ملا ولی محمد فقیہ آخوند صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ مرد کثیر البرکت کبیر اسن چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان سنگھری رحمہ اللہ کسب طریقت کردہ آخر بکاتبہ برخصت او شاں نزد فقیر آمدہ بیعت بردست فقیر نمود و کسب طریقت کردہ جذبات و واردات بسیار دارد و اجازت یافتہ بالقار ذکر بطالبان حق جل و علا مشغول است۔

(۴۰) ملا قطار فقیہ صاحب کیغری سلمہ اللہ تعالیٰ از اباہ و اجداد خا فوادہ اند چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقت نمودہ بعدہ نزد فقیر آمد کسب طریقت نمودہ اجازت یافتہ با شاعت طریقت شریفہ اشتغال دارد۔

معنی لفظ اشتراست بمعنی صرع الجن ۱۲

بخواب دیدہ بود کہ از سینہ فقیر شعلہ بے دود مانند شمع افروخته است و مردمان از ہر طرف
فتیہا از روشن مے کنند باشارہ جد بزرگوار فتیلہ تافتنہ روشن کرد چوں از خواب بیدار شد
توجہ بہ فقیر آورد ۛ

(۴۱) مولوی معزالدین کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ تعالیٰ از علماء جدید جامع

معقول و المنقول چند سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ
آخر بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت و کسب طریقہ نمودہ شرف اجازت یافتہ بہ تعلیم علوم و
اذکار و افکار و القاء انوار بطالبان حق سبحانہ و تعالیٰ اشتغال دارد ۛ

(۴۲) قاضی میاں عبدالغفار صاحب آخوندزادہ کہوئی استرانبہ والہ سلمہ اللہ

تعالیٰ بیعت بردست فقیر کردہ کسب طریقہ نمودہ اجازت یافتہ باذکار و افکار و تدریس فقہ
اشتغال دارد ۛ

(۴۳) میاں عبدالغفار آخوندزادہ چودہواں والہ اباہ و اجداد صاحب کمال بودند

چند سال نزد فقیر محمد رضا صاحب پیوندہ کہ بہ ڈیرہ اسمعیل خاں نزول آوردند کسب طریقت
نمودہ بودند و اجازت یافتہ بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمودہ کسب طریقت کردہ اجازت
یافتہ چند کساں را تعلیم ذکر کردہ بجوار رحمت الہی پیوست غفر اللہ تعالیٰ لہ ۛ

(۴۴) میاں غلام محمد صاحب چودہواں والہ سلمہ اللہ تعالیٰ بہرہ سال بخدمت

حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ و دو از دہ سال بخدمت عبدالوہاب
صاحب پدیر میاں عبدالغفار مرحوم چودہواں والہ کسب کردہ چوں در خود کمال ندید بہ فقیر رجوع
آوردہ بیعت نمود با نوار و آثار رنگین شدہ صاحب کشف و ادراک است اجازت یافتہ چند
کس را تلقین ذکر کردہ باذکار و افکار اشتغال دارد ۛ

(۴۵) مولوی عبدالرحیم آخوندزادہ صاحب مرحوم ساکن در اہن از علماء متبحر بودہ

در علم فقہ و اصول ضرب المثل و بے نظیر استاذ اکل حدود دمان و پیوندگان مے گفت اگر
کتب متداولہ فقہ بشویند انشاء اللہ تعالیٰ از نظر القلب خود باز مے نویسم نہایت مرد
قیم و مودب با آداب طریقت بود بیعت بردست فقیر کردہ چند سال کسب طریقہ شریفہ
نمودہ باحوال غریبہ و عجیبہ رسیدہ کشف و ادراک صحیح داشت ہر مقام را با تفصیل ادراک می
کرد بعد از دخول طریقہ شریفہ حالت سابقہ را کاکفر می دید بعد از اجازت عن قریب بخاطر قدس

آرامید طالب اللہ تعالیٰ مرقدہ ❖

(۲۶۶) میاں عبد الغفار آخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ برادر خورد عبد الرحیم آخوندزادہ مرحوم در علم فقہ و اصول باشند برادر خود است و در علم میراث یگانہ زمانہ است۔ بیعت بردست فقیر نموده کسب طریقہ کردہ اجازت یافتہ بہ تعلیم علم فقہ و اذکار و افکار مشغول است۔

(۲۶۷) میاں ملا عثمان آخوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ فقیہ ساکن لونی اکثر امور فقیر از تدریس و امامت نماز و کتابت مکاتیب باطراف و بعضی امور دیگر منوط باوست بردست فقیر بیعت نموده کسب طریقہ کردہ تا کمالات رسالت رسیدہ نہایت ارادت مند و محب فقیر است شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار و امور مذکورہ اشتغال دارد ❖

(۲۶۸) مولوی شیر محمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ گلپچی والہ پنج سال بخدمت مولوی صاحب والامناقب حضرت مولوی غلام محی الدین قصوری قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم کسب طریقہ نموده بعد از آن پنج سال بخدمت حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب کردہ از نسبت بزرگان قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم در خود ندید بہ فقیر رجوع آورد بیعت نمود کسب طریقہ چند سال تا حقیقت کعبہ کردہ شرف اجازت یافتہ با شاعت طریقہ علیہ در قسریہ واسو کہ از قرآن چناب است جائے بنا ساختہ اشتغال دارد و شرف صحبت حضرت مایا رسال مشرف شدہ بود ❖

(۲۶۹) مولوی غلام حسن صاحب حسن اللہ تعالیٰ حالہ و اعمالہ ڈیرہ سمعیل خان والہ از علماء جید جامع المعقول و المنقول متقی و متورع چند سال بخدمت والا حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری قدس سرہ کسب طریقہ نمودہ چون جہل نسبت عدم دریافت آن از زمان خوردگی پرو غالب بودہ و اطلاع باحوال خویش نہ داشت حتی کہ حرکت قلب و حرارت آن نمی پذیرا شدند رجوع بہ فقیر آوردہ طلب دخول طریقہ نمود در جواب بمولوی محدث گفتہ شد کہ در حلقہ ما پیشین کہ طریقہ واحد است و پیر شہا ہماں مولوی صاحب اند فقیر در حق شہا توجہ می کند بعد از آن الحاح بسیار کردہ داخل طریقہ کردہ شد بعد از چند روز بر حرکت قلبی و حرارت اطلاع یافت بعد از آن در ہر سال بقدر یک دو ماہ نزد فقیر سکونت پذیر

می باشند۔ پارسال کہ از خدمت سامی بنده رخصت شده بود ببلدہ تصور گذر واقع شد
 بزیاارت حضرت مولوی غلام محی الدین صاحب قدس سرہ مشرف شد حضرت صاحب
 موصوف سفارش مولوی غلام حسن صاحب نموده گفتند کہ برو جہل نسبت نہایت غالب
 است تو جہات قاہرہ در حق او شان بند ول دارند کہ خداوند تعالیٰ جہل اورا بعلم مبدل گرداند
 فقیر در جواب گفت کہ مرار تہ این چنین تو جہات نیست مگر بفرمودن شامحتی المقدور در حق
 او شان ان شاء اللہ تعالیٰ تو جہات کردہ خواهد شد۔ وقتے کہ فقیر بجائے خود رسیدہ
 مکتوب شریف خود فرستادند نوشتہ بودند کہ مولوی غلام حسن را تو جہات قاہرہ فرمایند۔ الحال
 بیکت تو جہات حضرت ماقبلی و روحی فداه جہل اورا بعلم مبدل گردید۔ الحمد للہ علی ذلک۔ بخوی از
 فنا حاصل کردہ کہ تعبیر از نفس خود بانامی تواند کرد شرف اجازت یافتہ باذکار و مراقبات تدریس
 اشتغال دارد ۴

(۵۰) مولوی رحیم بخش صاحب ہر صومی اجمیری سلمہ اللہ تعالیٰ بہ بسیار مشلخ
 روزگار بہند و سندی و پنجاب ملاقی شدہ زیارت و صحبت نمودہ و از شیخ احمد عرب صاحب
 مدنی الافندی الجوخدار ثم الانصار قدس سرہ در طریقہ قادریہ و حشتیہ اجازت یافتہ و چند کساں را
 داخل طریقہ ہم کردہ از قضاار الہی در نوکری انگریز بکار نوشت و خواندہ ہماہیانہ مبلغ سی روپیہ مدت
 شش سال مبتلا بود چون کمال در خود نیافت از تلاش فقر خود را فارغ نمے گذاشت۔ درین
 اشارہ خداوند تعالیٰ بدل از میل این طرف انداخت در طریقہ شریفہ نقشبندیہ مجددیہ بردست
 فقیر بیعت نمودہ تلقین ذکر اسم الہی عز اسمہ گرفت۔ عون اللہ سبحانہ بکرمۃ حبیبہ صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم و برکات حضرات قدسنا اللہ تعالیٰ با سرار ہم الاقدس شامل حالش شد از نوکری
 بے زار گردید انگریز الحاج نمود حتی کہ مبلغ پنجاہ روپیہ مشاہرہ مے داد قبول نکرد نوکری را و گذشت
 بکسب طریقت اشتغال دارند انوار و آثار و واردات و تجلیات و ادراک صحیح و فیوضات و
 برکات بسیار اورا دست دادہ شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است و تا حال برائے
 تمیم تکمیل سلوک نزد فقیر متوقف است ۴

(۵۱) میاں عبداللہ واسووالہ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از قراہ چیناب است چند مرت
 کسب طریقت بخدمت پیر سید محمد صاحب حیلنی قدس سرہ نمودہ بعد از انتقال سید صاحب
 رجوع بہ فقیر آوردہ بردست فقیر بیعت نمود کسب طریقت کردہ شرف اجازت یافتہ باذکار و

مراقبات مشغول است :

(۵۲) فقیر میاں عالم خاں صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ ساکن حدود گھاٹ بہر دست فقیر بیعت نموده شرف اجازت یافتہ باذکار و افکار خود سرگرم اند :

(۵۳) مولوی میر واعظ صاحب ساکن دوڑ سلمہ اللہ تعالیٰ کہ از متعلقات بنوں است فاضل کامل عالم عامل جامع المعقول والمنقول متقی و متورع بہر دست فقیر بیعت نموده کسب طریقت تا کمالات رسالت کردہ بانوار و اسرار ہر مقام ملون شدہ و بحالات عجیبہ رسیدہ اجازت یافتہ مردم صہ ہارا بانوار ذکر منور گردانیدہ :

(۵۴) شیخ النسیان ساکن قریہ کھل از ابار و اجداد اہل کمال اند اول اخذ طریقہ از حاجی صاحب کہ معروف بمامون بودند کردہ بعد از وفات اوشاں رجوع بہ فقیر آوردہ بیعت نموده اجازت یافتہ باذکار و افکار مشغول است :

(۵۵) ملا امان اللہ خوند صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ - اول اخذ طریقہ شریف از حضرت مولوی محمد جان قدس سرہ کردہ و بعد از ان حضرت خواجہ سلیمان صاحب قدس سرہ کسب طریقہ نموده چون کمال نسبت بزرگواران در خود مشاہدہ نہ کردہ بہ فقیر رجوع آوردہ بیعت نمود اجازت یافتہ ۔

و ابتداء آمدن او این چنین است کہ بمعہ کاغذ سفارشی فضیلت نشان ملا فیض محمد نیازی کہ مشہور بملا پان محمد است و از خلفاء اہل حضرت است نزد فقیر آوردہ التماس طریقہ نمود قبول نکردم ۔ بار دیگر ملا غازی نام کہ از آشنایان او بود نزد فقیر سکونت پذیر بود شفیع کردہ آورد ۔ ملا مذکور گفت کہ ای آشنائی من است و مراد صالح است اورا تلقین ذکر کنند لطیفہ قلب اورا نشان دادہ مبرخص کردم ۔ چون فقیر ثانیاً بار بخراسان رسید ملا امان اللہ باز آمدہ نزد فقیر متوقف گردید ۔ در ایام کہ وقت فتنہ و محاربہ باعدار دین بود خیال کردم کہ مبادا دریں جنگ شہید شوم باید کہ امانتے کہ از حضرات بہار سیہ بکسے اہل استعداد سپارم ۔ پس ملا غازی مذکور کہ در آں زمان نزد فقیر موجود بود باو سپردہ اجازت دادم ۔ ملا امان اللہ چون بریں مقدمہ وقوف یافت آں ہم در پئے طلب اجازت شد قبول نیفتاد گفتم کہ شمارا کہ ساوک ناتمام کردہ اجازت چگونہ مے دہم و بزجر بلیغ منع کردم چند روز بریں گذشتند و تئیکہ مردم افغانان ارادہ شب خون بر مخالف دین خود مے کردند وقت عصر بود کہ لجام اسپ

فقیر بزرگرفتہ مضبوط گرفتہ گفت کہ مرا اجازت بدہید ابا آوردم۔ گفت اگر شما شہید شوید من چہم
محتاج مشائخ دیگرے شوم نگذارم۔ اگر اسپراتا زبانیہ می زوم نمی گذاشت و اگر برکاب می
زوم مضبوط گرفتہ دست بردارنے شد و اگر رخا عنان اسپے کر دم ہم نمے گذاشت
آخر مرا تہ آمد گفتم اجازت است بگذارم۔ باز نگذاشت گفت در ہر چہار طریقہ مرا اجازت بدہید
گفتم شما احمق ہستی ہم نگذاشت آخر باز بقہر گفتم در ہر چہار طریقہ اجازت است۔ مطلب آنکہ
ازوجان خود خلاص کنم چون از مقدمہ جنگ فارغ شدہ بجائے خود رسیدیم اورا بہ طریق
نصیحت گفتم آن چہ شدنی بود در باب اجازت شد الحال شمار لازم کہ کمر بستہ شب
در روز در سائل طریقہ حضرات ماستتعال دارید۔ بعد از چند سال مرخص بطرف بہرات شدند
حق تعالی جل شانہ از نزد فضل خود بادیاد تو جہات حضرت ماقبلی و روحی فدایہ آن چنان تاثیرات
قویہ با دار زانی فرمود کہ در اول روز کوہستان از نواحی غوری صدکس ربقہ ارادت در گردن
انداختہ داخل طریقہ شدند و جذبات قویہ و حالات جلیتہ اوشان را دست داد تا حال
بفضل ایزد متعال در عروج و ترقی است حق سبحانہ اورا بانوار واسرار و مواجید فیوضات
و برکات بئین پیران کبار منور گردانیدہ مرد باکمال و محستہ احوال اشاعت طریقہ می نماید
چنانچہ ہزار ہا مردم را رنگین ساختہ و بسیار کساں را اجازت دادہ کہ سلیزہ کس ازاں معلوم
این فقیر است تا حال در اں حدود شرف درود دارند و مردماں را فیوض و برکات می رسانند۔ نام
ہائے خلفائی ایشاں این است :-

اول ملایسین صاحب۔ در روزہ دزدیے باشند کہ از ملک فراہ است صاحب
کرامات و خوارق عادات است۔ یکے از کرامات او این است کہ بیک ملا آمدہ برو
زبان طعن کشاد کہ شرط ارشاد کثرت علم است و تو چندان علم نداری۔ او گفت عطائے
الہی و برکت او در کار است از علم رمی چیز نمے کشاید فضل باید۔ اں ملا گفت کہ شما چہ برکت
دارید۔ در اں جا بچہ نوزادہ چہل روزہ بود۔ ملایسین صاحب گفت کہ اگر ایں بچہ نوزادہ زبان
خود را بند کر الہی جریان مے کند برکت من معلوم مے کنی۔ گفت بلے۔ باں بچہ کہ در گوارہ بود ،
اشارت کرد کہ بگو لا الہ الا اللہ اں بچہ بزبان فصیح گفت لا الہ الا اللہ ملازم شدہ
داخل طریقت شد۔

دویم سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ حافظ ملا عبد الخالق اخوند۔ در ولایت

آنہ سکونت دارد -

۱۔ سیوم، سیادت پناہ قاضی ملا رسول اخوندزادہ در ولایت صدہ استقامت دارد

۲۔ چہارم، غلام اخوند کہ در شہر ہرات سکونت می دارد۔

۳۔ پنجم، ملا عطا محمد اخوند در شہر ہرات مے باشد۔

۴۔ ششم، ملا ہماں اخوند در ولایت گلستان مے باشد۔

۵۔ ہفتم، ملا شہسوار اخوند عرب ساکن زند اور از حد و دقندھار۔

۶۔ ہشتم، ملا دین محمد اخوند در بکواس سکونت می دارد۔

۷۔ نہم، قاضی نور محمد صادق اخوند در قیصر می باشد۔

۸۔ دہم، ملا فیض محمد اخوند در فرہ مے باشد۔

۹۔ یازدہم، ملا محمد رسول در ساغری باشد۔

۱۰۔ دوازدہم، ملا الف اخوند در ولایت گور زنگ باشد۔

۱۱۔ سیزدہم، ملا جلال اخوند در خدمت اوشاں مے باشد۔ و این ہمہ سیزدہ تن ہجرت

خود دیدہ ام کہ ہر یک صاحب کمال و حالات قویہ دارند۔ این سیزدہ مردم در اول سالہا مجاز شدہ اند الحال کہ زمانہ بسیار گذشتہ خلفاء اوشاں بسیار لسمع مار سیدہ۔

ثانیاً معروض آں کہ در حلقہ این حلقہ بگوش در اول و پہلہ جذبات دآہ و نعرہ و بے تابی و

گریہا و خندہ و فہمہ و بے خودی و غیبت و استغراق مے بودند حتی کہ در بعض اوقات ہمہ

اہل حلقہ کہ گاہے پنجاہ و گاہے بصد کس رسیدہ بودند بے طاقتیہا مے کردند و بر ہم می افتادند

الحال آں احوال باں منوال نماندہ مگر دو کس را گاہے آں اضطرابات دست مے دہد گاہے

نہ۔ و بجائے آں حالات استغراق و محویت و حضور و آگاہی بحق تعالیٰ سبحانہ غالب می

باشد۔ بعضے مردماں را در حالت صلوة کیفیتے رو مے دہد کہ بجز گفتن تکبیر تحریمیہ در قیام

بیہوش شدہ استادہ مے باشند تا کہ وقت صلوة خارج شدہ مے رود و آں شخص بہماں

حالت باقی باشد باز بزین مے افتد مانند مردہ و کسے را این در رکوع دست مے دہد و

کسے در سجود و کسے را در شہد و بعضے را بعد از گذشتن وقت نماز و بعضے بعد از گذاردن نماز بانافہ

مے آیند و بعضے در حالت ذکر و بعضے در حالت مراقبہ و بعضے بغیر آں جسد و بدن خود را مانند خانہ

و یا مثل کوہِ کلاں سے بینند و بعضے ہمہ زمین را از حسد خود پُر سے یا بند و بعضے خود را چنان طول می بینند کہ گویا سر خود با آسمان سے ساینند بلکہ ازاں سے گذرانند و بعضے بجز وجود خود هیچ نئے بینند۔ و بعضے ہمہ را حق سے انکارند بلکہ ہمہ او است، سے دانند و بعضے آواز کلمہ انا الحق از ہر عضو و ہن مئے خود سے شنوند و بزبان گفتن نئے توانند و ایں حالات بعضے را تا مدت طولیہ و بعضے را تا مدت قلیلہ می ماند بعد ازاں منقطع می شود و حالات دیگر روم سے دہد و بعضے را کشوف ناسوتیہ بعضے را کشوف ملکوتیہ حاصل سے شود و بعضے را حالت جو عیہ چنان غلبہ سے نماید کہ بہ هیچ چیز سے سیر نئے شنوند بلکہ گویند کہ اگر بار اشتراکندم خام سے خورم سیر نئے شوم۔ قربان حضرت شوم ایں چه حالات است اطلاع فرمایند و در حلقہ مولوی میر باز صاحب و ملا دوران صاحب و مولوی محمد جاناں صاحب و ملا خان محمد صاحب و ملا امان اللہ صاحب و مولوی محمد عادل صاحب و مولوی میر واعظ و ملا ہیبت اخوند صاحب و مولوی شیر محمد صاحب ایں احوالات جذبات و آہ و نعرہ و ناله و اضطراب و استغراق و بے خودی و غیبت و محویت زیادہ از حد است کہ مشایخ ایں ولایت و علماء ایں دیار ندیدہ و شنیدہ اند از ایں جہت بہا بے نوایان و غریبان حسد و بغض و کینہ و عداوت می ورزند ہر ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ وایانا۔ اندک چیز سے از احوال خود و خلفاء و سائر مستر شدان آن حضرت نوشتہ شد و ایں ہمہ حالات و فیوضات و برکات کشفیات و کرامات از آن حضرت است قلبی و روحی فداہ سے

بے لطف تو من تہرا نتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زباں شود ہر موئے	یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد
او بجز نانی و باج سزائی نہ ایم	او دے بے ما و ما بے دے نہ ایم
نے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند	فے الحقیقت از دم نانی کند
نیاور دم از خانہ چیز سے نخست	تو دادی ہمہ چیز و من چیز تست

ایں بے عمل بے کردار و سیاہ چیز نیست کہ خود را در میان آرد۔ ثانیاً آن کہ اگر مسند امام المسلمین حضرت نعمان بن ثابت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مطبوع یا قلبی بدست آید برائے فقیر خریدہ مہربانی فرمودہ ارسال دارند تنگی وقت بسبب تہیاء و انگیزان و کثرت احوال حلقہ بگوشان کہ بہ ہن انقاس قدسی اساس نقد وقت ایشان است حوصلہ تفصیل نہ داشت مع آن کہ مخدوم زادہ ام صاحب در طلب جواب کرامت نامہ استعجال

فرموده اند۔ این لاشے را چون رزانت تقریر و متانت تحریر نیست هر جائے که خطائے رفتہ باشد بحسن الطائف کریمانه اصلاح فرمایند زیادہ حدادب۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ و صحبہ اجمعین ۛ

مکتوب بیست و دوم بنام ملا میر واعظ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، فالسلام المسنون و الدعاء المشحون۔ من الفقير الحقير لاشئ دوست في المعروف بالحاجي كان الله له عوضا عن كل شئ۔

على اخي الشريف العزيز ملا مير واعظ صاحب سلمه الله تعالى عن حوادث الزمان والنوائب ان احوال هذا المكان من كل الوجوه قرين بحمد الله سبحانه المستول من الله تعالى سلامتكم وعافيتكم وثباتكم على الشريعة والطريقة الحقيقية فانها فوق الكرامة ويرحم الله عبدا قال امينا۔

فاعلم يا اخي قد ظهرت وبدعت في هذه الزمان فرقة وهابية تسمى انفسها بالمحدثين وبسبب خبث الباطن وفساد العقيدة طال لسائها في ذم امامنا حضرة النعمان بن ثابت الكوفي امام المفسرين والمحدثين وانكرت من اجتهاد الائمة المجتهدين المتقدمين والمتأخرين وحصر المذاهب الاربعة وقد اتفق على حصرهم علماء السلف الصالحين فصار حصرهم ثابتا بانعقاد الاجماع وايتن بعون الله تعالى جل شانہ شتمت من مناقب الامام الموهوب ونبتة من دلائل حصر المذاهب الاربعة رغما للانف المخاصمين الطاغين في شان الائمة المجتهدين۔ فاقول يا الله التوفيق من الكتاب المستطاب المسند للامام الاعظم اعني حضرة النعمان بن ثابت الكوفي رحمة الله عليه المعروف في الآفاق بمسند الخوارزمي۔ الباب الاول في ذكر شئ من فضائل التي تفردها اجماعا فنقول وبالله التوفيق مناقبه وفضائله كالخصي لا تعد ولا تحصى ولا يمكن ان يستقصى لكن الفضائل التي تخص وتفردها ولم يشاركه اجماعا من بعدة احد فيها يمكن احصائها وضبطها في عشرة انواع۔

الأول، في الأخبار والآثار الروية في مدحه دون مدح من بعده -

الثاني في أنه ولد في زمان الصحابة والقرن الذي شهد له رسول الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية دون من بعده -

الثالث، في أنه روى عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم دون

من بعده -

الرابع، في تبرُّزه في عهد التابعين للفتوى دون من بعده -

الخامس، في أنه تلمذ واستفاد من اربعة آلاف من التابعين وغيرهم

دون من بعده -

السادس، في روايته عن الكبار من التابعين وعلماء المسلمين دون من بعده

السابع، في أنه اتفق له من الاصحاب العظماء المجتهدين ما لم يتفق لاحد

من بعده -

الثامن، في أنه اول من استنبط الاحكام واسس قواعد الاجتهاد وبالغ في

الاحكام دون من بعده -

التاسع، في أنه لم يقبل العطايا عن خلفاء البرايا بل افضل من كسبه على جماعة

الفقهاء دون من بعده -

العاشر في وفاته وشهادته بسبب تورعه عن الدنيا وجاهها دون من بعده

اما الاول، فقد اخبرني الصديق الكبير شرف الدين احمد بن مؤيد بن موفق بن

احمد المكي قال الشيخ الزاهد محمد بن اسحق السراجي الخوارزمي انا ابو حفص عمر بن احمد

الكراسي انا الامام ابو الفضل محمد بن حسن الناصبي حدثنا ابو القاسم بن طاهر البصرى

حدثنا ابو يوسف احمد بن محمد الواعظي رباط ابراهيم بن ادهم حدثنا ابو عبد الله

محمد بن نصر الوراق قال انا ابو عبد الله المأمون بن احمد بن خالد حدثنا ابو علي بن

احمد بن علي الحنفي حدثنا فضيل بن موسى السينائي عن محمد بن عمرو عن ابي سلمة

ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون

امتي من رجل يقال له ابو حنيفة هو سراج امتي يوم القيامة - وعن ابي سلمة عن

هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان في امتي رجلا وفي حديث

القصرى يكون فى امتى رجل اسمه نعمان وكُنيتُه ابو حنيفة هو سراج امتى هو سراج
 امتى هو سراج امتى. عن ابان بن ابى عياش عن انس بن مالك قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم سيأتى من بعدى رجل يقال له نعمان بن ثابت ويكنى ابا حنيفة
 ليحيى دين الله وسنتى على يده. عن نافع عن ابن عمر رضى الله تعالى عنه قال قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يظهر من بعدى رجل يعرف بابى حنيفة يحيى الله
 سنتى على يديه. عن عبد الله بن مغفل قال سمعت امير المؤمنين على بن ابى طالب
 رضى الله تعالى عنه يقول الا انبئكم برجل من كوفان من بلد تكوه هذه او من كوفتكم هذه
 يكنى بابى حنيفة قد ملئ قلبه علماً وحكماً وسيهلك به قوم فى آخر الزمان الغالب
 عليهم التنافر يقال لهم البنانية كما هلكت الرافضة بابى بكر وعمر رضى الله تعالى
 عنها. عن سعيد عن الضحاك عن ابن عباس رضى الله تعالى عنه قال يطلع بعد النبى
 صلى الله عليه وسلم بدر على جميع خراسان يكنى بابى حنيفة رضى الله تعالى عنه حدثنا
 الحسن بن اسمعيل بن الحسن عن ابى عبد الرحمن عن الزهارة قال شهدت حماداً وجماعة
 ابو حنيفة فقال له حماد يا ابا حنيفة انت نعمان بن ثابت الذى ذكر لنا ابراهيم قال سقا
 الله زمانا يكون فيه رجل يقال له نعمان يكنى بابى حنيفة يحيى احكام الله تعالى رسوله
 ويحرمى بعده ابد ما بقى الاسلام ولا يهلك من اتخذها وعمل بها فان انت لقبته فاقرأه
 منى السلام. عن كعب الاحبار قال انى لاجد اسامى العلماء واهل العلم مكتوبة بصفاهم
 وانسابهم اهل زمان ^{زمان} وانى لاجد اسم رجل يقال له نعمان بن ثابت يكنى ابا حنيفة و
 اجله شاناً عظيماً فى العلم والفقه والعبادة والحكمة والزهادة قد ساد اهل زمانه
 من اهل العلم فمن تبعه اهتدى وهو بداههم يعيش مغبوطاً ويموت شهيداً. عن
 عبد الله بن المبارك قال اخبرنى ابن لهيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فى كل قرن امتى سابقون وابو حنيفة سابق هذه الامة. قال سمعت الامام الشافعى
 يقول انى لا تبرك بابى حنيفة رحمه الله واجئ الى قبره فاسأل الله تعالى الحاجة
 عند قبره فما تبعه عنى حتى تنقضى والنشدنى الصديق الكبير شرف الدين احمد بن
 المؤيد المكي الخوارزمى قال النشدنى الصديق العلامة صدق الامم ابو المؤيد موفى احمد
 المكي لنفسه.

رسول الله قال سراج ديني
عند ابي عبد الصوابية في الفتاوى
سدى ديباج فتياها اجتهاد
وامتنى الهداة ابو حنيفة
لاحسن في شريعته خليفة
ولحسنتها من الرحمن خليفة

اما النوع الثاني، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده من ارباب
المذاهب انه ولد في زمن الصحابة على ما أنبأني الشيخ المعبر شيد الدين الى آخر
قال سمعت مزاحم بن داود بن علي بن ابي سعيد قال ولد ابو حنيفة سنة احدى و
ستين ومات سنة مائة وخمسين وهذا القول تفرد به الحسن الخلال فاما القول المشهور
انه ولد سنة ثمانين من الهجرة الى آخر الاسناد وعن ابي سعد قال سمعت الواقدي يقول
سمعت حماد بن ابي حنيفة يقول ولد ابي سنة ثمانين وهكذا اخرجها الحافظ ابو القاسم
طلحة بن محمد بن جعفر الصفاري في مسنده وقال اي ابو حنيفة توفي في ايامي عبد الله بن جعفر
بن ابي طالب و ابوامامة الباهلي وواثلة بن الاسقع وعمر بن حريث وعبد الله بن ابي اوفى
وجماعة من الصحابة يقول اضعف عباد الله محمد العربي الخوارزمي فثبت بهذا انه ولد في
زمن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو من اهل القرن الذي شهد له رسول
الله صلى الله عليه وسلم بالخيرية ووصفه بالعدالة فان اصحاب الحديث اختلفوا
فمنهم من جعل ابا حنيفة من القرن الثاني وقد اجمعوا ان ولادته كانت في القرن الاول
واجتهد في القرن الثاني انشدني صدق الامم ابو المؤيد الموفق بن احمد المكي الخوارزمي
لنفسه

عند مذهب نعيم خير المذاهب
تفقه في خير القرن مع التقى
كذا القصر الوضاح خير الكواكب
فمنه به لا شك خير المذاهب
واما النوع الثالث، من مناقبه وفضائله التي لم يشارك فيها من بعده انه روى
عن اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فان العلماء اتفقوا على ذلك ان اختلفوا
في عددهم منهم من قال اتم ستة رجال وامرأة ومنهم من قال خمسة وامرأة ومنهم من
قال سبعة وامرأة -

واما النوع الرابع، من مناقبه وفضائله التي تفرد بها ولم يشارك فيها من بعده انه
اجتهد وافتي في زمن التابعين رحمة الله تعالى عليهم اجمعين - وقال صاحب المختار

وشارحه الطحاوي والفقير ذرعي عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه سقاها علقه
وحصده ابراهيم المغني وداسه حماد وطحنه ابو حنيفة وعجنه ابو يوسف وخبزها محمد و
سائر الناس يأكلون من خبزهم وقد نظم بعضهم فقال هـ

الفقير ذرع ابن مسعود وعلقه حاصد ثم ابراهيم داس
نعمان طاحنه يعقوب عاجنه محمد خابز والاكل الناس

وقد ظهر علمه بتصانيفه كالجامعين والزيادات والنوادح حتى قيل انه صنف في
العلوم الدينية تسعمائة وتسعة وتسعين كتاباً ومن تلامذته الشافعي رضي الله تعالى
عنه وتزوج بامر الشافعي وفوض اليه كتبه وماله فصارت الشافعي فقيهاً ولقد انصف الشافعي
حيث قال من اراد الفقير فليلزم اصحاب ابي حنيفة فان المعاني قد تيسرت لهم والله
ما صرت فقيهاً الا بكتب محمد بن الحسن وقال اسمعيل بن ابي رجاء رأيت محمداً في المنام
فقلت ما فعل الله بك قال غفر لي قال لو اردت ان اعد بك ما جعلت هذا العلم
فيك فقلت له فابن ابو يوسف قال فوقنا بدجتين قلت فابو حنيفة قال هيهايت
ذاك في اعلى عليين وكيف وقد صلى الفجر بوضوء العشاء اربعين سنة وجر خمساو
خمسين حجة ورأى ربه في المنام مائة مرة ولها قصة مشهورة وفي الحجة الاخيرة استاذن
حجة الكعبة بالدخول ليلا فقام بين العسوقين على رجله اليمنى ووضع اليسرى على
ظهرها حتى ختم نصف القرآن ثم ركع وسجد ثم قام على رجله اليسرى ووضع اليمنى
على ظهرها حتى ختم القرآن فلما سلم بكى وناجى ربه ما عبدك هذا العبد الضعيف
حق عبادتك لكن عرفك حق معرفتك فهب نقصان خدامته لكامل معرفته فهتف
هاتف من جانب البيت يا ابا حنيفة قد عرفتنا حق المعرفة وقد خدمتنا فاحسنت
للخدمة وقد غفرت لك ولمن اتبعك فمن كان على من هبك الى يوم القيامة قيل ^{حنيفة} لا
يم بلغت ما بلغت قال ما بلغت بالا فادة وما استنكفت عن الاستفادة قال مسافر
بن كدام من جعل ابا حنيفة بينه وبين الله رجوت ان لا يخاف وقال فيه شعره
حسبي من الخيرات ما اعدت
دين النبي محمد خير الوري
يوم القيامة في رضي الرحمن
ثم اعتقادي من هب النعمان
وعنه عليه الصلوة والسلام ان آدم افتخر بي وانا افتخر برجل من امتي اسمه نعمان

وكنتها ابو حنيفة هو سراج امتي - وعنده عليه الصلوة والسلام ان سائر الانبياء يفتخرون
 بي وانا افتخر بابي حنيفة من احبه فقد احبني ومن ابغضه فقد ابغضني كذا في المقدمة
 شرح مقدمة ابي الليث وقال في الضياع المعنوي وقول ابن الجوزي انه موضوع
 تعصب لانه سري بطرق مختلفة - وسري الجرجاني في مناقبه بسند سهل بن عبد الله
 التستري انه قال لو كان في امته موسى وعيسى مثل ابي حنيفة لما هودوا ولما اتصروا
 ومناقبه اكثر من ان تحصى وصنف فيها سبط ابن الجوزي مجلدين كبيرين سماه الاثنصا
 لامام ائمة الامصار وصنف غيره اكثر من ذلك -

والحاصل ان ابا حنيفة نعمان من اعظم معجزات المصطفى بعد القرن حسبك
 من مناقبه اشتها رغبه ما قال قولا الا اخذ به امام من الائمة الاعلام وقد جعل
 الله للحكم اصحابه واتباعه من زمنه الى هذه الايام الى ان يحكم بمد هبه عيسى عليه
 الصلوة والسلام وهذا يدل على امر عظيم اختص به من بين سائر العلماء العظام كيف
 لا وهو كالصديق رضي الله عنه له اجرة واجرم دون الفقه والفقه فرغ احكامه
 على الاصول العظام الى يوم الحشر والقيام وقد اتبعه على مذ هبه كثير من الاولياء
 الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض في ميدان المشاهدة كابراهيم بن ادهم
 وشقيق البلخي ومعروف الكرخي وابي يزيد بسطامي وفضيل بن عياض وداود الطائي و
 ابي حامد اللغات وخلف بن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع بن الجراح وابي
 اللواتق وغيرهم من لا يحصى له عدة ان يستقصي فلو وجد وافية شبهة ما اتبعوه و
 لا اقتدوا به ولا وافقوه وقال الاستاذ ابو القاسم القشيري في رسالة مع صلابة في
 مذ هبه وتقدمه في هذه الطريقة سمعت الاستاذ ابا علي الدقاق يقول انا اخذت
 هذه الطريقة من ابي القاسم النصر ابادي قال ابو القاسم انا اخذتها من الشبلي و
 هو اخذها من السري السقطي وهو من معروف الكرخي وهو من داود الطائي وهو اخذ
 العلم والطريقة من ابي حنيفة وكل منهما اثني عليه واقرب فضله فعبالك يا اخي الم
 يكن اسوة حسنة في هؤلاء السادات لكبارا كانوا امتهمين في هذا الاقرار والافتخار
 وهم ائمة هذه الطريقة واسر باب الشريعة والحقيقة ومن بعدهم في هذا الامر فالهم
 تبع وكل من خالف ما اعتدوه سرود ومبتدع وبالجملة فليس ابو حنيفة في زهد ورعه

وعبادته وعلمه وفهه بمشاركته وما قال فيه ابن المبارك هـ

لقد زان البلاد ومن عليها
 بأحكام واثام وفقه
 فما في المشرقين له نظير
 فقام مشيراً سهر الليالي
 فمن كابي حنيفة في علاه
 رأيت العائبين لسفاهها
 وكيف يحل ان يؤذى فقيهه
 فقد قال ابن ادريس مقالة
 بان الناس في فقير عيال
 امام المسلمين ابو حنيفة
 كآيات الزبور على الصحيفة
 ولا في المغربين ولا بكوفه
 وصام نهارة لله حنيفة
 امام للخليفة والخليفة
 خلاف الحق مع حجج ضعيفه
 له في الارض آثار شريفه
 صحيح النقل في حكم لطيفه
 على فقه الامام ابي حنيفة

فلعنتم ربنا اعداء رمل

على من رد قول ابي حنيفة

وقد ثبت ان ثابتاً والدا الامام ادرك الامام علي بن ابي طالب فد عال ولذت ريته
 بالبركة وصح ان ابا حنيفة سمع الحديث من سبعة من الصحابة كما بسط في او اخر منية
 المفتي وادرك بالسنة نحو عشرين صحابياً كما بسط في اوائل الضياء وقد ذكر الامام العلامة
 شمس الدين محمد ابوالنصر ابن عرب شاه الانصاري الحنفي في منظومة الالفية المسماة
 بجواهر العقائد ودرر القلائد ثمانية من الصحابة ممن روى عنهم الامام الاعظم ابي
 حنيفة رحمة الله تعالى عليه عليهم اجمعين حيث قال هـ

معتقد اي فذهب عظيم الشان
 التابعي سابق الائمة
 جمعاً من اصحاب النبي ادركا
 طريقته ووضحته المنهاج
 وقد روى عن انس وجابر
 اعني ابا الطفيل ذا
 قد روى الامام وبنت عجرد
 ابي حنيفة المفتي النعمان
 بالعلم والدين سراج الامة
 اشهرهم قد اقتضى وسلوكا
 سالمة من الضلال الداجي
 وابي اوفى كذا عن عامر
 ابن واشله وعن ابن جزء
 هي التمام وتوفي ببغداد

بدانکہ اسے برادر کلمہ چند بنا بر حصر مذاہب اربعہ از کتاب مستطاب شرح سفر سعادتہ کہ از
 تصنیف شیخ عبدالحق محارث الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ رحمتہ واسعہ است مے نگارم تا دفع تشویش
 از دلہام مترددین دور گردد و صاحب کتاب مذکور منشأ اختلاف ائمہ و اسامی اوشاں با تفصیل
 تاریخ ولادت و انتقال و اسبقیت و لاحقیت ہر یک ازین چہار امامان مشہورہ بیان ساختہ
 اند بعد ازاں فرمودہ اند کہ ایں چہار تن از امامان دین و مقتدایان ملت اند کہ ضبط و ربط احادیث
 و اقوال صحابہ و سلف و تطبیق و توفیق میان انہا نمودہ و تفسیر و تاویل و بیان ناسخ و منسوخ کردہ
 و غایت بذل مجہود درین باب فرمودہ استنباط احکام بقیاس و اجتهاد از نصوص کتاب و
 سنت نمودند و غیر مجتہدان را جز تابع ایشان بودن چارہ و سبیلے نیست و مثلخ طریقت
 دبزرگان ایشان ہم بریں مذاہب بودند یا رب مگر انہائے کہ ایشان بجائے اجتهاد رسیدہ
 و موافق یا مخالف ایشان برائے خود اجتهاد مے نمودہ باشند و اللہ اعلم۔ و آنکہ گویند الصوفی
 لازمہ سب لہ نہ باین معنی است کہ اورا در دین مذہبے نیست و تابع مذاہب نہ و ہر چہ خاطرش
 خوش وارد و دلش بدان حکم کند ہم بدان عمل کند بلکہ توجہش چنانکہ گفتہ اند آنست کہ وے در بعضے
 مواضع از مذاہب آنچه در آن ورع و احتیاط بیشتر یا بد اختیار کند ہر مذہب کہ باشد و یا
 آنکہ ہر مذہب اہل حدیث کہ ہر چہ حدیث صحیح یا بد بدان عمل کند۔ محققان گویند کہ ایں نیز علی
 الاطلاق صحیح نہ بود تحقیق آن است کہ ہم از روایات مذہب خود کہ آن را اختیار کردہ اند و وجہ اقتدا
 ساختہ است روایتے اختیار کند کہ احوط بود یا موافق ظاہر حدیث صحیح باشد اگر چہ ظاہر
 روایت و مشہور از ان مذہب نہ بود و الا تفرق مذہب و تعدد وجہتہ موجب تفرق اعمال
 ظاہر گردد و از انجا سرایت بہ تفرق و عدم ضبط احوال باطن کند و فرمودہ اند کہ قبلہ توجہ یکے باید
 چہ امام شریعت و چہ شیخ طریقت تا بنا توحید محکم و قائم تحقیق راسخ گردد چہ تشعب و تفرق
 اصل موجب تشعب و تشتت فرع بود پس ضبط نفس باصل مرجوع الیہ فقہاء و اصولاً و
 تصوفاً لازم بود کذا ذکرہ بعض المحققین من فقہاء الصوفیۃ و آنچه در حدیث است کہ اِسْتَفْتِ
 قَلْبَكَ یعنی فتوے از دل خود طلب کن و ہر چہ فرماید و بد آنچه حکم کند بدان روایں در صورت
 تردد و تذبذب است یعنی آن جا کہ دلائل از قرآن و احادیث و اقوال علماء مختلف آیند و
 تعارض نماید و در دائرہ تخیر و تردد افگندہ حاکم درین صورت تخری قلب و ترجیح ادست تا از ان
 اقوال آنچه دل نشین او گردد اختیار کند و عمل نماید و آن نیز در مادہ قلب مطہر مرکزی منور بنور ایمان

و تقوی است که بنور فرست است که در جوهر ایمان ابداع نموده اند آنچه حق است در یابد آن شق
اختیار کند که خیر و صواب در آن بودند آنکه هر چه در دلش افتد هم بر آن عمل کند بدون رجوع بدلائل
شرعی که این سخن روئے بجانب الحاد و اباحت دارد و پائی لغزش جاہلان است بالجمله
مذہب حق و طرق وصول بمنزل مقصود و ابواب در آمد خانه دین این چهار است و سیر که راه
ازین راه با دوری ازین دریا اختیار نمود و براه دیگر رفتن عبث و یاده باشد و کارخانه عمل را
از ضبط و ربط بیرون افکندن و از راه مصلحت بیرون افتادن است و اگر قصد سلوک طریق
دویم و احتیاط دارد هم از مذہب واحد مختار روایتی که دلیلش احسن و قوی و فائده اش اعم
و اتم و احتیاط در آن اکثر و او فرمود اختیار کند و براه رخصت و مسالہ و حیلہ اندوزی برود این طریق
متاخران است و شک نیست که این طریق حکم تر و مضبوط تر است. و حجت این طائفه این
است که همه متمسک بکتاب و سنت اند و مقتدایان دین اند و دیگر تعیین و تخصیص را وجه
چه باشد و نص فَاَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ و اشاره حدیث
اصحابی كالنخوة فبايهم اقتديتم اهتديتم نیز هم برین است یعنی چیزے که شما
ندانید از اهل علم پرسید و از ایشان پیامورید. و فرموده اصحاب من هم چو ستارگان اند و همه
راه نمایندگان اند. و علماء دیگر در حکم ایشان دانید و این مذہب بظاہر بانصاف نزدیک تر
نماید و بفهم زودتر آید و لیکن قرارداد علماء و مصلحت دید ایشان در آخر زمان تعیین تخصیص مذہب
است و ضبط و ربط کا دین و دنیا هم و برین صورت بود از اول مخیر است هر کدام را اختیار نماید
صورت دارد و لکن بعد از اختیار یکی بجانب دیگر رفتن بے توہم سوئے ظن و تفرق و تشوب
در اعمال و احوال نخواهد بود قرارداد متاخرین علماء برین است و بہو المختار و فیہ الخیر. اما درین
روزگار پسین مجتہدین کہ در فقہ و حدیث و بدووع و عبادت مشہور و معروف بودند احادیث
و اقوال صحابہ را تتبع نموده و نسخ را از نسخ و صحیح را از سقیم جدا ساخته و تحقیق و تاویل آن فرموده
تطبیق و توفیق میان آن ہادادہ مذہبے قرار داده اند. عوام مسلمانان را بلکہ علماء را درین روزگار این
قوت و طاقت کجا است کہ این کار از دست ایشان آید. ایشان را غیر متابعت مجتہدین
کردن و در پیئے ایشان رفتن سبیلے نبود و چارہ نہ و العہدۃ علیہم این کار متقدین مجتہدین ایسر
بود و بحقیقت بے قیاس و اجتهاد کار از پس نمودن باخر دست باں زدن ضرورت افتاد
دلائل حجیت قیاس و وجوب عمل بدان در شرح خاتمہ کتاب معلوم گردد انشاء اللہ تعالیٰ. و حکم

مجتہد تحقیقت حکم کتاب و سنت است و لکن چون این حکم در آں جا پوشیده است و
صریح نہ پس مجتہدان دین و امامان راہ یقین آں حکم مکنونہ و مستورہ را بر منصفہ ظہور آورده و ایما
و اشارت را بہ تصریح مبدل ساخته جز اہم اللہ تعالیٰ عننا خیر الجزاء۔

وصل در اذہان بعضے مردم چنان در آمدہ کہ مذہب امام شافعی موافق حدیث است
و سلوک طریقہ اقتدار و اتباع در مذہب ایشان بیشتر است و مذہب ابو حنیفہ مبنی بر
رئے و اجتهاد است و مخالف احادیث۔ این سخن غلط محض است و جہل صریح۔ آخر نہ در
اجتهاد حفظ کتاب اللہ و حفظ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و معرفت اقوال سلف
شرط است و بے آں درست نیست۔ و چون قیاس و اجتهاد آں امام اعظم را عظیم الشان
اقدم و اسبق و مقدم و مسلم تمام امت است این گمان را مجال نبود مانا کہ سبب وقوع درین
در طہ آں بود کہ بعضے محدثین کہ در مذہب امام شافعی بودند در کتابہا کہ تصنیف کردند چنانچہ
مصانج و مانند آں دلائل مذہب خود را تتبع و تفحص نموده جمع کردند و در احادیث مذہب حنفی
بر اہ طعن و جرح رفتند و اینہا بے گوشہ تعصبی نخواہد بود و اکثر ایشان بابی حنیفہ بے گوشہ
تعصبی نباشند عفی اللہ عنہم۔ نظر در کتب حنیفہ کہ در دیار عرب مشہور است باید انداخت
تا تحقیقت حال منکشف گردد و درین مذہب مواہب الرحمن کتابے است شارح او
التزام کرده است کہ دلیل او از آیات قرآن و احادیث صحیحین بیارد کتاب ہدایہ در دیار ما
مشہور و معتبرترین کتابہا است نیز درین وہم انداختہ چہ مصنف نے در اکثر بنا کار بہر دلیل
معقول نہادہ و اگر حدیثے آورده نزد محدثین خالی از ضعف نہ غالباً اشتغال وقت آں استاذ
در علم حدیث کم تر بودہ است و لکن شرح شیخ ابن الہمام جزاہ اللہ خیر الجزاء تلافی آں نموده و
تحقیق کار فرمودہ است و گفتہ اند کہ نزدیے اے نزد امام ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہا
بود کہ احادیث مسوعہ خود را در اں ضبط کردہ و گفتہ اند کہ مشایخ او کہ از ایشان استماع حدیث
کرده و رائے جمع از صحابہ کہ از ایشان شنیدہ از تابعین سی صد کس بودند و آنہا کہ از یے روایت
مسندے کردہ اند پانصد کس اند و مجموع استاذان یے در علم چہار ہزار کس اند و جمعے آں را
بر ترتیب حروف تہجی جمع کردہ و چون احادیث کہ امام شافعی بدان اخذ کردہ و تمسک نموہ
است امام ابو حنیفہ بدان تمسک نہ نموده و اخذ نہ کردہ مردم گمان کردند کہ مذہب ابو مخالف
احادیث است و حالانکہ درین جا احادیث دیگر است صحیح و قوی تر است از آں کہ و یے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر اس تمسک نمودہ و بھت آں احادیث کہ متمسک امام شافعیؒ است
 ترک دادہ و اکثر متمسکات او در صحیحین است و این معنی تفصیل بیان کردہ اند و اثبات نمودہ
 اند۔ و فی الحقیقت مذہب حنفی جامع معقول و منقول است و مانا کہ در اغلب اوقات و
 احوال عادت کریمہ آن امام آن بودہ کہ در تفہیم و تبیین مذہب خود بھت رعایت طبع عامہ
 خلق کہ مجہول اند بر تطابق معقول و منقول و تائید نقل بعقل اقتصار بر دلیل معقول کرے و بقصد
 تسلیہ و تشفیہ طبع ایشان در کشف و تبیین آن کوشیدے والا اصل تمسک استدلال اد
 بکتاب و سنت و اقوال سلف بود خود چہ صورت دارد کہ بے رجوع بکتاب و سنت
 و اجماع تمسک بقیاس کند و حالانکہ شرط عمل ہر اس عدم آن اصول است چنانکہ در کتب
 اصول فقہ بر مذہب ایشان مقرر شدہ است و این دلائل عقلیہ ایشان در حقیقت ہر اسے
 تائید و ترجیح بعضے احادیث بر بعضے بموافقت دے مرقیاس را و لا بد از احادیث آنچہ موافق
 بقیاس بود ارجح است چنانکہ ہم در اصول فقہ قرار یافتہ نہ آنکہ قیاس در مقابل نص کردہ باشد
 و نیز حکم بصحت و ضعف احادیث در زبان متاخرین برخلاف زبان سابق است چہ می تواند
 کہ حدیثے در زبان ایشان صحیح باشد سبب اجتماع شرائط صحت و قبول و رد آن کہ یک واسطہ
 بود میان ایشان و حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پس از ہت رواست دیگر کہ بعد از ان آمد
 ضعف پیدا شدہ پس از حکم متاخرین محدثین بضعف حدیثے لازم نیاید ضعف دے در زبان امام
 ابوحنیفہ مثلاً و این نکتہ ظاہر است و از کلام بعضے محققین کہ ذکر کردہ اند کہ حکم بتواتر و شہرت و
 وحدت حدیث معتبر در صدر اول است و الالب احادیث کہ در ان وقت از احاد بودہ
 و بعد از ان بوجود کثرت طرق بمروج این علم و کثرت طالبان و جامعان کہ بعد از ان پیدا شدہ
 بمرتبہ شہرت رسیدہ باشد استیناسے باین معنی توان یافت و امام اعظمؒ بھت رعایت
 امتیاز و وفور فضل و کمال مغبوط و محسود عالم بود متاخرین شافعیہ را چہ گوید کہ بعضے متقدمین را
 نیز باک جناب حسد گونہ بود و در حقیقت ہر کہ فاضل تر محسود تر شافعیان را این حال است
 اما امام شافعیؒ را یہ بیند کہ چہ مدح اصحاب دے می کند و می گوید کہ الناس کلہم عیال علی فقہ
 ابی حنیفہ رحمہ اللہ و در شان امام محمد شیبانیؒ کہ شاگرد ابی حنیفہ است فرمودہ کہ اگر
 اہل کتاب از یہود و نصاریٰ تصانیف محمد رحمۃ اللہ علیہ بہ بیند بے اختیار ایمان آرند امام
 حافظ ابو محمد بن حزم گفتہ کہ اصحاب ابوحنیفہ ہمہ متفق اند کہ حدیث ہر چند اسناد او ضعیف ہو

مقدم تر و اولی تر از قیاس و اجتهاد است و سے تا بعد ضرورت نرسد عمل بقیاس نہ کند و عمل بحديث باقسام از دست نهد و امام شافعی قیاس را بر چندین از اقسام حدیث مقدم دارد درین مقام تفصیلاً است مذکور در علم اصول فقہ آنجا نظر باید کرد و از اقسام قیاس نیز جز بقیاس مؤثر عمل نکند و قیاس تناسب و قیاس شبه و قیاس طردیمہ نزدشے متروک غیر معمول بہا اند و در چندین مواضع قیاس را با حدیث ترک داده و امام شافعی عمل بقیاس کرده و اگر آں را ذکر کنیم سخن درازی کشد و ابوحنیفہ تقلید صحابی را در آنچه صحابی با جہاد خود گوید واجب دانند و شافعی گوید ہم رجال و سخن رجال ما بایشان در اجتهاد برابریم و ما ہم مجتہد ایم مجتہد را تقلید مجتہد دیگر نرسد۔ نقل است کہ امام ابوحنیفہ فرمودہ عجب از مردم است کہ مے گویند او فتویٰ بہ رأے خود مے دهد و حال آنکہ من بہرگز فتویٰ ندیم بہر آنچه ماثور و مروی نیست۔ و امام حجتہ عبداللہ بن المبارک از وے نقل کردہ کہ گفت آں چه از احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آید فبا الراس والعین قبول کنیم و آنچه از صحابہ رسیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نیز اختیار کنیم و از گفت ایشاں نہ برآیم و لکن چیزیکہ از تابعین بیاید ما و ایشاں برابریم بایشاں مزا محبت کنیم و در تحقیق حق بحث و تفتیش نمایم۔ و از فضیل بن عیاض نقل است کہ اگر حدیث بر ابوحنیفہ آمدے متابعت آں کرے و اگر از صحابہ و قدمائے تابعین آمدے نیز براہ متابعت و اقتدار ایشاں رفتے والا اجتهاد نمودے۔ در کتب نوشتہ اند کہ اگر مسئلہ نزدشے رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمدے مدت مدید بیاران خود در آن بحث کرے و تحقیق و تفتیش نمودے پس از آن جواب دادے و بیاران او عظام دین و قدماء اہل حدیث و فقہ و زہد و ورع بودند رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ مہمان و معتقدان مذہب۔ حنیفہ را رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم این قدر کافی است والسلام۔ و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ و اصحابہ اجمعین ۵

مکتوب بیست سوم بنام ملا حیدر شاہ صاحب پونہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى۔ ابا بعد، اخوی اعزى ارشدی ملا سید حیدر شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ عن الافات الافاقیة و البلیات الانفسیة بحرمة نبی الثقلین

وامام القبتین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بحاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء بعد از سلام مسنون و اشتیاق مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ والمننہ کہ احوالات فقیر تاحین تحریر کہ ہفد ہم ماہ ذی الحجہ قرین سپاس بے قیاس منع حقیقی علی الاطلاق است جلت نعمائہ رفعت آلائہ والمسئول من اللہ سبحانہ سلامکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔

المرام انکہ ایمانے کہ آن صاحب در باب کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کردہ بودند قدر ازاں در بیان کیفیت زیارت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم از وجوب و سنت و استحباب و قصد اصحاب کرام و سلف الصالحین بدریافت این سعادت عظمی و حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور شریف و توسل و استمداد از جناب آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجمالاً بزرگاشتمی شود۔

بدانکہ زیارت سید المرسلین باجماع اہل سنت و جماعت از سلف و خلف قولاً و فعلاً از افضل سنن و اوکد مستحبات است۔ قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ مے گوید، زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتہ است مجمع علیہا و فضیلتہ است مرغب فیہا و بعضے از علماء مالکیہ بوجوب آن رفتہ اند و دیگران تاویل این قول سنت قریب واجب کردہ گو یا مراد سنت موکدہ مثل واجب است از ہر ائے تاکید و اکثر علماء ہر ائند کہ سنت زیارت بعد از ادائے حج است۔ قاضی حسین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ از مشاہیر علماء شافعیہ است مے گوید چوں از حج فارغ شود باید کہ وقوف بہ ملتزم نماید و دعا کند بعد از اں بمدینہ شریفہ آید و زیارت قبر مبارک سردر کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مشرف گردد۔ قاضی ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بعد از حج و عمرہ مستحب است کہ قصد زیارت آن حضرت کند و حسن بن زیاد از امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند کہ احسن مرجح راست کہ ابتدا بکلمہ کند و مناسک حج بجا آرد بعد از اں بمدینہ آید و زیارت قبر شریف کند و زیارت آن حضرت نزد حنفیہ از افضل مستحبات و مندوبات است و اوکد مستحبات قریب بدرجہ واجبات و علماء مذہب اربعہ بتقدیم حج تصریح کردہ اند و بعضے از سلف باوجود انکہ طریق حج کہ نہ از جانب مدینہ بود اول قدم مدینہ منورہ از لوازم وقت شمرند و با کلمہ بعضے از تابعین را در زیارت

مدینہ قبل از مکہ شریفہ معظمہ اختلافی است۔ و تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ فضیلت قربت زیارت آل حضرت را با اصول اربعہ شرح بیان کرده اما کتاب فقولہ تعالیٰ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بظلمت دارد بر حث و ترغیب و حضور در درگاہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم و سوال مغفرت برائے خود از جناب اجابت مآب و طلب استغفار از حق صلی اللہ علیہ وسلم و این مرتبہ عظیم است کہ ابدان قطع پذیر نیست از جہت استوار حالت موت و حیات نسبت سرکائنات و ثبوت استغفار از آل حضرت مرامت را بعد از موت و جمیع علماء از این آیت شریفہ استوار حالت حیات و ممات فہم نموده اند تا در آداب زیارت حکم کرده و گفته اند کہ این آیت شریفہ را بخواند وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بظلمت استغفار کند۔ و حکایت اعرابی است کہ بعد از رحلت آل حضرت بز زیارت آمد این آیت شریفہ مذکورہ خواند۔ و این حکایت اعرابی مشہور است و جمیع از باب مذہب اربعہ کہ تصنیف مناسب گج کرده اند این حکایت آورده و استحسان نموده از ائمہ اعلام باستانی کہ دارند روایت آل کرده اند۔ و محمد بن حرب ہلالی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بہ مدینہ آمد و زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردم در مقابل ششم ناگاہ اعرابی آمد و زیارت کرد و گفت یا خیر الرسل حق تعالی کتابی بر تو فرستادہ است صادق، در حق فرمودہ است وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَكَفَرُوا بظلمت استغفار از ذنوب خود مشفع بجاہ تو و بگریست و این بیت خواند

یا خیر من دُفِنْتُ بِالْبِقَاعِ اعْظَمِہَا فطاب من طیبہن القاع والاکم
نفسی لفداء لقبرانت ساکنہا فیہ العفاف و فیہ اللجج والکرم

بعد از آن اورفت۔ آل حضرت را خواب دیدم مے فرمایند کہ آل مرور در یاب بشارت دہ کہ حق تعالی بشفاعت من اورا مغفرت داد و گناہان اورا بخشید۔ و حافظ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ در مصباح الظلام از روایت امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ مے آید کہ بعد از سہ روز از دفن آل سرور کہ گذشتہ بود اعرابی آمد و خود را بر قبر شریف انداخت و خاک پاک آل حضرت بر سر خود ریخت و گفت یا رسول اللہ آل چه تو از خدا شنیدی ما از تو شنیدیم و آنچه از خدا یاد گرفتی ما از تو یاد گرفتیم و انزال جملہ آنچه بر تو آمدہ این آیت است

وَلَكِنْ أَكْتُمُوا إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ وَمَنْ بَرَّخَوْكَ ظَلَمَ كَرَاهٍ وَنَزِدُتُ
 آمَدَهُمْ تَابِرَانِي مِنْ اسْتِغْفَارِي - از قبر شریف ندامت و گفتم شد قد غفرلك - و در
 ثبوت زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم احادیث شریف بسیار آمده اند بعضی بصریح
 لفظ در زیارت قبر شریف و بعضی بالفاظ دیگر - و آن کہ بصریح آمده است این است
 حدیث اول، مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجِبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي -

حدیث ثانی، مَنْ زَارَ قَبْرِي حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي -
 الحدیث الثالث، مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا تَعْمَلُهُ حَابِحَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ
 أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

الحدیث الرابع، مَنْ حَجَّ فَرَأَى قَبْرِي بَعْدَ وِفَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي -

الحدیث الخامس، مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزِرْهُ فَقَدْ جَفَانِي -

الحدیث السادس، مَنْ زَارَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا -

و در روایتی آمده - مَنْ زَارَ قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا -

الحدیث السابع، مَنْ زَارَنِي مُتَعَمِّدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ

الْحَضْرَمِينَ بَعَثَهُ اللَّهُ مِنَ الْأَمْنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

الحدیث الثامن، مَنْ حَجَّ حِجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِي وَعَزَا عَزْوَةً وَصَلَّى فِي بَيْتِ

الْمَقْدِسِ لَمْ يَسْئَلْهُ اللَّهُ عَزْوَاجِلَ فِيهَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ -

الحدیث التاسع، مَنْ حَجَّ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِي فِي مَسْجِدِي كَتَبْتُ لَهُ حِجَّتَانِ مَبْرُورَتَانِ -

الحدیث العاشر، مَنْ زَارَنِي مَيِّتًا فَكَأَنَّمَا زَارَنِي حَيًّا وَمَنْ زَارَ قَبْرِي وَجِبَتْ لَهُ

شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

الحدیث الحادي عشر، مَنْ عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ زَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي وَمَنْ لَمْ يَزِرْ قَبْرِي فَقَدْ جَفَانِي -

الحدیث الثاني عشر، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ سَأَلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَالْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ زَارَ قَبْرَ رَسُولِ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي جَوَارِي رَسُولِ اللَّهِ -

از جمله احادیث کہ مثبت حیات انبیاء است صلوة اللہ علیہم بعد از عموم نصوص قرآنی

در حیات زمره شہداء و مقاتلین فی سبیل اللہ این حدیث است کہ ابو علی بنقل ثقات از روایت انس بن مالک می آرند قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء احياء فی قبورهم یصلون۔ و آنچه بخصوص اثبات حیات مسرور کائنات کنند این حدیث است کہ مشہور و معروف است فامن احد یسلم علیّ الا سرّ اللہ علیّ روحی حتی ارجع الیہ السلام۔

الحديث الثالث عشر، وروایت از احمد بن حنبل رحمہ اللہ آید است کہ ما من احد یسلم علیّ عند قبری الا سرّ اللہ علیّ روحی حتی ارجع الیہ السلام
الحديث الرابع عشر، از عمر رضی اللہ عنہ من صلی علیّ عند قبری مردت علیہ و من صلی علیّ فی مکان اخر یبلغونہ۔

الحديث الخامس عشر از ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ است مرفوعاً ما من عبد یسلم علیّ عند قبری الا وکل اللہ بہا ملکاً یبلغنی و کفی لہ اجر اخرتہ و دنیاہ و کنت لہ شهیداً و شفیعاً یوم القیمة۔

حديث السادس عشر در کتاب بدور السافرہ از حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا روایت می کند کہ ما من رجل یزور قبر اخیہ فی مجلس عنده الا استانس به حتی یقوم و ابن ابی الدینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ از ابو ہریرہ روایت می کند کہ اگر بر قبر آشنائے بگذرد می شناسد و اگر سلام کند رد می کند۔ سمہوی رحمۃ اللہ علیہ می گوید کہ احادیث دیرین باب بسیار است۔ مازری در توثیق عرای الایمان از سلمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ می آرند کہ گفت آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم را در خواب دیدم پس پرسیدم یا رسول اللہ! اینہا کہ بزیارت شامی آیند و بر تو سلام می کنند می شنوی فرمود نعم وارد علیہم۔ و ابن نجار از ابراہیم یسار رحمۃ اللہ علیہ روایت می کند سالہ از سالہا حج کردم و بز زیارت سید المرسلین بمدینہ آمدم۔ چوں بہ قبر شریف رسیدم و سلام کردم آواز شنیدم کہ می گوید و علیک السلام۔ و امثال آن از اولیاء اللہ و صلحاء امت بسیار منقول است۔ و اما در حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور یا اتفاق علماء در حیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد از وفات پیچ شک و شبہ نیست و ہم چنین سائر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام در قبور زندہ اند و حیات کامل تر از حیات شہداء کہ در قرآن مجید است و آن حضرت صلی اللہ

علیہ وسلم سید الشہداء است۔ ودر حدیث شریف آردہ است علی بعد وفاتی کعلی
 فی حیاتی رواہ حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فی الکامل و ابویعلی رحمۃ اللہ علیہ بہ نقل ثقات از
 انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت مے آرد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانبیاء
 احياء فی قبورہم یصلون و نیز بہیقی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید کہ شواہد او از احادیث صحیحہ بسیار
 است و ابو منصور بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مے گوید محققین و متکلمین بر آنند کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم حی است بعد از وفات و مسروری شود بطاعت امت۔ و اجساد انبیاء علیہم السلام
 بوسیدہ نمی شوند و قبور و زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقرب الی اللہ است عز و
 جل، و کلام تقرب و توسل ازین تقرب اولی و اکمل خواهد بود کہ وصول و حصول زیارت او
 صلی اللہ علیہ وسلم تقرب برب العالمین است۔ آیت شریفہ من یطعم الرسول فقد اطاع
 اللہ۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ الایۃ۔ و زیارت آل حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم بعد از حیات حکم ملازمت او دارد کہ در حالت حیات او صلی اللہ علیہ وسلم بود۔ و احادیث
 شریفہ کہ قبل ازین مذکور شدہ درین معنی صریح اند و از جملہ این ہا این حدیث بود کہ من
 حج ولم یزرنی فقد جفانی و جفا ہاں حضرت بسیار بے ادبی است و بے پروائی از آل
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و زرت پس ترک آل زیارت مبارک موجب شغل خاطر و تفرقہ
 باطن مے گردد بلکہ نزد این حقیر گناہ کبیرہ است۔ و حال آن کساں نزد حق تعلق چہ باشد کہ
 از زیارت نبی خود انکار دارند اصلاً بزیارت مشرف نشوند عیاداً باللہ تعالیٰ من ینہ الاعتقاد
 السور۔ وقتے کہ بزیارت مبارک مشرف شوند بصفیہ جیا و وقار سلام گویند کہ السلام
 علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی الکریم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک
 یا ختم النبیین السلام علیک یا ابا بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنک السلام
 علیک یا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنک

و اما سفر ہائے زیارت قبر شریف و شدہ رجال بقصد دریافت زیارت آل حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سعادتے است عظمیٰ۔ و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم و سلف الصالحین
 رحمۃ اللہ علیہم بجهت زیارت سید کائنات بسیار آمدہ از آل جملہ حکایت آمدن بلال مؤذن
 است رضی اللہ عنہ در زمان خلافت عمر رضی اللہ عنہ از شام بمدینہ شریفہ آمد این عساکر
 رحمۃ اللہ علیہ از روایت ابی الدرداء رضی اللہ عنہ مے آرد کہ بلال رضی اللہ عنہ آنحضرت را

بجواب دید کہ میں فرمائیے بلال ایسے چہ جفا است کہ بیچ بزیارت مانعی آئی۔ بلال ہم در اس ساعت راحلہ خود را سوار شد و قصد مدینہ طیبہ نمود چون بمدینہ منورہ رسیدہ بہ قبر شریف رسید گریہ کرد و درئے نیاز بخاک مالید امام حسن و امام حسین را دید کہ از حجرہ برآمدند ایشان را در کنار گرفت و بر سر و رتے مبارک ایشان بوسہ داد و ہم در آن زمان قریب فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بدر بقا رحلت فرمودہ بودند۔ مردم خواستند کہ از بلال رضی اللہ عنہ اذان شنوند گفتند کہ اگر امام حسن و امام حسین بفرمایند اورا ازاں چارہ نخواہد بود و الا سے بعد از رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے بیچ کس اذان نگفت و لہذا چون ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد از وفات آن حضرت از مے خواست کہ برائے او اذان گفته باشد۔ بلال گفت یا ابا بکر تو مرا بزرگ خریدی و در راہ خدا آزاد کردی یا برائے خود کردی یا برائے خدا۔ فرمود برائے خدا اگر تم گفت اکتوں نیز برائے خدا مرا رہا کن تا بطور خود باشم مرا طاقت و زہرہ آن نیست کہ بعد از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برائے کس دیگر اذان گویم پس بشام رفت و از آن جا بقصد زیارت مدینہ آمد۔ الغرض چون امام حسن و حسین با مے فرمودند کہ اذان گوید بر سطح مسجد بر محلے کہ در زمان آن سرور مے استاد بر آمد چون گفت اللہ اکبر اللہ اکبر غریب از مردم بہر خواست کہ تمام مدینہ در جنبش آمد و چون گفت اشہدان لا الہ الا اللہ تزلزل زیادہ شد و گریہ و زاری و فریاد مردم زیادہ تر شد و چون فرمود اشہدان محمد رسول اللہ دیگر قیامتے قائم شد و بیچ از مردمان و زنان صغیر و کبیر در مدینہ شریفہ نما ند کہ نہ بر آمد و در گریہ نشد گویا کہ روز مصیبت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تازہ شد و گویند کہ از غایت غلبہ و اشتیاق آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذان را تمام نتوانست کہ و فرود آمد۔ کذا ذکر فی غنیۃ الطالبین۔

آوردہ اند کہ چون امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح شام کرد و بہ اہل بیت المقدس مصالحت نمود و کعب اجبار آمد و بشرط اسلام مشرف شد عمر بن الخطاب را با سلام او غایت فرح و سرور دست داد و در وقت رجوع باوے گفت اے کعب خواہی کہ با ما بمدینہ آئی و زیارت سید انبیاء کنی گفت نعم یا امیر المؤمنین نعم بفضل ذلک۔ بعد از قدم بمدینہ مطہرہ اول اول کالے کہ عمر رضی اللہ عنہ کرد ابتداءً بسلام پیغمبر بود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ و عبد اللہ بن عباس صحیح روایت می آرد کہ ابن عمر چون از سفر قدم مے آورد اول بہ قبر شریف یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابنا

و در موطاء امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نیز این روایت مذکور شدہ است و شخصہ از نافع مولیٰ ابن عمر رحمۃ اللہ تعالیٰ پر سید و تودیدی کہ ابن عمر بر قبر شریف سے استناد دے گفت السلام علی النبی السلام علی ابی بکر السلام علی ابی کہت نعم۔ و در مسند امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ از ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت آمدہ کہ گفت از سنت است کہ بہ قبر شریف نبوی از قبل قبلہ بیائی و پشت قبلہ کنی و بگوئی السلام علیک ایہا النبی و رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

و اما توسل و استشفاع بمرمت سید الرسل و استعانت و استمداد بجاہ و جناب او صلی اللہ علیہ وسلم پس فعل انبیاء و مرسلین و سیرت سلف و خلف صالحین است چہ پیش از ان وقت کہ روح پاکش لباس جسمانیہ پوشد و چہ بعد از ان ہم در حیات دنیویہ و ہم در عالم برزخ و در عرصات قیامت کہ انبیاء مرسل را مجال منطق و تاب دم زدن نباشد فتح باب شفاعت اولین و آخرین را مستغرق بجاہ نعمت و مشمول انوار رحمت کردہ اند و در استمداد از جناب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم در چہار موطن اخبار و آثار پور و دیوستہ اما اول توسل با دست پیش از نشاء انسانیت و دائرہ خلقت است از جملہ احادیث و اخبار کہ در ان وارد شدہ این حدیث است از عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ علماء حدیث تصحیح آں کردہ اند کہ چون از آدم صغی علیہ السلام آں خطیبہ سر ہرزدا ز برائے اعتذار و توبہ آں گفت یارب اسئک بحق محمد ان تغفر لی۔ از درگاہ مجید فرمان آمد یا آدم چگونه شناختی محمد را صلی اللہ علیہ وسلم و ہنوز جوہر روحش را در صدف جسمانیت در نہ آورده۔ گفت خداوند اتومی دانی، روزی کہ مرا بہ یہ قدرت خود پیدا کردی و نفع روح علوی در قالب بشریت من نمودی ہر برداشتم و بر تو انم عرش نوشتہ دیدم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انزل روز ششم کہ وے بندہ ایست ترا کہ محبوب ترین خلق است نزد تو و مقرب ترین حضرت عز شانہ فرمان آمد کہ چون تو اورا در درگاہ من وسیلہ مغفرت آوردی گناہ ترا بخشیدم۔ یا آدم اگر محمد نے بود ترا پیدائے کردم۔ و در بعضی روایات آمدہ کہ کلماتے کہ آدم صغی اللہ از درگاہ رب العزت تلقین نموہ و سبب توبہ و مغفرت او گشتہ چنانچہ منطوق آیت کریمہ فَتَلَقَىٰ اٰدَمُ مِنْ رَبِّہٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْہِا است این بود الہی بمرمت محمد وآلہ اغفر لی۔ سبکی گوید رحمۃ اللہ علیہ چون توسل با اعمال صالحہ با وجود انکہ فعل ایشان است و بقصور و نقصان موصوفہ جائز باشد و در بارگاہ رحمت مقبول و مستجاب گردد تشفع بہ پیغمبر خدا کہ محب و محبوب است

بطریق اولیٰ بود۔ صاحب تصیّدہ بردہ می گوید کہ

یا اکره الرسل عالی من الودیه

سوالک عند حلول الحادث العمر

اما الثانی کہ توسل بجناب اوست در دنیا در مدت حیات سے صلی اللہ علیہ وسلم پیش تر ازان است کہ در حصر آید۔ در خبر است کہ مرثیے ضریح البصر پیش آن حضرت آمد و عرض نمود کہ یا رسول اللہ دعا کن تا خدا خیر و عافیت نصیب من کند۔ فرمود اگر بصارت خواہی دعا کن تا چشم تو بینا گردد اگر اجرت خواہی صبر کن کہ آن بہتر است برائے تو، گفت دعا کن یا رسول اللہ! فرمود تا کہ وضو کند و این دعا را بخواند اللهم انی اسئلك واتوجه الیک بنبیك محمد بنی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی سہلی فی حاجتی هذا لتقضى لی اللهم شفعا فی۔ ترمذی گفته است ہذا حدیث صحیح غریب و بہیقی نیز صحیح آن کردہ با زیادت این عبارتہ در آخر حدیث کہ فقام وقد بود البصر۔ فی روایتی ففعل الرجل فبرء و اخبار در باب توسل و استمداد از باب حاجات بجناب سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مثل سعة رزق و حصول اولاد و نزول مطر و رخائے عیش و امثال آن بسیار است۔

واما الثالث کہ توجہ و توسل با دست صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم بعد از وفات نیز در وے آثار و روایات۔ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ در معجم کبیر از عثمان بن حنیف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ روایت ہے آرد کہ مرثیے بود کہ اورا نزد عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حاجتے بود کہ وانے شد عثمان رضی اللہ عنہ اصلا بحال او نظر و التفات نمی گماشت۔ آن مرد حال خود را بعثان بن حنیف برد صوت علاج جست۔ گفت بمنو ضارہ و وضو کن و بمسجد در آئی و دو رکعت نماز بگذار و بگو اللهم انی اسئلك واتوجه الیک بنبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی سہلی فیقضی لی حاجتی بعد ازاں حاجت خود را عرض کن۔ آن مرد ہفت بدآنچہ وے فرمودہ بود عمل کرد بعد ازاں ہر در عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ در بان پیش آمد و دست اورا بگرفت و نزد عثمان رضی اللہ عنہ آورد وے اورا ہر فرسخ خاصہ بنشانند و حاجت پر سید ہر چہ حاجت او بود روا کرد و گفت بعد ازین ہر چہ حاجتے کہ ترا باشد بگو تا روا کنم۔ آن مرد خوش حال پیش عثمان رضی اللہ عنہ برآمد نزد ابن حنیف رفت و گفت جزاک اللہ خیر امگر تو چیزے بعثان در باب تضار حاجت من گفستی و این چنین ساخت و پیش ازین اصلا بحال من التفات نمی کرد و گفت و اللہ ما نے

من بیچ نہ گفتم بجز آنکہ رسول خدا را دیدہ بودم کہ ضریرے پیش سے آمد و دعا خواست تا چشم سے
 بینا گردد و تمام این حدیث سابق سوتق نمود پس بر آن قیاس نمود کہ تو سل بوے صلی اللہ
 علیہ وسلم موجب قضاء حاجت و سبب نجات مرام است۔ و قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ
 علیہ در کتاب شفاء سے آرد کہ در میان ابو جعفر خلیفہ و امام مالک رحمۃ اللہ علیہ در مسجد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مناظرہ افتاد شاید ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ در اثنائے سخن آواز خود بلند کرد
 مالک رحمۃ اللہ علیہ گفت یا امیر المؤمنین در مسجد پیغمبر خدا آواز چہ بلند می کنی و حق تعالی در کتاب
 خود باب ادب می نماید می گوید لَا تَرْفَعُوا أَصْوَابَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ الْآیة۔ و قوم دیگر
 راجح سے کند و سے فرماید إِنَّ الَّذِينَ يُغَضِّبُونَ اللَّهَ بِغَضَبِهِمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ
 الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى و حرمت پیغمبر خدا بعد از موت مثل حرمت ادبست
 صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم در حیات۔ خلیفہ را بگفتہ او اثر سے در قتلے پدید آمد و در حضور و استنکاف
 فرود شد و گفت یا ابا عبد اللہ در وقت دعا توجه بقبلہ کنم یا رکنے ہر رسول اللہ آرام گفت چہ روئے
 از پیغمبر گردانی و وے وسیلہ تست و وسیلہ پدیر تو آدم صغی اللہ نزد خدا عزوجل استقبال
 بہ پیغمبر کن و طلب شفاعت از وے کن تا شفیع تو گردد و در باب ادب زیارت استجاب
 استقبال بدان حضرت و توسل بہ و دعا در حضرت سے و رعایت غایت ادب و نہایت
 حضور مذکور گردان شاہ اللہ تعالیٰ۔ و در ذکر قبر فاطمہ بنت اسد ام علی بن ابی طالب
 کرم اللہ تعالیٰ وجہہ تکریمہ شد کہ آن حضرت در قبر او در آمد و گفت بحق نبیک و الانبیاء الذین
 من قبلی و درین حدیث دلیل است بر توسل در ہر دو حالت۔ نسبت بآن حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم در حالت حیات و نسبت انبیاء علیہم السلام بعد از وفات و چون توسل بانبیاء
 بعد از وفات جائز باشد سید انبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات بطریق اولی جائز باشد
 بلکہ اگر بایں حدیث توسل با ولیاء خدا نیز بعد از وفات ایشان قیاس کنند دور نیست مگر آنکہ
 دلیل بر تخصیص حضرات رسول صلوٰۃ الرحمن علیہم قائم شود نیز برای ہر عادل است آنکہ ابن ابی
 شیبہ رحمہ اللہ سند صحیح آورده است کہ در زمان عمر رضی اللہ عنہ فحطے افتاد و شخصے بقبر شریف
 نبوی آمد و گفت یا رسول اللہ استسق لائمتک فانہم قد ہلکوا آن حضرت در خواب آمد
 و فرمود بر و بعمربشارت دہ کہ باران خواهد آمد و این نوع توسل طلب دعا است ازاں حضرت از
 ہر درگاہ خود تا این حاجت مقضی گردد چنانچہ در حالت حیات بودیم چنانچہ مضمون عبارت یا

محمدانی توجہت یک الے ربی فی حاجتی لیقضی لی مشعر است بدان فافهم۔ و ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کر دکہ در وقتے اہل مدینہ راقحے شدید رسید شکایت بعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بردند۔ فرمود بقبر شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیامید و در سچہ از قے بجانب آسمان بکشاید تا میان قے و آسمان حائل نباشد ہم چنان کردند کہ قے اشارت فرمود باران بسیار شد و امر قے رضی اللہ عنہا بکشادن در سچہ رمزے واضح است بانکہ موجب فتح باب مطلوب دعا و رسول آل حضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از درگاہ رب العالمین جل جلالہ و ازین قبیل است سوال سائل از حضرت قے کہ گفت استأثرتک مرافقتک فی الجنة یعنی سوال می کنم از حضرت تا کہ از پروردگار خود درخواست کنی و شفاعت فرمائی تا مرا سعادت مرافقت تو در جنت مشرف گرداند۔

و اما رابع کہ توسل بسر و انبیاء است در عرصات قیامت بوسیله شفاعت۔ پس با حدیث متواترہ ثابت است و اجتماع علماء بر آن منعقد۔ و در باب توسل بصالحین باعتبار علاقه کہ ایشان راست بجانب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیز اخبار و آثار آمدہ چنانچہ قصہ استسقاء عمر عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اثبات آن مے کند۔ در خبر صحیح از انس بن مالک رحمۃ اللہ علیہ آمدہ کہ چون قحط سال مے شد و امساک باران رونے می نمود عمر رضی اللہ عنہ در استسقاء توسل بعباس مے کرد عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مے گفت خداوند پیش ازین چون قحط مے شد توسل بپنجمیر تو مے کردیم و تو آب مے فرستادی اکنون توسل بعمر پنجمیر تو مے کنیم پس بفرست برائے ما آب۔ و در روایتی از ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما آمدہ کہ عمر گفت رضی اللہ عنہ خداوند ما استسقاء مے کنیم بعمر پنجمیر تو و استسقاء مے نمایم بپیرے۔ و عباس رضی اللہ عنہ در دعا خود گفت خداوند ایس قوم توجہ بمن آوردند از جنت نسبتے کہ مرا بپنجمیر تست خداوند مرا نزد ایشان شرمندہ مکن۔ و درین گفته است عباس بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ ابن ابی لہب

بعضی سقی اللہ الحجاز و اهلہ

عشیتہ یستسقی بشیبۃ عسی

و در نیل مطالب و فوز بآرب کہ نزد استغاثہ و طلب از مرقد منور سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ محتاجان و مسکینان را رونے نموده است اخبار و آثار بسیار آمدہ۔ و محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ گوید مر قے پیش پیر من ہشتاد دینار و دینیت نہاد بجا درفت و اذن داد کہ اگر ترا حاجت افتد

ازیں باخرج کن۔ پدرم نزد احتیاج آن راخرج کرد۔ چون آن مرد باز آمد مبلغی کہ نہادہ بود طلب کرد۔ پدرم در ادائے آن در ماند و بائے گفت کہ فردا بیاتاجواب تو گویم۔ ایں بگفت و شب در مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹوتت کرد و زمانے در حضور شریف و گاہے پیش منبر استغاثہ سے نمود و فریاد سے کرد۔ ناگاہ در تاریکی شب مردے پیدا شد و صترہ ہشتاد دینار بدست سے داد با داد مبلغ آن بہ داد و از رحمت مطالبہ دین خلاصی یافت۔

و امام ابو بکر بن المقرئ رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ من و طبرانی و ابوالشیخ ہر سہ در صرم شریف مصطفوی بودیم۔ جوع بر ما غلبہ کردہ بود و دو روز بہیں حال گذشتہ چون عشاء در رسید بحضور قبر شریف رفتیم و گفتیم یا رسول اللہ الجوع ہمیں کلمہ گفتیم و ہر شتم و من و ابوالشیخ بخواب رفتیم و طبرانی شستہ انتظار چیزے سے ہر۔ ناگاہ یک مرد غلوی آمد در ہزد بائے دو غلام بدست ہر کہ ام زنیلیے و درو چیز کثیر از طعام و تمر و خبز بہشت و بابا بخورد و آنچه از ما ندیم پیش ما بگذاشت و گفت اے قوم مگر شما شکایت پیش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردید بہہیں ساعت آن حضرت را بخواب دیدم کہ مرا فرمود تا چیز بر شما حاضر آردم۔

و ابن الجلاء رحمۃ اللہ علیہ سے گوید کہ بحدینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در آمد و ایک دو فاقہ بہر من گذشتہ بود بہر قبر شریف استادم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ بخواب پیغمبر خدا را دیدم رغیفے بدست من داد نصفہ را ہم در خواب خوردم و چون بیدار شدم نصف دیگر در دست من باقی بود۔

و ابو بکر رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ بحدینہ در آمد و در پنج روز بہر من گذشت کہ طعام نچشیدم روز ششم بہر قبر شریف رفتیم و گفتم انا ضیفک یا رسول اللہ بعد ازاں در خواب سے بینم کہ سرور انبیاء سے آید و ابو بکر صدیق بر ہمیں دگر بر شمال و علی بن ابی طالب در پیش۔ علی کرم اللہ وجہہ ہر سے گوید کہ ہر خیز پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمد رفتیم و میان دو چشم مبارک او بوسہ دادم و رغیفے بہر من داد خوردم چون بیدار شدم ہنوز زیادہ از بے بدست من بود۔

احمد بن محمد صوفی رحمۃ اللہ علیہ گوید کہ ستر ماہ در بادیکشتہ بودم و پوست بدن من ہمہ تر قیدہ بحدینہ آمد و بہر آن سرور و صاحبیہ سلام گفتیم و بخواب رفتیم۔ آن حضرت را دیدم کہ می فرماید احمد آمدی چه حال داری گفتم انا جائع و انا فی ضیافتک یا رسول اللہ فرمود دست بکش و در ہم چند در دست من نہاد بیدار شدم و در ہم در دست من بودند بہ بازار رفتیم و فطیر و فالودہ خریدیم

و خوردم و ببادیه در شدم۔ و امثال این حکایات بسیار است
 حاشا ان یحرم المراجی مکارمه
 او یرجع الجار منه غیر محترم

و بدانند کہ در حدیث شریف آمده کہ اول ما خلق اللہ نوری و در حدیث دیگر آمده
 انما من نور اللہ و الخلق من نوری ہر گاہ کہ حق سبحانہ تبارک و تعالیٰ جمیع مخلوقات کائنات
 را بقدرت کاملہ خود از نور مبارک ایشان بیافرید پس ایشان اصل موجودات آمد پس ہمیں
 سبب کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصل جمیع خلایق شد محققین علماء بنا بر ان حکم کردہ اند کہ
 آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث است بکافہ مخلوقات و سایر موجودات نہ مخصوص
 بجن و انس و ملائکہ بلکہ فی سبیل رسول کل عالم است حتی نباتات و جمادات۔ و صلی اللہ علیہ وسلم خیر خلقہ
 محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بر جنتک یا ارحم الراحمین ۛ

مکتوب بیست و چہارم بنام ملا عطا محمد آخوندزادہ صاحب

بسم الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد فضیلت پناہ شرافت دستگاہ برادر طریقہ
 شریفہ ملا عطا محمد آخوندزادہ سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لائشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شیء۔ پس از سلام
 سنون و دعوات ترقیات مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المننہ کہ احوال این فقیر بفضل و کرم
 قادر قدر بر عزت شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است بل جلالہ و المسئول من اللہ سبحانہ
 سلامتکم و عافیتکم و ثباتکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صابجہا الصلوۃ و السلام۔

المرام انکہ مسئلہ افضلیت و اولویت ادائے سنن و نوافل بعد ادائے صلوۃ مفروضہ
 و مکتوبہ بجماعت در خانہ از کتب فقہ چنانچہ ہدایہ و در مختار و از نفس کتب صحاح ستہ و
 احادیث شریفہ کہ نزد فقیر ہمہ موجود اند چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابی
 داؤد و صحیح نسائی و ابن ماجہ و مشکوٰۃ مصابح برائے اطمینان خاطر نوشتہ فرستادم امید کہ خواہد
 رسید۔

والأفضل في عامة السنن والنوافل إذا ما في المنزل هو المروي عن النبي صلى
الله عليه وسلم هداية في باب ادراك الفريضة ١٢ والأفضل في النوافل غير التراويح
المنزل إلا لخوف شغل عنها در المختار في باب الوتر والنوافل باب التطوع بعد المكتوبة ١٣
حدثنا مسدد قال حدثني يحيى بن سعيد عبيد الله قال أخبرني نافع عن ابن عمر
قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم سجدة قبل الظهر وسجدة قبل المغرب
المغرب وسجدة قبل العشاء وسجدة قبل الجمعة فاما المغرب والعشاء ففي
بيته ١٤ باب الركعتين قبل الظهر حدثنا سليمان بن حرب قال حدثنا حماد بن زيد
عن ايوب عن نافع عن ابن عمر قال حفظت عن النبي صلى الله عليه وسلم عشر
سكعات ركعتين قبل الظهر وركعتين بعده وركعتين بعد المغرب في بيته ركعتين
بعد العشاء في بيته الحديث صحيح البخاري في الجلد الاول من كتاب الصلوة باب النفل
بالليل والنهار ١٥ وحدثنا يحيى بن يحيى قال انا هشيم عن خالد عن عبد الله بن
شقيق قال سألت عائشة رضي الله عنها عن صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل الظهر ثم يخرج فيصلي بالناس ثم
يدخل فيصلي ركعتين ^{في بيته} في صحيح مسلم في الجلد الاول ١٦ باب ما جاء في الركعتين بعد المغرب والقراءة فيها وباب ما
جاء انه يصليها في البيت حدثنا احمد بن منيع نا اسماعيل بن ابراهيم عن ايوب عن
نافع عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين بعد المغرب في
بيته باب ما جاء في فضل صلوة التطوع في البيت حدثنا محمد بن بشر نا محمد بن
جعفر نا عبد الله بن مسعود بن ابي هند عن سالم ابي النضر عن بسر بن سعيد عن
زيد بن ثابت عن النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل صلوة تكبر في بيوتكم الا المكتوبة
لجامع الترمذي في الجلد الاول ١٧ باب صلوة الرجل التطوع في بيته حدثنا احمد بن
صالح نا عبد الله بن وهب نا سليمان بن بلال عن ابراهيم بن ابي النضر عن ابيه
عن بسر بن سعيد عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم قال صلوة المرء
في بيته افضل من صلواته في مسجد في هذا الا المكتوبة سنن ابي داود ١٨ باب
ركعتي المغرب اين تصليان حدثنا ابو بكر بن ابي الاسود حدثني ابو مطرف محمد بن
ابي الوزير نا محمد بن موسى الفطر عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن

حدثنا ان النبي صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بني عبد الاشهل فصلى فيه المغرب فلما
 قضوا صلواتهم من اهل نيسابور بعد ما فقال هذه صلاة البيوت سنن ابي داود ۱۲
 اخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا ابراهيم بن ابي الوزير قال حدثنا محمد بن موسى الفطري
 عن سعد بن اسحق بن كعب بن عجرة عن ابيه عن جده قال صلى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم صلاة في مسجد بني عبد الاشهل فلما صلى قام ناس يتنفلون فقال
 النبي صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة في البيوت صحیح النسائی ۱۲ باب ما
 جاء في الركعتين بعد المغرب حدثنا يعقوب بن ابراهيم الدونقي ثنا هشيم بن خالد
 الخزاز عن عبد الله بن شقيق عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله
 عليه وسلم يصلي المغرب ثم يرجع الى بيته فيصلى ركعتين حدثنا عبد الوهاب
 بن الضحاك ثنا اسماعيل بن عياش عن محمد بن اسحاق عن عاصم بن عمر عن قتادة
 عن حماد بن زيد عن رافع بن خديج قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 بني عبد الاشهل فصلى بنا المغرب في مسجدنا ثم قال اركعوا هاتين الركعتين في بيوتكم
 ابن ماجه باب السنن وفضائلها ۱۲ وعن ابن عمر قال صليت مع رسول الله صلى
 الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعد ما وركعتين بعد المغرب في بيته
 وركعتين بعد العشاء في بيته وعن عبد الله بن شقيق قال سألت عائشة عن
 صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيته قبل
 الظهر اربعاً ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلي بالناس
 المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ثم يصلي بالناس العشاء ويدخل بيته فيصلى ركعتين
 للحديث من اهل مسلم ۱۲ مشكوة المصابيح -

مكتوب بیست وپنجم ایضاً بنام ملا عطاء محمد صفا موصوف الصد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى - ابا بعد، اخوی اعزی ارشدی ملا عطاء محمد خوند

زاده صاحب سله الدر تعالی و ملا داد محمد صاحب سله الدر تعالی -

از جانب فقیر حقیر لاشے دست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان المدلہ عوضاً عن کل شی
پس از تسلیمات مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند الحمد للہ و المنتہ کہ
احوال این جائے بفضل و کرم الہی عزت شانه است و المسؤل من المد سجانہ سلا تشکم و
حایتکم و ثباتکم علی الشریعۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام۔ المرام آنکہ مکتوب مرغوب
کہ ابلاغ داشته بودند رسید کہ الف مندرجش بوضوح انجامید۔ جزاکم اللہ تعالیٰ عننا
خیر الجزاء۔

و آنچه استفسار مسئلہ سب شیخین نموده بودند، صاحبان درین مسئلہ اکثر از علماء اہل سنت
و جماعت بکفر سب و عدم قبول توبہ رفتہ اند و بعضی بعدم تکفیر..... و قبول توبہ اورفتہ اند
پس مفتی را لازم و واجب کہ در چنین مسئلہ کہ استخفاف و استحقار فضل صحابہ نموده اند فتوئے
بر قول مفتی بہ بدہند و حکم بکفر بکنند۔

من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبتہما وہ اخذ العیون منی
وہو المختار للفتویٰ انتہی و حزم بہ فی الاشباہ و اقارہ المصنف در المختار فی باب
الارتداد قال فی کتاب المسب بالاشباہ والنظائر ان کل کافر اذا تاب تقبل توبتہ
فی الدنیا والاخرۃ الا من سب النبی صلی اللہ علیہ وسلم او قذف عائشۃ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا فانہ یکفر ویقتل ولا تقبل توبتہ بدلیل قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ
کَفَرُوا وَاَبَعَدُوْا اٰیْمَانَهُمْ ثُمَّ اَزَادُوْا کُفْرًا لَّنْ تَقْبَلُ تَوْبَتَهُمْ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الضَّالُّوْنَ الْاٰیۃ
ونقل بعضهم عن اکثر العلماء ان من سب ابا بکر و عمر کان کافراً ۱۳ و اجرم من عنینہم
والطعن فیہم وان کان مما یخالف الادلۃ القطعیۃ فکفر کقذف عائشۃ رضی اللہ عنہا
والاقبید عتہ و فسق شرح عقائد من عنینہ۔

اقول مثبتاً للمقدمۃ الممنوعۃ عتہ کہ سب شیخین کفر است و احادیث صحیح برآن است
کما اخرج المجاہد والطبرانی ولحاکم عن عوی بن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
ان اللہ اختارنی و اختار لی اصحابی فجعل منہم وزراء و انصاراً و اصهاراً فمن سبہم
فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً و کما اخرج
الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک
قوم لہم نبرۃ یقال لہم الرافضۃ فان ادركتمہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت

یا رسول اللہ ما العلامة فیہم قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف و
 اخرجہ عندہ من طرق اخری ونحوہ و زائدہ عنہ و آیتہ ذلک انہم یسبون ابابکر و
 حجر من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین امثال این احادیث
 بسیار آید کہ این رسالہ گنجائش آن ندارد۔

و ایضاً سب شیخین موجب بغض ایشان است و بغض ایشان کفر است۔ بالجبر من
 بغضہم فقد بغضنی ومن آذاهم فقد آذانی ومن آذانی فقد آذی اللہ۔ و ایضاً
 اخرج ابن عساکران من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر و عمر ایمان و
 و بغضہما کفر ۱۲ از رسالہ رد شیعہ محبوب سبحانی مجرور و منور الف ثانی شیخ احمد فاروقی
 مترجمی قدسنا اللہ تعالی بسره الاقدس من عینہ والسلام اولاد و آخر او باطناً و صلی اللہ علی خیر
 خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین ۵

مکتوب بیست و ششم بنام خان ملا خان صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفی۔ اما بعد، شواہد فضل و افضال و دلائل عنایات
 کمال و اکمال رافع ملت بیضاً تا نصب رایات شریعت غرماً معاً ذاکا بر عظام ملاذ اعظم علماء
 محقق قوانین ملک و ملت و مقرر افانین دین و دولت زبده فضلہ و قدوة علماء عالی جناب
 شریعت مآب خان ملا خان صاحب سلمہ اللہ تعالی تابان و درخشان باد۔
 از جانب فقیر حقیر لاشئ دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ عوضاً عن کل شی
 پس ابلاغ تحف دعوات و انبیات و سلیمات مسنونات مغروض ضمیر منیر باد الحمد لله المنة
 کہ احوال این جائے بفضل و کرم الہی عز شانه قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل
 شانہ پیوستہ بہ بہبودی دارین و عافیت و رفاهیت کونین آل جناب معلی از بارگاہ الہ عز
 شانہ مطلوب القلوب بل انحص مدعا است۔

عرض این کہ فقیر ذہ عد در سائل کہ اسامی در ذیل مفصل نوشتہ می شود در باب رد
 اقوال و اعتقاد فاسدہ فرقه محدثہ و ہابیرہ دست یاب نموده بخدمت شریف فرستادہ شد

انشاء اللہ تعالیٰ خواہند رسید پس از رؤے غور پروری دین متین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم انہارا
 روح دہند با وجود حصول اجر جزیل از ربّ جلیل فقیر را دائم دعا گوئے ذات خویش را اندر او
 تعالیٰ شانہ و عز پر ہانہ آن مروج شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و
 مقوی فرقہ ناجیہ کہ عبارت از اہل سنت و جماعت است در دارین سلامت با کرامت
 و عزت دارد بالنبی وآلہ الامجاد علیہم و علیہم الصلوٰۃ والسلام و اسامی رسالہا این است اول
 حق البین تصنیف حضرت مرشدی و کشفی قدسنا اللہ تعالیٰ بسرہ السامی۔ دوم دلیل القوی
 علی ترک القراءۃ للمقتدی۔ سوم زبذۃ المواہب چہارم اشباع الکلام فی اثبات المولدین
 القیام پنجم تذکرۃ الموتی والقبور۔ ششم رد استفتاء و ہایمان۔ ہفتم ہیبتہ الطاعات۔ ہشتم
 در المنقود فی حکم امرأۃ المفقود۔ نهم رسالہ شاہ عبدالعزیز۔ دہم رسالہ محتوی ہر بیان مسائلا
 فرقہ ناجیہ فقط پس این رسائل را بخد مت سامی ہمدست سیادت پناہ و نجابت فضیلت
 دستگاہ حقائق و معارف آگاہ ملا جیدر شاہ صاحب و فضیلت پناہ ملا صاحبزادہ نام تویم
 سلیمان خیل فرستادہ امید کہ خواہد رسانید از انجا کہ آن جناب فیض مآب قدودہ علماء الاعلام
 و مرجع امورات دینی و دنیوی خاص و عام است نوشتہ مے شود کہ بشر فی اللہ در باب قطع
 فرقہ محدثہ و ہابییہ سعی بلیغ بکار برند و مسائل فرقہ ناجیہ اہل سنت و جماعت را روح دہند۔
 انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات دارین و سعادت کونین آنجناب خواہد گردید فقط والسلام
 المرقوم بتاریخ غرہ ربیع الثانی ۱۲۸۱ھ

مکتوب بیست ہفتم بنام خلیفہ جلیل القدر ملا امان اللہ صاحب ہراتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ انا بعد اخوی اعزیز ارشدی ملا امان اللہ خوندزادہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔

از فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اللہ لہ عوضا عن کل شیء پس از
 سلام مسنون و دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نماینہ الحمد للہ و المننہ کہ احوالات و
 گذارشات این جائے بفضل و کرم الہی عز شانہ قرین سپاس بے قیاس منعم حقیقی اندر جل جلالہ

وعمت نوالہ والمستول من المدحجاء، سلامتکم وعا فیتمک وشتاکم علی الشریعۃ المرصیۃ علی صاحبہا
الصلوۃ والسلام۔

المرام آنکہ مکتوب مشتمل بر رسیدن بوطن خویش بخیریت و عافیت کہ ہمدست ملا از محمد کورین
اہلخ دا شتہ بودند در عین ہمین رسید کوائف مندرجہ اش واضح گردید لیکن عجب است کہ
احوال رسانیدن کتاب مستطاب مناقب احمدیہ سعیدیہ بید ملا عبدالحالق صاحب نوشتہ
اند و نیز قلمی نہ نموده اند کہ کتاب مستطاب مناقب احمدیہ بعلماء آل دیار آشکارہ ساختم و ایضاً
عجب است کہ پیک کہ برائے برادر شاملا سیف السردادہ بودم رسیدش نہ نوشتند و نہ
ملا سیف السردگان مے کنم کہ شے حقیر بہ نظر شما یاں در آمدہ اند فقط

دیگر آنکہ لے برادر بر مرید صادق و محب لازم و واجب کہ در جمیع افعال و اقوال و اخلاق
و اطوار پیروی مانند پیران کبار علیہم الرحمۃ مے سازند و حتی الوسع خود مخالفت از روش او
شاں مے درزند کہ مخالفت او شاں سبب بے برکتی و ستہ نیض باطنی اند آں برادر را نیک
معلوم کہ پیران کبار این فقیر قدس سرہم بر عزمیت نشستہ اند و از کسے حاکم و غنی و طیفہ قبول نفرمودہ
اند چنانچہ نقل مشہور کہ بغوث زمان قطب دوران حضرت مرزا جان جانان صاحب قدس اسر
تعالے سرہ الاقدس محمد شاہ بادشاہ قرالدین دزیر خود را در خدمت او شاں فرستادہ کہ اسر تعالی
مارا ملکہ عطا فرمودہ ہرچہ بخاطر برسد بطریق ہدیہ قبول فرمایند۔ فرمودند اسر تعالی مے فرمایند
قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ مَتَاعُ هَفْتِ اَقْلِيمِ رَاقِيلِ فرمودہ نزد شاہ سقتم حصہ آل قلیل یک
اقلیم ہندستان است پیش شاپیت کہ سرہمت نقراء بقبول آل فرود آید۔ یکے از امراء
حویلی کطاں و خانقاہ و مسجد شریف مرتب ساختہ و وجہ معاش نقراء معین نمودہ جناب حضرت
مرزا صاحب قبول نفرمود و فرمودند کہ برائے گذشتن مکان خویش و بے گانہ برابر است در روزی
ہر کس در علم الہی مقدر و مقرر است بوقت خود ناچار مے رسد گنجینہ فقر و صبر و قناعت بس
است۔ وہم نواب نظام الملک شہی ہزار روپیہ نقد بطریق نیاز آورد قبول نہ نمودند و نواب
در خدمت او شاں عرض ساخت کہ در راہ خدا بارباب حاجت تقسیم فرمایند فرمودند من
خالتا مہ شمایستم۔ و جناب قطب دوران قیوم زماں حضرت شاہ صاحب و جناب
فیض مآب حضرت مرشدیم قدسنا اسر تعالی سرہ الاقدس از کسے حاکم و امیر و غنی و طیفہ قبول
نفرمودہ وہم احوال این فقیر در باب عدم قبول وظائف امراء و زمینات اغنیاء باں برادر

نیک معلوم حاجت مفصل نوشتن نیست و عجب صد عجب بان برادر سے آید کہ روش و پیروی
 پیران کبار خود گذاشته و خلیفہ بیست خردار حاکمان قبول ساختند این روش شما منافی توکل
 است۔ اگر بالفرض حقیر را حاکم لکھ روپیہ نقد بلکہ صد لکھ بدہند قبول خواہم کرد کہ پیران کبار یا
 قدسنا اللہ تعالیٰ و ظائف حکما قبول نفرمودہ اند و ہم پیران کبار با بعضی بیت نشسته اند تجار
 و زراعت و مسالمت نے نمایند و مریدان را از قبول و ظائف حکما و تجارت زراعت منع
 سے سازند فقط والسلام ۛ

مکتوب بیست و ششم بنام سیات پناہ قاضی حیدر شاہ صنا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى۔ اما بعد، اخوی اعزى ارشدی قاضی حیدر شاہ
 صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

از فقیر حقیر لائے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی ہست کان اسد لہ عوضا عن کل شیء پس از
 سلام سنت الاسلام آن کہ رقمیہ کریمیہ شامل بر استفسار چند مسائل کہ فرستادہ بودند رسید
 از مطالعہ آن خورد سندی کہ دیدہ برادر فقیر اسباب تہیہ اسباب سفر فرصت نوشتن جواب
 آہنا بود اما چون مکاتیب او شاہ بہ تکرار رسیدند از اجابت مسئل چارہ ندیدیم اما قبل از
 جواب مسئلہ اول مناسب آن دستم کہ بعضی آیات و احادیث کہ در مناقب صحابہ درود
 یافتہ اولاً ذکر نمایم پس ازال حکم روافض سببہ از کتب فقہ وغیرہ اجمالاً ایراد کنم واللہ تعالیٰ
 العاصم۔

باید دانست کہ در مناقب صحابہ کبار عموماً و مناقب خلفاء اربعہ خصوصاً آیات و
 احادیث نبویہ و آثار صحابہ و تابعین زیادہ از ان است کہ احصا توں کردہ چند آیات و
 احادیث تبرکاً کہ در مناقب این بزرگواران درود یافتہ ایراد سے شود۔ الاية الاولى قوله تعالى
 كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ
 تُوْمِنُونَ بِاللَّهِ وَآيَ أَمْنِ أَهْلِ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ مِنَ الْمَسْكُونِ وَ
 أَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ انہیں آیت مبارک خیریت این امت مرحومہ کہ سابق

ایشان اصحاب کبار اند و اولین مخاطب اند ثابت می شود پس انکار خیریت ایشان نمی کند
مگر منکر قرآن العیاذ بالله من ذلک الکفر و الخسران - الآية الثانية قوله تعالى وَكَذَلِكَ
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
ازین جا خیریت و عدالت این امت که صحابه خیار ایشانند ثابت است و ازین جهت
روز قیامت شهود بر امام سابقه خواهد بود - الآية الثالثة قوله تعالى لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ
عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْإِخْلَاصِ
وَصَدَقَ الضَّمَانُ فِي مَا بَايَعُوا عَلَيْهِ فَاَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَنَابَهُمْ فَتَحَّافَرًا
وَهُوَ فَتْحٌ حَبِيبٌ وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُ وَهَذَا كَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا این آیت
نازل شد در صلح حدیبیه و مومنین درین صلح مقدار چهارده یا پانزده صد از مهاجرین و انصار
حاضر بودند و خلفاء اربعه هم درین صلح حاضر بودند پس کسانیکه که حق تعالی از ایشان راضی است
که رضا آخر مقام از مقامات اولیا است اگر روافض ملاعین از ایشان راضی نباشند بجز
سخط الهی تعالی بیج حاصل نکرده باشند العیاذ بالله تعالی منه - الآية الرابعة قوله تعالى
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَصْحَابُهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رَحِمَاءُ بَيْنَهُمْ
وَبَيْنَ الَّذِينَ آمَنُوا كَرِيمُونَ اللَّهُ يَدْرُسُ الَّذِينَ يَخْلَفُونَ فِي الْأَعْيُنِ وَالْجِبَالِ
أَخْرَجَ شَطَاةَ فَازِرَةَ فَاسْتَفَلَطَ فَاَسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَّ
اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا عن عكرمة
أَخْرَجَ شَطَاةَ بَابِي بَكْرٍ فَازِرَةَ بَعْرٍ فَاسْتَفَلَطَ بَعَثَانَ فَاَسْتَوَى عَلَى سَوْقِهِ بَعْلَى
رضوان الله عليهم كذا في المدارك التنزيل - ازین آیت واضح البیان شان اصحاب کرام
علیهم الرضوان معلوم باید کرد که چگونه مدح و ثناء او شان حضرت رحمان ذکر فرموده -
قال في المواهب اللدنية اما اصحاب رضوان الله عليهم فقال الله سبحانه
وتعالى محمد رسول الله والذين امنوا معه اشداء على الكفار رحما بينهم الى
آخر السورة لما اخبر تعالى ان سيدنا محمدا صلى الله عليه وعلى اله وسلم رسوله
حقا من غير شك ولا ريب فقال محمد رسول الله وهذا مبتداء وخبر وقال
بيضاوي وغيره جملة تنيهية للمشهد هو ب، يعني قوله هو الذي ارسل رسوله

بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله وكفى بالله شهيدا قال ويجوز ان يكون
 رسول الله صفة لمحمد ومحمد خير مبتدأ محذوف انتهى - وهذه الآية مشتملة
 على كل وصف جميل ثورثني بالثناء على اصحابه والذين معه اشياء على الكفار
 رحما وبينهم كما قال الله تعالى وسوف ياتي الله بقوم يحبهم ويحبونه اذلة على
 المؤمنين اعزة على الكافرين فوصفهم بالشدة والغلظة على الكفار والرحمة والبر
 للاخيار ثورثني عليهم بكثرة الاعمال مع الاخلاص التام فمن نظر اليهم اعجاب
 سميتهم وهدى بهم لخلوص نياتهم وحسن اعمالهم قال مالك بلغني ان النصارى
 كانوا اذا ساروا الصحابة الذين فتحوا الشام يقولون والله لهنى لا خير من الخواريين
 فيما بلغنا وصدقوا فان هذه الامة المحمدية خصوصا الصحابة لم ينزل ذكرهم معظما
 في الكتاب كما قال سبحانه وتعالى هنا ذلك مثلهم في التوبة ومثلهم في
 الانجيل كزرع اخرج شطاة اى فراخه فاذرة اى شدة وقوا الا فاستغلظ شت
 فطال فاستوى على سوقه يعجب الزراع قواته وغلظه وحسن منظره فكذلك
 اصحاب محمد صلى الله عليه وعلى الله وسلم ازسرة وايدى ونصروا فهم معه
 كالشطأ مع الزرع ليغيظ به الكفار ومن هذه الايات انتزع الامام مالك رحمه
 الله تعالى في رواية عن تكفير الرافض الذين يبغضون الصحابة قال لانهم
 يغيظون ومن غاظ الصحابة فهو كافر فقد وافقه على ذلك جماعة من العلماء انتهى
 ازروايت امام مالك معلوم مے شود صریحا کہ سب اصحاب از راه غیظ کند کافر است
 چه جائی شیخین کہ ایشان بزمین مناقب آل صحابه اند رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ الآية الخامسة
 لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ اُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالُهُمْ يُبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنْ
 اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ
 تَبَعُوا الدّٰسِرَةَ الْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِيْ
 صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوا وَاَوْتُوْا تَرْوَةً عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ ۝ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ
 وَمَنْ يُّوقِ شَخْخَ نَفْسِهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وصف کرده حق تعالی فقر مهاجرین
 را بآنکه طلب مے کنند از حق تعالی لافضل را کہ جنت است و خوشنودی حق را و بآنکه یاری
 مے کنند دین خدا را و رسول او را صلی اللہ علیہ وسلم و بآنکه راست اند در ایمان و جهاد کردن

بعد آن و حضرات شیخین نیز از فقراء مهاجرین اند چنانچه بر ناظرین کتب سیر و حدیث پوشیده نیست.

باید دانست که حبث خلفاء اربعه از جمله فرائض است چنانچه در مواهب اللدنیه آورده است قد مرى الطبرانی فی الریاض و غرارة الی المساء فی سیرته عن انس مرفوعاً ان الله افترض علیکم حب ابی بکر و عمر و عثمان و علی رضی الله عنهم كما افترض الصلوة و الصوم و الزکوة و الحج لمن انکر فضلهم فلا تقبل منهم الصلوة و لا الزکوة و لا الصوم و لا الحج و اخرج للحاکم السلفی فی مشیخته من حدیث انس مرفوعاً حب ابی بکر واجب علی امتی ثم قال حب المواهب فحیث من احبه الرسول صلی الله علیه و سلم کال بیته و اصحابه رضی الله عنهم علامته علی عیبه سول الله صلی الله علیه و سلم کما ان عیبه صلی الله علیه و سلم علامته عیبه الله تعالی و کذلک عداوة من عاداهم و بغض من ابغضهم و سبهم من احب احداً حب من یحب ابغض من یبغض قال الله تعالی لا تجد قوم ما یؤمنون بالله و الیوم الاخرون دون من حاد الله و رسول فحب ال بیته صلی الله علیه و سلم و اصحابه اولاده و ازواجهم من الواجبات المتعینات و بغضهم من المتبقات المهلکات و من عیبتهم حوب توویرهم و برهم و القیام بحق قهر الاقتداء بهم بان یشی علی سننهم و اداهم و اخلاقهم العمل باقوالهم ما لیس للعقل فی مجال حسن الثناء علیهم یدکر ابواصنافهم الجمیلة علی قصد التعظیم فقد اشی علیهم الله تعالی فی کتابه المجید من اشی الله علیه فهو احب الثناء و الاستغفار لهم انتهى قال الله تعالی و الذین جاءوا من بعدهم یقولون بنا اغفر لنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان لا تجعل فی قلوبنا غلا للذین امنوا ربنا انک رؤوف الرحیم قال فی المواهب قالت عائشة رضی الله تعالی عنها امر ان یتغفر ال اصحاب سول الله صلی الله علیه و سلم فسیبهم سراه مسلم و فائدة الاستغفر عائدة علیهم ایضاً فیهم الطعن فیهم اذ کان ما یخالف الالة القطعیة کفر کذ عائشة رضی الله تعالی عنها و الابد عت و فسق قال صلی الله علیه و سلم یا ایها الناس احفظونی فی احبابی و اصهاری اصحابی لا یطالبکم الله بمظلمة احد منهم فانها لیسیت ما توهب سراه الخ و قال صلی الله علیه و سلم الله الله فی اصحابی لا تتخذونهم غرضاً من بعدکم و من احبهم فقد احبنی و من ابغضهم فقد ابغضنی من اذاهم فقد اذانی و من اذانی فقد اذی الله و من اذی الله فیموت شک ان یاخذ سراه الخ لخص الذم فی هذا الحدیث كما قال بعضهم خرج من حرج الوصیة

باصحاب على طريق التأكيد والترغيب في جهنم والترهيب عن بغضهم فبإشاعة إلى ان جهنم
 من الايمان بغضهم هو كفر لانه اذا كان بغضهم هو بغض الله كان كفراً بلا نزاع للحديث السابق لمن
 يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من نفسه وهذا يدل على كمال شرفهم منه بتزويلهم منزلة
 نفسه حتى كان اذا هم اقعاع عليه واصلاً اليه صلى الله عليه وسلم والغرض الهدف الذي يرمى فيه
 فهو نفي عن ميمهم موكداً بذلك تخد يرهم الله منه فاذا كانت لشدة الحرفة ورمى مرفوعاً من سب
 احد من اصحابي فاجلدوا خورجا تمام في فوائد وقال مالك بن انس وغيره مما ذكره القاضي عياض
 من ابغض الصحابة فليس له في حق المسلمين حتى قال وزرع اى استدلال بآية الخشر الذين جاءوا
 من بعدهم الآية والله سبحانه اعلم انتهى والاحاديث الواردة في مناقبهم اكثر من ان تحصى ولكن
 نذكر بعضها من المثلثات التي نخلو الرسالة عنها - فالاول ما اخرج احمد ابن اورد الترمذي وغيرهم باسانيدهم
 الصحيح عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستفترق امتي على ثلاث سبعين
 فرقة كلهم في النار الا واحدة قالوا من هم يا رسول الله قال هم الذين هم على ما انا عليه واصحابي كذاني
 السيف المسلول راه نجات را محصور كذباً نجه او واصحاب اوبر انزل صلى الله عليه وسلم الحديث الثاني
 اصحابي كالنجوم باهم اقتديتم اهتديتم ثم اراه اليهم بقي عن عمر بن الخطاب مرفوعاً هكذا في السيف
 المسلول يغير خدا صلى الله عليه وسلم هر كچه از اصحاب خود را به تخم تشبيه اده است. الثالث حديث
 الطبراني والرابع حديث الحافظ السلفي الخامس حديث الخلعى والسادس حديث المخلص
 الذهبي قد ذكرناها فلا نعيدها خوفاً التطويل. الحديث السابع اخرج عبد بن حميد في
 مسنده وابو نعيم وغيرهما من طرق ابي الداء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما طلعت
 الشمس الا غربت على احد افضل من ابي بكر الا ان يكون نبياً وفي لفظ ما طلعت الشمس
 على احد بعد النبيين المرسلين افضل من ابي بكر رضي الله عنه وورد ايضاً من حديث
 جابر لفظه ما طلعت الشمس على احد منكم افضل منه واخرج الطبراني وغيره وله شواهد
 من جوة تقضى له بالصحة والحسن قد اشار ابن كثير الى الحكم بالصحة للحديث الثامن اخرج
 الطبراني وابن عدي عن سلمة بن الاكوع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر خير
 الناس الا ان يكون نبياً الحديث التاسع اخرج ابن عساکر عن انس مرفوعاً حب ابي بكر وعمر
 ايمان بغضهما كفر جوار ايس آيات بينات واحاديث سيد الكائنات عليه الصلوة الزاكيات التسليمات
 الناميات خواندي و تعظيم وتوقير شيخين رضي الله عنهما در ضمن عموم آيات واحاديث وخصوصاً انها معلوم

کردی پس بمقتضای مفهوم این نصوص و ماتلینت علیک عن قریب من الآیات الاحادیث الروایات
 قد حکو کثیر من العلماء الکرام بکفر سبب الشیخین رضی الله عنهما وعدم قبول توبتہ فی تلك الايام
 الرافضی اذا کان یسب الشیخین یلعنہما العیاذ باللہ فہی کافران کان یفضل علیاً کرامیدہ تعالوجہ
 علی ابی بکر رضی اللہ عنہ لا یكون کافراً الا انہ مبتدع ۱۲ عالمگیری . او الکافر بسبب الشیخین او
 بسبب احدہما فی البحرین الجوہرۃ مغزیاً للشہید من سبب الشیخین او طعن فیہما کفر لا تقبل توبتہ
 وبہ اخذ الدبوسی وابواللیث وهو المختار للفتویٰ جزم بہ فی الاشباہ و اقربہ المصر قائلان و هذا
 یقوی القول بعدم قبول توبتہ الساب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو الذی ینبغی التعویل علیہ فی
 الافتاء والقضاء رعایتہ بجانب حضرتہ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الذی المختار ۱۳ فی البرازیل عن
 الخلاصۃ ان الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنہما فہو کافر ۱۴ المختار ونقل بعضہم عن
 اکثر العلماء من سب ابابکر و عمر کان کافراً ۱۵ زواجرا قول مثبتاً للمقدمة المنوعۃ کہ سبب شیعین
 کفر است و احادیث صحیحہ بران وال است کما اخرج المجاہد الطبرانی والحاکم عن عویمر بن الساعدی
 قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اختارنی واختارنی اصحابی اوجعل فیہم وزراء وانصا
 واصهارا من سبہم فعلیہ لعنة اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا تقبل منہم صرفاً ولا
 عدلاً و کما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سیأتی من بعدک
 قوم لہم نذیر یقال لہم الرافضۃ فان ادركتمہم فاقتلہم فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ
 ما العلامة فیہم قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف و اخرجہ عنہ عن طرق
 اخرى نحوہ و زاد عنہ آیتہ ذلک انہم یسبون ابابکر و عمر من سبب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ و
 الملائکۃ والناس اجمعین و امثال این احادیث بسیار آید کہ این رسالہ گنجائش آن نذر و ایضاً سبب
 شیخین و بغض ایشان کفر است بالخبر من ابغضہم فقد ابغضنی ومن اذا ہم فقد اذانی ومن
 اذانی فقد اذی اللہ و ایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حب ابی بکر
 و عمر ایمان و بغضہما کفر ۱۶ رسالہ امام ربانی مجتہد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی و اگر ہر کسے شیخین
 العیاذ باللہ ثابت می شود اور اقل باید کردہ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم یا ابالحسن اما انت و شیعنتک فی الجنة وان قویا من انہم یحبونک یصغر من الاسلام
 ثم یلفظونہ یمرقونہ کما یمرقون السم من کبد القوس لہم نذیر یقال لہم الرافضۃ فان ادركتمہم
 فاقتلہم فانہم مشرکون رسالہ الدارقطنی و نثری ایضاً عن علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ

قال سيأتي من بعدى قوم لهم نيز يقال لهم الرافضة فان ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون
قال قلت يا رسول الله ما العلامة فيهم قال يفرطونك ما ليس فيك ويطعنون على لسلف
واخرج الدار قطف من طريق اخر نحو كوزاد فيه ينتحلون حياء لاهل البيت وليسوا كذلك
واية ذلك انهم يسيبون ابا بكر وعمر واخرج ايضا من طريق اخر عن فاطمة الزهراء وامر سلمة
رضي الله تعالى عنهما نحو عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ادلك على عمل
اذا فعلته كنت من اهل الجنة يكون من بعدى قوما يقال لهم الرافضة اذا ادركتهم فاقتلهم
فانهم مشركون قال علي قلت ما علامة ذلك قال انهم يسيبون ابا بكر وعمر سراة الطبراني و
البنوي. وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون في امتي
قوم يسمون رافضة يرفضون الاسلام سراة البيهقي. وعن فاطمة الزهراء رضي الله عنها قالت
نظر النبي صلى الله عليه وسلم الى علي قال هذا في الجنة وان من شيعته قوم يرفضون الاسلام هم
نيز يسمون الرافضة يا علي فاذا ادركتم فاقتلهم فانهم مشركون سراة الطبراني والبنوي وروى
البنوي في المعالم عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سيرتلك ان تكون من
اهل الجنة فان قوما ينتحلون حياء يقرون القرآن لا يجاوز تراقيمهم نيز هذه الرافضة فان
ادركتهم فجاهد هم فانهم مشركون. وروى الهروي عن ابراهيم بن الحسن بن الحسن بن علي
بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه عن ابيه عن جدك قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم يظهر في امتي في اخر الزمان قوم يسمون الرافضة يرفضون الاسلام وروى الحافظ
الدبوسي والحافظ رضي الدين احمد بن اسماعيل بن يوسف بن الحاكم عن ابن عمر ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال لعلي يا علي انت في الجنة وسيكون بعدى قوم يقال لهم الرافضة
فاذا ادركتهم فاقتلهم فانهم مشركون قال علي يا رسول الله ما علامة هؤلاء قال عليه
السلام لا يرون الجمعة ولا جماعة ويشتمون ابا بكر وعمر واخرج الطبراني والحاكم عن عويمر
بن الساعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله اختارني واختار لي اصحابا و
جعل فيهم وزراء وانصارا واصهارا فمن سبهم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين
السيف المسلول :

جواب مسئلة هرکه بحسبیه حق تعالی شانه قائل شود کافر است وان انکر بعض ما علم من الدين
ضررة کفر کقولان الله تعالی جسم کلا جسم وانکار صحبة الصديق ۱۲ در مختار خذرا

جسم كفتن و دست پاره و روگفتن كفر است تتمه بالا بد منه من قال بانه سبحانه تعالى جسم له مكان و
يمر عليه الزمان نحو ذلك فانه كافر على قارى البدع لا تزيل الايمان المعرفة الانكار علواً
تعالى بالجزة ثبوتاً والتجسيم فانه يكفر بهما بالاجماع من غير النزاع ١٢ ملا على قارى -

جواب مسأله انما احتن ناسوار در دين بحسب ظاهر مفسر صوم است چرا كه اصلاح بدن و رفع قبض
و تسكين طبع از انداختن ناسوار حاصل مى شود و الذى ذكره المحققون ان معنى الفطر وصول فائده
صلاح البدن الى الجوف اعم من كونه غذاء و دواء ١٢ المختار قال بعض العلماء يظهر من
طالعة كتب الفقهاء ان المعتبر في افساد الصوم وصول المفطر يقيناً الى الجوف او الى الدماغ ثم
ان يكون الواصل مفطر صوتاً و معنى مثل ما يتغذى به او يتداوى به ففيه الكفارة وان كان
المفطر صوتاً لا معنى فلا كفارة فيه مثل ما لا يتغذى به لا يتداوى به كالحديد الجرس هذا اذا
كان وصول يقيناً اما اذا كان في وصوله شك فعند ابى حنيفة يفسد الصوم كالداء الرطب على
الجائفة و الامتة و قالوا لا يفطر لعدم اليقين في الوصول فيها نحن فيه اذا اتيقن بعدم وصول شئ
با دخال في الفم لا يفسد بالاجماع كادخال الحديد في فيه يمكن اذا كان بلا ضررة بكرة وان
كان في وصوله شك فعلى قياس ابى حنيفة يفسد على قياس الصاحبين لا يفسد فانظر الى
ما كتبنا من وايات الكتب افرهم مقصودك قال في المختصر كره مضغ شئ هذا اذا لم يفتت لك الشئ
بالمضغ اوله بين ب اما اذا فتت او ذاب بالمضغ فانه يفسد ١٣ بر جندى ولو تغير لون الحياض بخيط
مصبوغ و ابتلع ان صار ريقه مثل الصبغ في اللون يفسد ١٤ شمنى و بكرة للصائم مضغ
شئ علكا او غيره والمراد هو العلك المصبوغ و اما الاسق و غير المصبوغ ففسد ١٥ ابوالمكارم مضغ العلك
لا يفسد الصيام لان لا يصل الى جوفه و قيل اذا لم يكن ملتماً يفسد هداية ذلك بان اتخذ و لم
يعلك احد فانه في الابتداء يفتت فيصل الى جوفه ١٦ كفاية على هذا في الكتب الفقهية ثم اعلم ان في
ادخال الشئ في الفم اذا اتيقن عدم وصوله الى الجوف بلا ضررة كراهة تحريمية بلا خلاف من احد
فاذا كان الشئ مما كان في وصوله شك بل غلبة الظن الوصول فما ظنك الا عدم الجواز و ارتكاب
الغنى الموجب للتعذير ان كان مصراً عليه قال الزيلعي اما كراهة مضغ الصائم العلك لما ذكرنا
من التعريض الصوم للافساد و لانه يتمم بالافطار لان من آءه من بعيد يظنه اكل و قد قال
عليه السلام من كان يؤمن بالله و اليوم الآخر فلا يقف مواقف التهم قال على رضى الله عنه
اياك و ما يسبق الى القلوب انكاره وان كان عندك اعتذاره انتهى و كره مضغ علك ابيض

مضوع ملتئم والا فيفطر ذكره المفطر بن الا في الخلوقة بعد در مختار قوله ابيض الى اخوة قيد بذلك لان الاسود وغير المضوع وغير الملتئم يصل منه شئ الى الجوف الخلق فخر المسئلة وجمها الكمال تبعاً للمتأخرين على ذلك قال للقطع بانه معلى بعد الوصول فان كان مما يصل عادة حكم بالفساد بانه كالمتيقن قوله النتن الخ اقول قد اضطرب اراء العلماء فيه فبعضهم قال بكراهة بعضهم قال بحرمه وبعضهم باباحة وافسوة بالتاليق في شرح الوهبانية للشرنبلالي وتمنع من بيع الدخان وشربة شاربه في الصوم لاشك يفطر الخ ما قال قوله قد كرهه شيخنا العمادى في هديته اقول ظاهر كلام العمادى انه مكروه وتحريمه يفسق متعاطيه فانه قال في فصل الجماعة وبكرة الاقتداء بالمعروف باكل الربا او شئ من المحرمات اوبدا ام الاصرار على شئ من البدع المكروهات كالدخان المبتدع في هذه الزمان ولا سيما بعد صد رهنم السلطان ۱۲ المختار وكره ذوق الشئ ومضغ - بلا عن ۱۲ غير - ولو كان المضوع علكاً فان فيه تعريضاً له لانه متهمة بالانطرافان من اء من بعيد ينظرون اكل اقل هذا اذا كان مضوعاً اذا لا ينفصل منه شئ وان كان غير مضوع يفسد لانه يتفتت ويصل منه شئ الى الجوف ۱۲ در شرح غير صائم عمل الابريسيه في فية فخرج خضرة الصبغ او صفرة او حمرة اختلط بالريق فصار الريق اخضر او اصفر واحمر فابتلع هو اكر صوم فسد صوم ۱۲ قاضى خاں برادر السبب قلت فرصت عدم فراغت از چند كتب مسائل بر آورده نوشته شد كه القليل يدل على الكثير والقطرة تدبى على الغدير امامى دانند كه اكثر مسائل خصوصاً مسائل اجتهاديه از خلاف خالى ميند چنانچه در مسئله اولي هم بعضى از علماء بخلاف آن رفته اند ليكن آنچه نزد اكثر علماء راجح و مفتى است و مختار فقير پيران كبرار فقير است قدسنا الله تعالى باسراركم الا قدس نوشته شد زياده والسلام :

مکتوب ببيت نهم بنام قاضى جيد شاه صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى - اما بعد اخوى اعزى ارشدى قاضى جيد شاه صاحبنا سلام الله تعالى
از فقير حقير لاشئ دوست محمد كه مشهور بجاحى است كان اسر له عوضاً عن كل شئ واضح منى نمايند كه
ملاير اعظا خوننده زاده صاحب از فقير پرسيدند كه بسم الله الرحمن الرحيم در اول مکتوب مى نويسند چگونه است
گفتم مسنون يا تحب است و كيفيت كتابت بسم الله شريف برائے ايشان بيان كردم پس ازاں در دم
گذشت كه برائے قاضى صاحب اين مسله بسم الله بنويسيم كه ايشان را اين حكم معلوم نباشد - لے برادرى گفته

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم درابتداء اسلام مکاتیب برسم قریش می نوشت (باسمک اللهم) پس ہر گاہ کہ نازل شد بِسْمِ اللّٰهِ هَجْرًا وَهُرْسًا فَاسْأَلِ اَزَالِ درابتداء مکاتیب بسم اسدے نوشت چون نازل شد آیت کریمہ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوْ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ پس مے نوشت بسم اسد الرحمن و چون نازل شد اِنَّكَ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پس مے نوشت بسم اسد الرحمن الرحیم۔ وقتیکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مکتوب بدست وحیۃ لکھائی داد و بر دبطرف ہر قل بادشاہ روم فقراہ فاذا فیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، من محمد بن عبد اللہ ورسولہ الی ہر قل عظیم الرعم سلام علی من اتبع الھکما اما بعد فانی ادعوتک بدعاۃ الاسلام اَسَلُہُ تَسْلَمُ یَعْنٰکَ اللّٰهُ اَجْرًا مَرْتَبًا وَاَنْ تُولِیْتَ فَاَنْ عَلِیْتَ اَثْمَ الْیَرِیْسِیْنَ وِیَا اَہْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنا وَبَیْنَکُمْ اِنْ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نَشْرُکُ بِہٖ شَیْئًا وَلَا یَتَّخِذُ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاَنْ فَعَلُوْا اِنَّھُمْ سَادِیْمٌ وَاَبَاتُ مَسْلَمُوْنَ۔

فائدہ تصدیق کلام و مکتوب بسم اسد مستحب است اگرچہ مکتوب الیہ و مبعوث الیہ کافر باشد و ابتداء کاتب بنام خود در مکاتیب و رسائل مسنون است کہ بگوید از فلانے نام بسوئے فلانے نام چنانچہ روایت از زبیر بن اس کہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تعظیم و تکریم رسول کریم بوجہ مے کردند کہ حدیث است ومع ذلک در مکاتیب خود کہ بسوئے رسول مقبول می فرستادند ابتداء بنام خود قبل از نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مے کردند۔ و بعضے علماء رخصت بابتداء نام مکتوب الیہ نیز نموده اند چنانچہ منقول شدہ کہ زبیر بن ثابت مکتوب بسوئے حضرت معاویہ فرستاد پس ابتداء بنام حضرت معاویہ فرستاد و در مدارج النبوة در صلح حدیبیہ آید کہ کہ آل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی کریم اسد وجہ اطلبیدہ کہ بنویس بسم اسد الرحمن الرحیم و سہیل گفت ما الرحمن را نمی شناسیم۔ و در روایتی است گفت انا الرحمن الرحیم پس نمی شناسیم ما آن را بنویس باسمک اللهم چنانچہ پیشتر نوشتے۔ و متعارف و معهود در جاہلیت در عنوان مکاتیب نوشتن این کلمہ نبود۔ بسم اسد الرحمن الرحیم از وضع دین اسلام است۔ پس مسلماناں گفتند و اسد ما نمی نویسیم الا بسم اسد الرحمن الرحیم الی اخر القصة پس بسم اللہ نوشتن در سر مکاتیب از جملہ مسنونات است زیادہ والسلام ۛ

مکتوب سی ام بنام مولوی عبد اللہ صاحب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد اللهم اني اعوذ بك من ان اشرك بك شيئا و
انا اعلم به واستغفر لك لما لا اعلم به تبت عنه وتبرأت ورجعت من الكفر والشرك والكناب
والغيبة والنميمة والبهتان والنفاق والمعاصي كلها اقول واسلمت بقول لا اله الا الله محمد
رسول الله. مولوی صاحب عزیز از جان حقائق و معارف آگاہ مولوی عبد اللہ صاحب سلمہ اسد
تعالیٰ۔

از جانب فقیر حقیر لاشے دوست محمد کہ مشہور بہ حاجی است کان اسد لہ عوضاً عن کل شیء پس
از سلام مسنون دعوات ترقیات دارین مشحون مطالعہ نمایند بشر الحمد والمنة کہ احوال فقیر بعون قادر
قدیر عز شانہ قرن سپاس بے قیاس منعم حقیقی است جل شانہ پیوستہ خیریت عاقبت آں برادر از
درگاہ رب الاکبر عز اسمہ مستدعی است انہ سمیع مجیب وبالاجابہ قریب۔

المرام اینکہ رقمیہ کہ مشتمل بر احوال پرسی فقیر کہ فرستادہ بودند رسید بسیار خوری و خوردندی حاصل گردید
او تعالیٰ شانہ با خود دارد و بغیر نگذارد فقط قال اسد تعالیٰ دَامَتْ اِنْعَمَاتُكَ بِكَ فَحَيَاتُكَ ذَكَرَ بَفِكَ التَّفَاتُ
جاری باشد و با حصول حالت مستمرہ۔ اے برادر مقصود بالذات انہیں ہر دو بالاتر است لیکن این
قدر بہت کہ در ابتداء ذکر اسم او تعالیٰ شانہ در لطائف و حضور تفکر و التفات سے شود چون ساک
ہر ذکر مدومت سے نماید کار او بہ حضور دائمی سے رسد یعنی توجہ الی اسد بے مزاحمت اغیار بلکہ دل
گرد پس رفتہ رفتہ کار او انہیں حضور بالا واقع سے شود کہ تعبیر انہں مرتبہ بمرتبہ احسان فرمودہ اند
کہ الاحسان ان تعبد ایدہ کانت ترا لا نقط

دریں وقت از آئندہ کان شنیدہ گردید کہ مولوی غیاث الدین صاحب مسائل فرقتہ و ہابیہ
معتقد اند و کبر دماں نیز ان مسائل بیان سے کنند بنا بر ان قلمی سے شود کہ باید و شاید کہ از مسائل فرقتہ
و ہابیہ تبر کنند و بدل از اعتقاد طائفہ اسمعیلیہ بے زار باشند برائے عمل و صحبت اعتقاد کتب

عہ سے گوید صحیح کتاب فقیر عطا محمد کان اللہ کہ مراد از فرقتہ اسمعیلیہ طائفہ اہست از غیر مقلدین کہ خود را منسوب بہ
حضرت شاہ اسمعیل شہید نور اسد فرقتہ می کنند چنانچہ تصریح باین معنی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ در فتاویٰ خود کردہ
است و باسم التوفیق و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ

سلف صالحین اہل سنت و جماعت شکر اللہ سبحانہ کافی اندازے پیش گیرند و از مسائل
فرقہ و ہابیہ و اعتقاد اوشان بزار باشند اگرے خواہی کہ اثر قویہ پیران کبار قدسنا اللہ تعالیٰ
باسرار ہم الاقدس در خود شاہدہ کنیم پس باید و لازم کہ ظاہر و باطن در ہمہ مسائل عملیہ و اعتقادیہ
متابعت اوشان سازند انشاء اللہ تعالیٰ ثم نتائج حقیقت معرفت حق تعالیٰ جل جلالہ
و عم نوالہ خواہد شد۔ قل اللہ بس و ما سواہ عبث و ہوس و اقطع علیہ لئیس فقط والسلام خیر الختام
المرقوم بتاریخ بیست سویم ماہ شوال ۱۲۷۹ ھ ہجری ۱۸۶۳
تمام شد

تاریخ وصال شیخ المشائخ

حضرت حاجی دوست محمد صاحب

قلیس اللہ ربیبک

پیشوائے سالکان و عارفان	اے دروغا صوفی شیخ زماں
قطب عالم بود افراد جہاں	مرد کامل مکمل ذوالورع
مے سزدگر و صف او سازم چہاں	بایزید و ہم جنسید وقت بود
عالی پر نور شد از فیض آن	از طفیل بو سعید احمد سعید
نقشبندی کرد قلب عارفان	فیض او چوں فیض شاہ نقشبند
نام او چوں شمس روشن در جہاں	حاجی حضرت محمد دوست بود
آمدہ در گریہ جملہ انس و جاں	چوں زدنیادار فانی رخت بست
ہا تھے از غیب گفتہ ناگہاں	آفتابے معرفت تاریخ او

احمد تونکے رسی در وصف او
فیض بے پایاں ز روش پاک نماں

فوائد عثمانیہ و مکتوبات

معمولات و ملفوظات و مکتوبات حضرت خواجہ عثمان قدس سرہ کا متبرک مجموعہ جو کہ نہایت دیدہ زیب طباعت و عمدہ کاغذ پر محض برائے افادہ منتسبین حضرات کرام کے طبع کرایا گیا ہے۔ بقیمت چار روپے علاوہ محصول ڈاک کے پتہ ذیل سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نیز یہ کتاب بھی اسی پتہ سے مل سکتی ہے۔ فقط

حافظ محمد نصر اللہ خاں خاکوانی معرفت دکان حاجی غلام حید خاں
غلہ منڈی

ہساول نگر
